05:01	صبح صادق
06:18	طلوع آفتاب
12:43	زوال آفتاب
07:08	غروب آفتاب

آج کی حدیث

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا اے بیٹے! جب تم اپنے گھروالوں کے پاس جاؤتوسلام کرو۔ یہ تمہارے لیے بھی باعث برکت ہوگا اور تمہارے گھروالوں کے لیے بھی۔'' (ترمذی) حضرت قتادہ (تابعی) سے (مرسلا) روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا'' جب تم کسی گھر میں جاؤتو گھر والوں کوسلام کرواور پھر جب گھر سے نکلواور جانے لگوتو وداعی سلام کرکے نکلو۔'' (بیہقی)

روزنامہ

ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 223, Thursday- 13 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلدنمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۲۳ ۞ جمعرات، ۱۳/اگست، ۲۰۲۶، ۲۹/صفرالمظفر ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴/روپیے، صفحات:۸

تمل ناڈو اسمبلی نے لوک سبھا کی ۵۴۳/نشستیں برقرار رکھنے کی قرارداد منظور کرلی

سی ایم وجے نے کہا کہ جن ریاستوں نے مرکزی حکومت کی طرف سے فروغ دیے گئے آبادی پر قابو پانے کے پروگراموں کو موثر طریقے سے نافذ کیا ہے، انہیں پارلیمنٹ میں اپنی متناسب نمائندگی کھونے کی سزا نہیں ملنی چاہیے۔ تمل ناڈو اسمبلی نے بدھ کو وزیراعلیٰ سی جوزف وجے کے ذریعہ پیش کردہ ایک خصوصی قرارداد منظور کی ہے۔ اس تجویز میں مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ مستقبل میں ہونے والی حد بندی سے متعلق خدشات کے پیش نظر لوک سبھا کی نشستوں کی تعداد کو مستقل طور پر 543 ہی برقرار رکھا جائے اور ریاستوں کے درمیان پارلیمانی سیٹوں کی موجودہ تقسیم کو محفوظ کیا جائے۔ قرارداد پیش کرتے ہوئے وزیراعلیٰ وجے نے کہا کہ ریاستوں اور مرکز کے زیرانتظام علاقوں کو الاٹ کی گئی لوک سبھا اور اسمبلی سیٹوں کی تعداد دہائیوں سے آبادی پر مبنی از سر نو تقسیم سے محفوظ رہی ہے اور 1971 کی مردم شماری اس طویل عرصے سے چلی آرہی روک کی بنیاد رہی ہے۔ وزیراعلیٰ نے ایک ترمیمی بل کا بھی ذکر کیا جو اپریل 2026 میں پارلیمنٹ میں گر گیا تھا۔ اس مجوزہ قانون کا مقصد حد بندی پر عائد پابندیوں کو ہٹانا، 2011 کی مردم شماری کی بنیاد پر انتخابی حلقوں کی حدود پھر سے طے کرنا اور لوک سبھا کی نشستوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ کرنا تھا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ایسی خبروں سے کہ پارلیمنٹ میں پھر سے ایسی ہی تجویز لائی جاسکتی ہے۔ تمل ناڈو میں پھر سے تشویش بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ 1971 کے بعد ہوئی مردم شماری کی بنیاد پر پارلیمانی سیٹوں کی کسی بھی از سر نو تقسیم کا تمل ناڈو اور دیگر جنوبی ریاستوں پر برا اثر پڑ سکتا ہے، جنہوں نے آبادی میں اضافے کو کامیابی سے کنٹرول کیا تھا۔ تمل ناڈو کے وزیراعلیٰ وجے نے دلیل دی کہ جن ریاستوں نے مرکزی حکومت کی طرف سے فروغ دیے گئے آبادی پر قابو پانے کے پروگراموں کو مؤثر طریقے سے نافذ کیا ہے، انہیں پارلیمنٹ میں اپنی متناسب نمائندگی کھونے کی سزا نہیں ملنی چاہیے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ جن ریاستوں نے بہتر اقتصادی ترقی اور صحت عامہ وعوامی بہبود کے اشاریوں میں بہتری حاصل کی ہے، وہ بھی مستقبل میں ہونے والی کسی بھی حد بندی کے عمل کے دوران تحفظ کی حقدار ہیں۔

مراٹھی کا علم نہ رکھنے والے آٹورکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے لائسنس ہوں گے منسوخ

مہاراشٹر میں آٹو رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے لیے مراٹھی کا عملی علم لازمی ہوگا۔ ایک ماہ کے نوٹس کے بعد بھی زبان نہ سیکھنے پر لائسنس ۳/ماہ معطل اور مسلسل خلاف ورزی پر مستقل منسوخ کیا جاسکے گا

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے آٹو رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے لیے مراٹھی زبان کا عملی علم لازمی قرار دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ زبان سے ناواقف ڈرائیوروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور قواعد پر عمل نہ کرنے کی صورت میں ان کے لائسنس منسوخ کیے جاسکتے ہیں۔ مہاراشٹر کے وزیر ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائک نے بدھ کو اعلان کیا کہ ممبئی سمیت پورے مہاراشٹر میں آٹو رکشہ اور ٹیکسی چلانے والے ڈرائیوروں کے لیے مراٹھی کا کام چلاؤ علم ضروری ہوگا۔ حکومت اس سلسلے میں بدھ کو ایک سرکاری حکم نامہ جاری کرنے والی ہے، جس کے تحت موٹر وہیکل ایکٹ، 1988 کے تحت مہاراشٹر موٹر وہیکل (ترمیمی) قواعد، 2026 نافذ ہوں گے۔ ترمیم شدہ قواعد کے مطابق، جن ڈرائیوروں میں مراٹھی بولنے کا عملی یا کام چلاؤ علم نہیں ہوگا، انہیں پہلے ایک ماہ کا نوٹس دیا جائے گا۔ اگر وہ اس مدت کے اندر زبان سیکھنے میں ناکام رہتے ہیں تو ان کے ڈرائیونگ لائسنس کے اجازت نامے کو زیادہ سے زیادہ تین ماہ کے لیے معطل کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد بھی قواعد کی خلاف ورزی جاری رہنے پر اجازت نامہ مستقل طور پر منسوخ کیا جاسکے گا۔ وزیر پرتاپ سرنائک نے کہا کہ یہ کوئی نیا قانون نہیں ہے بلکہ 1989 سے موجود ایک ضابطے کو سختی سے نافذ کرنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ڈرائیوروں کو مراٹھی سیکھنے کے لیے 15 اگست تک کا وقت دیا تھا۔ کئی ڈرائیوروں نے اس دوران زبان سیکھی، تاہم کچھ لوگ اب بھی مراٹھی سیکھنے سے انکار کر رہے ہیں۔ سرنائک نے کہا کہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو، اس لیے ڈرائیوروں کو زبان سیکھنے کے لیے مناسب وقت دیا گیا، لیکن جو لوگ جان بوجھ کر قواعد کی خلاف ورزی کریں گے، ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ مہاراشٹر موٹر وہیکل قواعد، 1989 کے قاعدہ 4 کی ذیلی دفعہ (4) میں ترمیم کرکے مراٹھی زبان کے 'کام چلاؤ علم' کو ڈرائیور اتھارائزیشن کے لیے لازمی اہلیت میں شامل کیا گیا ہے۔ نئے ضابطے کے تحت ڈرائیوروں کو دیگر شرائط کے ساتھ مراٹھی زبان میں عملی مہارت بھی ثابت کرنا ہوگی۔ نئے شامل کیے گئے قاعدہ 22(3 اے) کے تحت الیکٹرانک میٹر والی ایپ پر مبنی موٹر کیب چلانے والے ڈرائیوروں کے لیے بھی مراٹھی کا کام چلاؤ علم لازمی ہوگا۔ لائسنسنگ حکام کو پہلی بار قواعد کی خلاف ورزی پر اجازت نامہ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کے لیے معطل کرنے اور بار بار خلاف ورزی کی صورت میں اسے مستقل طور پر منسوخ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اسی طرح قاعدہ 78 کی ذیلی دفعہ (2) میں نئی شق شامل کرکے پرمٹ ہولڈرز کے لیے بھی مراٹھی کا عملی علم ضروری کر دیا گیا ہے۔ ترمیم شدہ قاعدہ 85(1) کے تحت کیب اور ٹیکسی پرمٹ کی تجدید کے لیے مقامی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی تسلی کے مطابق مراٹھی زبان میں عملی مہارت کا ثبوت دینا بھی ضروری ہوگا۔ جی ہاں، آپ کی خبر بالکل درست ہے؛ حکومتِ مہاراشٹر نے ریاست میں ایسے آٹو رکشہ، ٹیکسی اور ایپ پر مبنی کیب (Ola/Uber) ڈرائیوروں کے لائسنس منسوخ کرنے کا باقاعدہ قانون نافذ کردیا ہے جنہیں مراٹھی زبان کا عملی علم نہیں ہے۔ ریاستی وزیرِ ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائک نے موٹر وہیکل ایکٹ میں ترمیم کرتے ہوئے مہاراشٹر موٹر وہیکلز (امینڈمنٹ) رولز 2026 کے تحت ان نئے قوانین کا اعلان کیا ہے۔ اس اقدام کا بنیادی مقصد عوامی ٹرانسپورٹ استعمال کرنے والے مسافروں اور ڈرائیوروں کے درمیان بات چیت کو آسان بنانا اور ہنگامی حالات میں تحفظ فراہم کرنا ہے۔

تمل ناڈو اسمبلی میں 'نیٹ' پیپر نظام ختم کرنے کی قرارداد منظور

بی جے پی کے علاوہ سبھی پارٹیوں نے قرارداد کی حمایت کی، مرکز سے میڈیکل داخلہ نظام تبدیل کرنے کا مطالبہ

تمل ناڈو اسمبلی نے منگل کو ایک قرارداد منظور کرتے ہوئے مرکزی حکومت سے انڈرگریجویٹ میڈیکل کورسز میں داخلے کے لیے نیٹ ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ ریاستی حکومت نے اس مرکزی داخلہ امتحان کے خلاف اپنے دیرینہ موقف کو ایک بار پھر دہرایا ہے۔ قرارداد پر اسمبلی میں شدید بحث ہوئی۔ بی جے پی کے اکلوتے رکن اسمبلی ایم بھوج راجن نے قرارداد کی سخت مخالفت کی اور ووٹنگ سے عین قبل ایوان سے واک آؤٹ کردیا۔ اس سے قبل ریاست کے وزیر صحت، کے جی ارون راج نے نیٹ مخالف قرارداد ایوان میں پیش کی۔ قرارداد میں مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ میڈیکل داخلوں کے لئے موجودہ مرکزی نظام کو فوری طور پر ختم کیا جانا چاہئے۔ ریاستی حکومت نے نیٹ کے خلاف متعدد وجوہات پیش کیں، جن میں امتحان کے انعقاد میں سامنے آنے والی بے ضابطگیاں، مہنگے کوچنگ مراکز کا بڑھتا کاروبار اور طلبہ کی خودکشی کے واقعات شامل ہیں۔ وزیر ارون راج نے مرکزی حکومت سے نیشنل میڈیکل کمیشن ایکٹ، نیشنل کمیشن فار انڈین سسٹم آف میڈیسن ایکٹ اور نیشنل کمیشن فار ہومیوپیتھی ایکٹ سمیت متعلقہ مرکزی قوانین میں ضروری ترمیم کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست چاہتی ہے کہ پرانا نظام بحال کیا جائے جس کے تحت تمل ناڈو میں بارہویں جماعت کے بورڈ امتحانات کے نمبروں کی بنیاد پر میڈیکل کورسیز میں داخلہ دیا جاسکے۔ قرارداد میں کہا گیا کہ نیٹ سماجی انصاف اور مساوات کے بنیادی اصولوں کے بھی خلاف ہے اور میڈیکل تعلیم کے معاملے میں ریاستوں کے اختیارات کو بھی متاثر کرتا ہے۔ ریاستی حکومت کے مطابق نیٹ کا دیہی اور معاشی طور پر کمزور پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلبہ پر غیر مساوی اثر پڑتا ہے۔ خاص طور پر تمل میڈیم سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو مہنگی نجی کوچنگ کی سہولت نہیں مل پاتی۔

الہان عمر نے مینیسوٹا کے پانچویں انتخابی حلقے میں ڈیموکریٹک پارٹی کا پرائمری انتخاب جیت لیا

غیر سرکاری نتائج نے دکھایا کہ الہان عمر ایک لاکھ ۲۲ ہزار ۶۴۰ ووٹوں کے ساتھ سب سے آگے رہیں

غیرسرکاری نتائج نے دکھایا کہ الہان عمر ایک لاکھ ۲۲ ہزار ۶۴۰ ووٹوں کے ساتھ سب سے آگے رہیں۔ وہ اپنی قریب ترین حریف اور سابق وفاقی پراسیکیوٹر جولی ترانگ لی سے کافی آگے تھیں، جنہیں صرف ۱۰ ہزار ۲۰۱ ووٹ ملے۔ اسی سیٹ کیلئے ریپبلکن پرائمری میں جان ناگل کے ۵۲ء۱ فیصد ووٹوں کے ساتھ جیتنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ غیرملکی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق، امریکی نمائندہ الہان عمر نے منگل کے روز مینیسوٹا کے ۵ ویں کانگریسی ڈسٹرکٹ کے ڈیموکریٹک پرائمری انتخاب میں زبردست اکثریت کے ساتھ شاندار فتح حاصل کرلی ہے۔ اس جیت کے ساتھ، منیاپولس پر مرکوز اس نشست سے پانچویں مدت کیلئے ڈیموکریٹ امیدوار کے طور پر ان کی پوزیشن مستحکم ہوگئی ہے۔ سی بی ایس نیوز کے مطابق، ۹۵ فیصد سے زائد ووٹوں کی گنتی کے بعد انہوں نے ۸۰ فیصد سے زیادہ ووٹ حاصل کئے۔ غیر سرکاری نتائج نے دکھایا کہ الہان عمر ایک لاکھ ۲۲ ہزار ۶۴۰ ووٹوں کے ساتھ سب سے آگے رہیں۔ وہ اپنی قریب ترین حریف اور سابق وفاقی پراسیکیوٹر جولی ترانگ لی سے کافی آگے تھیں، جنہیں صرف ۱۰ ہزار ۲۰۱ ووٹ ملے۔ اس کے بعد لاٹونیا ٹی۔ ریوز کو ۱۳۱ ۹ ووٹ ملے۔ ایبنا میکنزی اور نیٹ شلوٹر کے نام بھی بیلٹ پیپر پر موجود تھے لیکن وہ کوئی خاص مقبولیت حاصل نہ کرسکے۔ اسی سیٹ کیلئے ریپبلکن پرائمری میں جان ناگل کے ۵۲ء۱ فیصد ووٹوں کے ساتھ جیتنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ الہان عمر ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۲ کو موغادیشو، صومالیہ میں پیدا ہوئیں۔ ۸ سال کی عمر میں انہوں نے اپنے خاندان کے ساتھ صومالی خانہ جنگی کی وجہ سے ملک چھوڑ دیا اور امریکہ میں آباد ہونے سے پہلے چار سال کینیا کے ایک پناہ گزین کیمپ میں گزارے۔ وہ ۱۹۹۷ء میں منیاپولس منتقل ہوگئیں اور ۲۰۰۰ء میں امریکی شہری بن گئیں۔ الہان عمر ۲۰۱۶ء میں مینیسوٹا ہاؤس آف ریپریزنٹیٹوز کیلئے منتخب ہوئیں اور ملک کی پہلی صومالی۔امریکی ریاستی قانون ساز بنیں۔ دو سال بعد، وہ امریکی ہاؤس کیلئے منتخب ہوئیں اور پہلی صومالی-امریکی اور رشیدہ طلیب کے ساتھ کانگریس کیلئے منتخب ہونے والی پہلی دو مسلم خواتین میں سے ایک بنیں، ساتھ ہی مینیسوٹا کی نمائندگی کرنے والی پہلی رنگین فام خاتون بنیں۔ ۲۰۱۹ء میں عہدہ سنبھالنے کے بعد سے الہان عمر نے کانگریس میں ایک ممتاز ترقی پسند آواز کے طور پر کام کیا ہے اور ہجرت، حفظانِ صحت اور سماجی انصاف کے مسائل پر توجہ مرکوز کی ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

جسٹس یشونت ورما کے خلاف تینوں الزامات ثابت

جانچ کمیٹی کو گھر سے برآمد نقدی پر نہیں ملا اطمینان بخش جواب

جسٹس ورما کے خلاف تحقیقات کے لیے لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے 12 اگست 2025 کو 3 رکنی کمیٹی تشکیل دی تھی۔ اس میں جسٹس اروندکمار، چیف جسٹس شری چندر شیکھر اور سینئر وکیل بی وی آچاریہ شامل تھے۔ جسٹس یشونت ورما سے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ بدھ کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پیش کردی گئی۔ یہ وہی معاملہ ہے جس میں جسٹس ورما کی سرکاری رہائش گاہ سے بڑی مقدار میں نقدی ملنے کے الزامات لگے تھے اور ان کے خلاف عہدے سے ہٹانے کی کارروائی شروع کی گئی تھی۔ راجیہ سبھا اور لوک سبھا کے جنرل سکریٹریز نے یہ رپورٹ اپنے اپنے ایوان میں پیش کی۔ رپورٹ 2 حصوں پر مشتمل ہے اور اس کے ساتھ تحقیقات کے دوران ریکارڈ کیے گئے زبانی اور دستاویزی شواہد بھی شامل ہیں۔ 3 رکنی تحقیقاتی کمیٹی نے اپنی رپورٹ مئی میں ہی لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کو سونپ دی تھی۔ تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ سے کچھ بڑے انکشافات ہوئے ہیں۔ لوک سبھا اسپیکر کی جانب سے تشکیل دی گئی اس کمیٹی نے جسٹس یشونت ورما کے خلاف عائد تینوں الزامات کو درست مانا ہے۔ رپورٹ میں انہیں قصوروار قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس معاملے میں کسی طرح کی سازش کے اشارے نہیں ملے ہیں۔ یہ معاملہ دہلی میں جسٹس ورما کی سرکاری رہائش گاہ سے نقدی ملنے اور اس کے بعد شروع ہونے والی تحقیقات سے متعلق ہے۔ تحقیقاتی کمیٹی نے نقدی کی موجودگی، اس سے متعلق شواہد کو محفوظ رکھنے اور جسٹس ورما کی جانب سے دی گئی وضاحت کو لے کر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ کمیٹی نے اپنے نتائج میں جج کو قصوروار قرار دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق نئی دہلی کے 30 تغلق کریسنٹ واقع سرکاری رہائش گاہ کے اسٹور روم میں 500 روپے مالیت کے کافی تعداد میں نوٹ ملے تھے۔ کمیٹی نے کہا کہ جج اطمینان بخش طور پر یہ واضح نہیں کرسکے کہ یہ نوٹ وہاں کیسے پہنچے، ان کا ذریعہ کیا تھا اور ان کی ملکیت کس کی تھی۔ رپورٹ کے مطابق اسٹور روم میں موجود مادی شواہد کو محفوظ یا برقرار نہیں رکھا گیا۔ کمیٹی نے کہا کہ قانونی طریقے سے سیل کرنے اور معائنے سے پہلے اسٹور روم کی حالت بدل گئی تھی۔ بعد میں نقدی کے نوٹ دستیاب نہیں رہے۔ کمیٹی نے اس بات کو بھی مبہم قرار دیا کہ یہ نوٹ آخر کہاں گئے۔ رپورٹ کے مطابق جسٹس ورما کی جانب سے خاص طور پر 22 مارچ 2025 کو دیے گئے جواب اور اس کے بعد اختیار کیے گئے موقف کو کمیٹی نے حالات کے مطابق واضح اور اطمینان بخش نہیں پایا۔ کمیٹی نے کہا کہ جواب میں وہ وضاحت، شفافیت اور ادارہ جاتی ذمہ داری نظر نہیں آئی جس کی ان حالات میں توقع تھی۔ آزاد سرکاری گواہوں اور دیگر تصدیقی مواد کے ساتھ جواب کا موازنہ کرنے پر کمیٹی نے اسے ٹال مٹول والا اور غیر اطمینان بخش قرار دیا۔ واضح رہے کہ جسٹس ورما کے خلاف تحقیقات کے لیے لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے 12 اگست 2025 کو 3 رکنی کمیٹی تشکیل دی تھی۔ بعد میں کمیٹی کی تشکیل نو کی گئی۔ اس میں سپریم کورٹ کے جسٹس اروندکمار، بمبئی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جسٹس شری چندر شیکھر اور سینئر وکیل بی وی آچاریہ شامل رہے۔ کمیٹی نے اپنی رپورٹ مئی 2026 میں لوک سبھا اسپیکر کو سونپ دی تھی۔ اس سے قبل جسٹس ورما نے 9 اپریل 2026 کو صدر جمہوریہ کو اپنا استعفیٰ سونپ دیا تھا۔ اس کے باوجود تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کو پارلیمنٹ میں پیش کرنے کا عمل جاری رہا۔ لوک سبھا اسپیکر نے کہا تھا کہ رپورٹ مانسون اجلاس میں دونوں ایوانوں کے سامنے پیش کی جائے گی۔ یہ معاملہ مارچ 2025 میں سامنے آیا تھا۔ دہلی کے 30 تغلق کریسنٹ واقع جسٹس یشونت ورما کی سرکاری رہائش گاہ کے اسٹور روم میں آگ لگنے کے بعد وہاں بڑی مقدار میں 500 روپے کے نوٹ ملے تھے۔ اس کے بعد نقدی کی موجودگی، اس کے ذرائع اور ملکیت کو لے کر سوال اٹھے۔ جسٹس ورما نے نقدی سے کسی بھی طرح کا تعلق ہونے سے انکار کیا اور وضاحت پیش کی۔ انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ اس میں کسی کی سازش ہوسکتی ہے۔ معاملے کی تحقیقات کے لیے کمیٹی تشکیل دی گئی۔

ایف سی آر اے ترمیمی بل جے پی سی کو بھیجا گیا، کانگریس کا واپس لینے کا مطالبہ

مرکزی حکومت نے ایف سی آر اے ترمیمی بل ۲۰۲۶/کو جے پی سی کے پاس بھیج دیا

نئی دہلی: مرکزی حکومت نے ایف سی آر اے ترمیمی بل 2026 کو جے پی سی کے پاس بھیج دیا۔ کانگریس نے بل واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ کے سی وینوگوپال نے کہا کہ اس کے ذریعے اقلیتوں اور این جی اوز کو نشانہ بنایا جائے گا۔ مرکزی حکومت نے 'غیر ملکی تعاون (ضابطہ) ترمیمی بل، 2026' (ایف سی آر اے بل) کو جانچ کے لیے پارلیمنٹ کی مشترکہ کمیٹی (جے پی سی) کے پاس بھیج دیا ہے۔ بدھ کو لوک سبھا میں اپوزیشن کے شدید ہنگامے کے درمیان مرکزی وزیر مملکت برائے داخلہ نیتیا نند رائے نے بل کو جے پی سی کے حوالے کرنے کی تجویز پیش کی، جسے ایوان نے صوتی ووٹ سے منظور کرلیا۔ بل کو جے پی سی کے پاس بھیجے جانے کے بعد کانگریس نے حکومت سے اسے واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ پارٹی کے رکن پارلیمنٹ کے سی وینوگوپال نے پارلیمنٹ کے باہر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ہنگامے کے درمیان بل کو زبردستی منظور کرانے کے بجائے حکومت اسے جے پی سی کے پاس بھیج رہی ہے، لیکن اپوزیشن کی اصل مانگ بل کو واپس لینا ہے۔ وینوگوپال نے کہا کہ یہ بل آخری وقت میں لایا گیا ہے اور پارلیمنٹ کا اجلاس جمعرات کو ختم ہونے والا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بدھ کو دوپہر 12 بجے لوک سبھا سکریٹریٹ سے اطلاع ملی کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ بل پیش کریں گے، تاہم وہ ایوان میں موجود نہیں تھے۔ اس کے بعد وزیر مملکت نے بل کو جے پی سی کے پاس بھیجنے کی تجویز پیش کی۔ کانگریس رہنما نے سوال اٹھایا کہ جب اپوزیشن بل واپس لینے کا مطالبہ کررہی ہے تو اسے جے پی سی کے پاس بھیجنے کا مقصد کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایک طرف آر ایس ایس کو رجسٹریشن کے ذریعے دنیا بھر سے چندہ مل رہا ہے، جبکہ دوسری طرف اقلیتوں اور صحت و تعلیم کے شعبے میں اچھا کام کرنے والی تنظیموں کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ قابل قبول نہیں ہے۔ اس معاملے پر سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ اکھلیش یادو نے بھی بل کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا کہ ایف سی آر اے ترمیمی بل کے خلاف پورا اپوزیشن ہے۔ انہوں نے مرکزی وزیر برائے پارلیمانی امور کرن رجیجو کے اس موقف پر سوال اٹھایا کہ یہ بل اقلیتی طبقے کے خلاف نہیں ہے۔ اس کے جواب میں رجیجو نے کہا کہ وہ ذمہ داری کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ بل میں ایک بھی ایسی شق نہیں ہے جو اقلیتی طبقے کے خلاف ہو۔ انہوں نے اپوزیشن کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ کسی اقلیتی طبقے کو نشانہ بنانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

تیسری بار صدر بننے کی خواہش ہے لیکن قانون اجازت نہیں دیتا: ٹرمپ

واشنگٹن: ٹرمپ نے 2028 میں تیسری بار صدارتی انتخاب لڑنے کی خواہش ظاہر کی، مگر تسلیم کیا کہ امریکی آئین کی 22 ویں ترمیم راستے میں بڑی رکاوٹ ہے۔ انہوں نے ایران اور سکیورٹی معاملات پر بھی بات کی۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وہ 2028 میں تیسری بار صدارتی انتخاب لڑنا پسند کریں گے، تاہم امریکی آئین میں موجود قانونی پابندی ان کے لیے تیسری مرتبہ انتخاب لڑنے کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ ٹرمپ نے یہ بیان ایسے وقت میں دیا ہے جب حالیہ ہفتوں کے دوران ان کے حامیوں کی جانب سے انہیں 2028 کے صدارتی انتخاب میں دوبارہ امیدوار بنانے کی باتیں تیز ہوئی ہیں۔ صحافیوں سے گفتگو کے دوران جب ٹرمپ سے پوچھا گیا کہ کیا وہ واقعی 2028 میں تیسری بار صدر بننے کے لیے انتخاب لڑنے کے بارے میں سنجیدہ ہیں، تو انہوں نے کہا کہ ہر کوئی ان سے یہی سوال پوچھ رہا ہے اور اس معاملے میں قانون بہت سخت ہے۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ وہ تیسری مرتبہ انتخاب لڑنا پسند کریں گے، لیکن قانون اس کی اجازت نہیں دیتا۔ امریکی آئین کی 22 ویں ترمیم کے تحت کوئی شخص دو مرتبہ سے زیادہ صدر منتخب نہیں ہوسکتا۔ یہ ترمیم 1951 میں نافذ ہوئی تھی۔ اس کے نفاذ کی بنیادی وجوہات میں سابق صدر فرینکلن ڈی روزویلٹ کا 4 مرتبہ صدر منتخب ہونا بھی شامل تھا۔ ٹرمپ 2016 میں پہلی مرتبہ صدر منتخب ہوئے تھے، جبکہ 2024 کے صدارتی انتخاب میں کامیابی حاصل کر کے دوسری بار وائٹ ہاؤس پہنچے۔ ٹرمپ گزشتہ کئی ہفتوں کے دوران مختلف مواقع پر 2028 کے صدارتی انتخاب کا ذکر کر چکے ہیں۔ ایک صحافی نے ان سے اس ڈنر پروگرام کے بارے میں بھی سوال کیا جہاں 'ٹرمپ 2028' کا اشتہار دکھایا گیا تھا اور ان کے حامیوں نے دوبارہ انتخاب لڑنے کے حق میں نعرے لگائے تھے۔ اس پر ٹرمپ نے کہا کہ لوگ ان سے ہر جگہ یہی سوال کرتے ہیں اور اسی رات ہونے والے پروگرام میں بھی لوگ '2028' کے نعرے لگا رہے تھے۔ تاہم انہوں نے یہ واضح نہیں کیا کہ آیا وہ آئینی پابندی کو عدالت میں چیلنج کرنے یا اس کے راستے میں کوئی قانونی حل تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان کے جواب میں موجودہ قانون کی سختی پر ہی زور دیا گیا۔ گفتگو کے دوران ٹرمپ نے ترکی کے حالیہ دورے کے دوران کیے گئے سخت حفاظتی انتظامات کا بھی دفاع کیا۔

مساجد و مدارس کے سروے کی وجہ کیا؟ اے پی سی آر نے پولیس سے مانگی وضاحت

اے پی سی آر نے ریاست کے مختلف علاقوں میں مساجد، مدارس، عیدگاہوں اور مزارات کی انتظامیہ کو مبینہ طور پر فراہم کیے جانے والے سروے فارمس پر گہری تشویش کا اظہار کیا

نئی دہلی: ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس کے مغربی بنگال چیپٹر نے ریاست کے مختلف علاقوں میں مساجد، مدارس، عیدگاہوں اور مزارات کی انتظامیہ کو مبینہ طور پر فراہم کیے جانے والے سروے فارمس پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مغربی بنگال حکومت اور پولیس سے ان کی قانونی حیثیت، مقصد اور اختیار کے بارے میں واضح اور عوامی وضاحت کا مطالبہ کیا ہے۔ اے پی سی آر کے مطابق، اس کے پاس دستیاب سروے فارمس میں متعلقہ مذہبی اداروں کے انتظامی ڈھانچے اور حیثیت سے متعلق متعدد معلومات طلب کی گئی ہیں۔ ان میں ادارے کی مذہبی وابستگی، زمین کی ملکیت، مالی وسائل اور فنڈنگ، غیر ملکی زائرین یا طلبہ کی آمد، ماضی کے مقدمات، ایف آئی آر اور چارج شیٹس کے علاوہ بعض سیاسی یا تنظیمی نوعیت کی معلومات بھی شامل ہیں۔ اے پی سی آر کا کہنا ہے کہ مذہبی اداروں سے اس نوعیت کی حساس معلومات کا حصول ایک سنجیدہ انتظامی اور قانونی معاملہ ہے۔ ایسی کوئی بھی کارروائی واضح، قابلِ شناخت اور باقاعدہ سرکاری حکم، مجاز اتھارٹی اور متعین قانونی دائرۂ کار کے تحت ہونی چاہیے، تاکہ متعلقہ اداروں کو یہ معلوم ہو کہ معلومات کس اختیار کے تحت، کس مقصد کے لیے اور کس قانونی بنیاد پر طلب کی جارہی ہیں۔ تنظیم کے مطابق، اس وقت اس کے پاس موجود فارمس میں کسی واضح حکومتی نوٹیفکیشن، میمو نمبر، تاریخ، جاری کرنے والی اتھارٹی یا مخصوص قانونی شق کا حوالہ نمایاں طور پر موجود نہیں ہے۔ اس صورتِ حال میں اے پی سی آر نے ایک بنیادی اور جائز سوال اٹھایا ہے کہ اگر یہ فارم کسی سرکاری یا پولیس حکم کے تحت جاری کیے گئے ہیں تو متعلقہ حکم نامہ متعلقہ مذہبی اداروں اور عوام کے سامنے کیوں نہیں رکھا گیا؟ اے پی سی آر نے خاص طور پر ان سوالات پر تشویش ظاہر کی ہے جن میں مساجد اور دیگر مذہبی اداروں کی مذہبی یا مسلکی وابستگی سے متعلق معلومات طلب کی گئی ہیں۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ حکام کو واضح کرنا چاہیے کہ ایسی معلومات حاصل کرنے کا مقصد کیا ہے، یہ معلومات سروے کے مبینہ انتظامی مقصد سے کس طرح متعلق ہیں اور ان کا استعمال کس قانونی و انتظامی ضرورت کے تحت کیا جائے گا۔ اے پی سی آر نے اس امر کی بھی وضاحت کی ہے کہ محکمہ اقلیتی امور و مدرسہ تعلیم، مغربی بنگال کی جانب سے شروع کیا گیا ریاست گیر مدرسہ سروے ایک الگ معاملہ ہے۔ کسی مجاز سرکاری محکمے کی جانب سے منظور شدہ مدرسہ سروے کا وجود، بذاتِ خود، پولیس یا کسی دوسرے ادارے کے ذریعے الگ نوعیت کے فارم جاری کرنے یا اضافی اور حساس معلومات جمع کرنے کے اختیار کا ثبوت نہیں بن سکتا۔ ہر الگ سروے یا معلومات جمع کرنے کی کارروائی کی اپنی واضح قانونی اور انتظامی بنیاد ہونی چاہیے۔ اے پی سی آر نے مغربی بنگال حکومت اور مغربی بنگال پولیس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ عوامی طور پر واضح کریں کہ یہ سروے فارم کس سرکاری یا پولیس اتھارٹی کی جانب سے جاری کیے گئے ہیں؟ مذہبی اداروں سے یہ معلومات کس مخصوص مقصد کے لیے طلب کی جارہی ہیں؟۔

کرلا گھاٹکوپر پہاڑی کھسکنے کے سبب ۵؍ کی موت، علاقہ میں کہرام

مہلوکین کے لواحقین کیلئے ۴؍ لاکھ روپے اور زخمیوں کیلئے ۵۰؍ ہزار روپے کی مالی امداد کا اعلان

ممبئی کرلا گھاٹکوپر مغربی علاقہ اشوک نگر میں پہاڑی کھسکنے کے سبب علاقہ میں صف ماتم بچھ گئی اور کہرام مچ گیا۔ فائر بریگیڈ اور پولس نے راحتی کام شروع کردیا ہے ملبہ میں دب کر پانچ مکینوں کی موت ہوگئی ہے جبکہ چار زخمیوں کو اسپتال داخل کیا گیا ہے پولس نے پورے علاقہ میں پہرہ لگا کر مذکورہ بالا علاقہ میں عام لوگوں کے داخلہ پر پابندی عائد کردی ہے۔ ڈی سی پی گنیش شندے نے اس کی تصدیق کی ہے۔ کرلا (مغربی) کے اشوک نگر، پہاڑی نمبر 3 میں آج صبح (12 اگست 2026) کو لینڈ سلائیڈنگ کا ایک المناک واقعہ پیش آیا۔ اس واقعے میں پہاڑی سے مٹی اور ملبہ دو سے تین مکانات پر گر گیا جس کے نتیجے میں جانی و مالی نقصان ہوا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے نے فوری طور پر جائے حادثہ کا دورہ کرکے ذاتی طور پر بچاؤ کاموں کا معائنہ کیا۔ انہوں نے متاثرہ کنبہ سے تعزیت اور تسلی کا اظہار کیا۔ انہوں نے موجود تمام ایجنسیوں کو بھی ہدایت کی کہ وہ امدادی کام تیزی سے اور مناسب تال میل کے ساتھ انجام دے۔ اس موقع پر وارڈ کمیٹی کے چیئر پرسن وجیندر شندے، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) ڈاکٹر اویناش ڈھکنے، ایل وارڈ کے اسسٹنٹ کمشنر (انچارج) شری انل جادھو اور دیگر متعلقہ افسران اس موقع پر موجود تھے۔ میئر ریتو تاوڑے نے اس واقعہ میں جان کی بازی ہارنے والے ہر فرد کے لواحقین کو فوری طور پر 4 لاکھ روپے کی مالی امداد اور ہر زخمی کو ان کے علاج کے لیے 50,000 روپے کی طبی امداد دینے کا اعلان کیا۔ واقعہ کی جگہ اور اس تک رسائی کا راستہ انتہائی تنگ ہے جس کی وجہ سے ایک وقت میں صرف ایک شخص ہی گزر سکتا ہے۔ ممبئی فائر بریگیڈ، نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (این ڈی آر ایف)، ممبئی پولیس، 108 ایمبولینس سروسز اور دیگر ایجنسیوں کے ساتھ برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن کے افسران، عملہ اور کارکن ملبے تلے دبے افراد کو بچانے کے لیے سخت کوششیں کر رہے ہیں۔ ابتدائی معلومات کے مطابق اب تک دو لاشیں نکالی جا چکی ہیں جب کہ دو زخمی افراد کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ انتظامیہ امدادی کارروائیوں اور مجموعی صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔

ممبئی ساکی ناکہ میں نقب زنی ۴؍ گرفتار مسروقہ سامان بھی برآمد

ممبئی: ساکی ناکہ پولیس نے شکایت کنندہ کباڑی محمد حسین عبدالکریم کی بھنگار کباڑی کی دکان میں نقب زنی کا معمہ حل کرتے ہوئے ملزمین کو گرفتار کرنے کا دعوی کیا ہے کباڑی کی دکان سے 22 کلو چاندی اور نقدی کل 44 لاکھ روپے کی چوری ہوئی تھی یہ شاپ انیس کمپاؤنڈ میں واقع تھا اس متعلق پولیس نے شکایت درج کی تھی اسی بنیاد پر ممبئی پولیس کے ڈٹیکشن عملہ نے چوروں کا سراغ لگایا چار ملزمین کو گرفتار کر کے 44 لاکھ کی چاندی اور ایک موبائل فون بھی ضبط کرنے کا دعوی کیا ہے۔ ملزمین کی شناخت مقصود شاہ 20 سالہ اترپردیش ممبئی میں ساکی ناکہ کا ساکن ذیشان عبدالسبحان 20 سالہ ممبرا ڈائیگھر کا ساکن اخبر حسین غلام مرتضی 27 سالہ ممبرا اور عرفان نوراللہ خان 26 سالہ سدھارتھ نگر یوپی کے طور پر ہوئی ہے چاروں ملزمین کو گرفتار کرکے مسروقہ مال برآمد کرلیا گیا ہے۔

ممبئی فرضی سرٹیفکیٹ و سرکاری

دستاویزات تیار کرنے والا گروہ بے نقاب، ۴؍ گرفتار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میں آدھار کارڈ سینٹر کی آڑ میں فرضی دستاویزات تیار کرنے کے معاملہ میں پولیس نے دو آدھار کارڈ سینٹر پر کارروائی کرتے ہوئے کل 4 ملزمین کو گرفتار کیا ہے دونوں آدھار مراکز سے فرضی دستاویزات سمیت دیگر سامان ضبط کرنے کا بھی دعوی پولیس نے کیا ہے۔ ممبئی ممبئی پولیس نے ایک ایسے گروہ کو بے نقاب کرنے کا دعوی کیا ہے جو فرضی اور بوگس راشن کارڈ، پین کارڈ، اسکول سرٹیفکیٹ، پیدائشی سرٹیفکیٹ سمیت سرکاری دستاویزات تیار کرتا تھا دہیسر پولیس کو یہ اطلاع ملی کہ دہیسر علاقہ میں ایک ایسا گروپ ہے جو یو ایس انٹرپرائز نام سے فرضی سرکاری دستاویزات تیار کرتا ہے اس کے بعد پولیس نے ایک ڈمی صارف گاہک تیار کیا اور انہیں دستاویزات تیار کرنے کی غرض سے اس گروپ کے پاس بھیجا اس نے صارف کو فرضی پیدائشی سرٹیفکیٹ تیار کر کے دی جس کے بعد پولیس نے اس گروپ کے خلاف کیس درج کر لیا ہے جس میں دھوکہ دہی، فرضی سرکاری دستاویزات تیار کرنا سمیت دیگر دفعات شامل ہے۔ دفتر سے پولیس نے 32 فرضی پیدائشی سرٹیفکیٹ، سردار ولبھ بھائی پٹیل اسکول کی سند یہ سادی سرٹیفکیٹ تھی اس کے ساتھ مہریں اور سادہ پیپر پانیار کالج کی مہریں اور دیگر دستاویزات انگوٹھے کے فنگر پرنٹ کی دو مہریں، آدھار کارڈ اپ ڈیٹ مشین اسکینر فنگر پرنٹ مشین، ویب کیمرہ بھی پولیس نے ضبط کیا ہے اس کے ساتھ ہی ملزمین سورج کمار رام چند یادو کاندیولی ساکن، اوپیندر کپتان سنگھ 31 سالہ بھائیندر کو گرفتار کیا ہے جبکہ اس معاملہ میں اومیش راجیش یادو عرف سمیر ہنوز فرار ہے جس کی تلاش جاری ہے یہ کارروائی ڈی سی پی گجانن راج مانے نے انجام دی ہے۔ اسی طرح دہیسر پولیس نے مزید پیش رفت کے دوران فرضی آدھار کارڈ سمیت سرکاری دستاویزات تیار کرنے والے گروہ پر کارروائی کی ہے کاندیولی شیوم انٹرپرائز آدھار کارڈ سینٹر پر پولیس نے چھاپہ مار کارروائی کی ہے اور یہاں سے شیوم انٹرائز کاندیولی سے 14 پیدائشی سرٹیفکیٹ، فرضی رہائشی دستاویزات 7، ایس بی آئی میڈیکل پالیسی 26، فرضی شہری اسناد، اس کے ساتھ سی پی یو، پرنٹر آدھار مشین اسکینر کو بھی ضبط کیا گیا اس معاملہ میں پولیس نے ستیم للن مشرا کاندیولی کے ساکن، آکاش بھگوان پٹوا 24 سالہ وڈالا کو گرفتار کیا گیا ہے پولیس نے دو آدھار کارڈ سینٹروں پر کارروائی کرتے ہوئے کل چار ملزمین کو گرفتار کیا ہے۔

اکھلیش یادو سے آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے وفد کی اہم ملاقات

مسلمانوں کے ملی وسماجی مسائل اور موجودہ ملکی حالات پر تفصیلی تبادلہ خیال

ممبئی رنئی دہلی: آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے صدر حضرت مولانا سید معین الدین اشرف المعروف سید معین میاں صاحب نے آج سماج وادی پارٹی کے قومی صدر جناب اکھلیش یادو سے نئی دہلی میں ان کی رہائش گاہ پر اہم ملاقات کی۔ ملاقات میں ملک کی موجودہ صورتِ حال کے ساتھ مسلمانوں کو درپیش ملی، سماجی اور دیگر جائز مسائل پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ ملاقات خوشگوار اور دوستانہ ماحول میں ہوئی، جس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ مسلمانوں کے جائز مسائل کو جمہوری اور آئینی طریقے سے مؤثر انداز میں سیاسی قیادت کے سامنے پیش کیا جائے اور ان کے حل کے لیے سنجیدہ کوششیں کی جائیں۔ اس موقع پر باہمی رابطے، گفت وشنید اور آئینی جدوجہد کے ذریعے ملی و سماجی مسائل کے حل کی راہیں تلاش کرنے کی ضرورت پر بھی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے دوران حضرت مولانا سید معین میاں صاحب نے مسلمانوں کو درپیش اہم مسائل اور موجودہ حالات کے حوالے سے اپنی بات رکھی۔ جناب اکھلیش یادو نے حضرت مولانا سید معین میاں صاحب اور رضا اکیڈمی کے سربراہ، اسیر مفتی اعظم حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب کا گرم جوشی اور خلوص کے ساتھ استقبال کیا۔ اس موقع پر مبلغِ تحریکِ درود و سلام حضرت مولانا محمد عباس رضوی صاحب بھی موجود تھے۔ واضح رہے کہ حضرت مولانا سید معین میاں صاحب مسلمانوں کے ملی وسماجی مسائل کے سلسلے میں مختلف سیاسی وسماجی رہنماؤں سے مسلسل رابطے میں رہتے ہیں۔ اکھلیش یادو سے ہونے والی یہ ملاقات بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی قرار دی جا رہی ہے۔ ملاقات میں اس بات پر اتفاقِ رائے کی ضرورت محسوس کی گئی کہ موجودہ حالات میں مسلمانوں کے جائز مسائل کو مؤثر انداز میں جمہوری و آئینی فورم پر پیش کیا جائے اور باہمی رابطے کے ذریعے ان کے حل کے لیے عملی کوششیں جاری رکھی جائیں۔

شیوسینا نام ونشان تنازعہ پر سپریم کورٹ میں سماعت

کپل سبل نے الیکشن کمیشن کے طریقہ کار پر اٹھائے سوال

ممبئی رنئی دہلی: سپریم کورٹ میں شیوسینا کے نام و نشان تنازعہ پر سماعت کے دوران کپل سبل نے الیکشن کمیشن کے طریقہ کار پر سوال اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ کمیشن 13 برس تک پارٹی کے دوسرے آئین سے لاعلم رہا۔ شیوسینا کے نام اور انتخابی نشان 'تیر کمان' پر ادھو ٹھاکرے اور ایکناتھ شندے دھڑے کے درمیان جاری تنازعہ پر بدھ کو سپریم کورٹ میں سماعت ہوئی۔ ادھو ٹھاکرے کی جانب سے پیش ہوئے سینئر وکیل کپل سبل نے الیکشن کمیشن کے طریقہ کار اور اس کے ذریعے کیے گئے فیصلے پر سنگین سوالات اٹھائے۔ عدالت نے کہا کہ معاملے کی سماعت جمعرات کو بھی جاری رہے گی۔ سماعت کے دوران کپل سبل نے عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 29 اے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ سیاسی جماعت کے نام، مرکزی دفتر، عہدیداروں یا پتے میں تبدیلی کی صورت میں الیکشن کمیشن کو اطلاع دینا ضروری ہے اور ان کے مؤکل نے قانون کے مطابق یہ اطلاع دی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ کمیشن کے لیے یہ کہنا آسان ہے کہ اس کے پاس پارٹی کا تازہ ترین آئین موجود نہیں تھا، جبکہ متعلقہ دستاویزات کمیشن کو فراہم کی گئی تھیں۔ کپل سبل نے الزام عائد کیا کہ الیکشن کمیشن نے دستاویزات پر مناسب توجہ نہیں دی۔ انہوں نے کہا کہ 2018 کے شیوسینا آئین میں پارٹی کے 'پکش پرمکھ' (سربراہ) کے عہدے کا واضح ذکر تھا اور اس عہدے کا انتخاب جمہوری طریقے سے ہوتا تھا۔ ان کے مطابق 2018 کی جنرل باڈی کی میٹنگ میں 12 نائب رہنماؤں کو نامزد جبکہ 21 کو منتخب کیا گیا تھا اور متعلقہ دستاویز پر کمیشن کی مہر بھی موجود تھی۔ جسٹس باگچی نے سوال کیا کہ کیا منتخب ارکان کے نام کمیشن کو فراہم نہیں کیے گئے تھے۔ اس پر سبل نے کہا کہ نامزد اور منتخب دونوں ارکان کی تفصیلات دی گئی تھیں۔ شندے دھڑے کی جانب سے اس دستاویز کو بعد میں تیار کیے جانے کے دعوے پر سبل نے کہا کہ اگر ایسا تھا تو الیکشن کمیشن کو اس پر کارروائی کرنی چاہیے تھی، کیونکہ دستاویز پر خود کمیشن کی مہر لگی ہوئی تھی۔ سماعت کے دوران جسٹس باگچی نے کہا کہ پارٹی میں تقسیم کا معاملہ دسویں شیڈول کے تحت طے ہونا ہے اور یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ بعد میں پیش آنے والے واقعات پر غور کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر الیکشن کمیشن کا دائرۂ اختیار موجود تھا لیکن اس کا غلط استعمال ہوا تو یہ الگ معاملہ ہے۔ کپل سبل نے دعویٰ کیا کہ 19 جولائی کو الیکشن کمیشن کے پاس فیصلہ کرنے کے لیے صرف دو اہم دستاویزات تھیں، جن میں ایک قانون ساز طاقت اور دوسری ایک میٹنگ سے متعلق تھی۔ انہوں نے کہا کہ شندے کو پہلے وزیر اعلیٰ بنا دیا گیا اور اس کے بعد ان کے ساتھ بڑی تعداد میں لوگوں کے آنے کو بنیاد بنایا گیا، جو ان کے مطابق درست طریقہ نہیں تھا۔ سبل نے یہ بھی کہا کہ شندے دھڑے نے ادھو ٹھاکرے کو ہی پارٹی سے نکالنے کی کوشش کی۔

اے ٹی ایس کا سوشل کا آپریشن سوشل میڈیا

پاکستان ہندوستان سے بہتر ہے پوسٹ پر کریک ڈاؤن، تھانے ممبرا، پڑگھا اور پالگھر سے ۵؍ مشتبہ افراد سے باز پرس

ممبئی مہاراشٹر اے ٹی ایس نے سوشل میڈیا پر اشتعال انگیزی اور متنازع پوسٹ ملک مخالف تبصروں کے خلاف اب اپنا آپریشن شروع کردیا ہے۔ مہاراشٹر اے ٹی ایس نے ملک مخالف اور اشتعال انگیز سوشل میڈیا پوسٹس کے سلسلے میں بڑی کارروائی کی ہے۔ اے ٹی ایس نے ممبرا (تھانے)، پڑگھا اور پالگھر سے پانچ افراد کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ شروع کردی ہے۔ ان کے موبائل فون بھی ایجنسی نے ضبط کر لیے ہیں۔ اے ٹی ایس ذرائع کے مطابق یہ نوجوان 2022 سے ٹیلی گرام گروپ سے وابستہ تھے۔ رپورٹس بتاتی ہیں کہ اس گروپ کو کشمیر سے تعلق رکھنے والا ایک فرد آپریٹ کرتا تھا۔ ایک پوسٹ جس نے تحقیقاتی ایجنسی کی توجہ مبذول کروائی تھی، مبینہ طور پر کہا گیا تھا "اس وقت ہندوستان میں رہنا بہت خطرناک ہے، پاکستان بہتر ہے۔" کئی دیگر قابل اعتراض اور اشتعال انگیز پوسٹس کے حوالے سے بھی معلومات سامنے آئی ہیں۔ اے ٹی ایس اب اس بات کا تعین کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ آیا یہ پوسٹیں محض ذاتی رائے کی وجہ سے ہوئی ہیں یا ان کے پیچھے کوئی معقول مقصد تھا۔ کیا حراست میں لیے گئے نوجوانوں کا کسی مشکوک نیٹ ورک سے تعلق تھا؟ کیا وہ ٹیلیگرام گروپ کے ذریعے متاثر یا ہدایت یافتہ تھے؟ اے ٹی ایس پانچوں نوجوانوں سے انفرادی طور پر پوچھ تاچھ کر رہی ہے اور ان کے موبائل فون کی جانچ کرکے ان کے رابطوں اور سوشل میڈیا سرگرمیوں کے بارے میں معلومات جمع کر رہی ہے۔

مہاراشٹر اے ٹی ایس کا ایم ڈی فروشوں پر ایکشن ۹؍ کروڑ کی ایم ڈی ضبط دو غیر ملکی خواتین سمیت ایک شخص گرفتار، یوپی میں ایم ڈی فیکٹری بے نقاب

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی مہاراشٹر انسداد دہشت گردی دستہ اے ٹی ایس نے ممبئی کے باندرہ میں کارروائی کرتے ہوئے ۹ کروڑ ۴۰ لاکھ کا ایم ڈی ضبط کرنے کا دعوی کیا ہے عنبر ہوٹل باندرہ ایک ٹیری کے سامنے ایک مشتبہ شخص پایا گیا جب اس کی تلاشی لی گئی تو اس کے قبضے سے ۲۰۵۰ گرام ایم ڈی میفیڈرون برآمد ہوا جس کے بعد کالا چوکی اے ٹی ایس نے کیس درج کر کے اس سے تفتیش شروع کردی ہے اس مشتبہ دو غیر ملکی خواتین کو بھی اے ٹی ایس نے گرفتار کیا ہے اس آپریشن میں پیش رفت کے دوران گریٹر نوئیڈا اترپردیش سے ۲۶۸۸ گرام مفیڈرون ضبط کیا گیا اور اس معاملہ میں دو خواتین کو بھی گرفتار کیا گیا اس معاملہ میں یوپی پولس کی مدد سے جس فیکٹری سے ایم ڈی خریدی جاتی تھی اس پر بھی کریک ڈاؤن کرکے پانچ کروڑ کی ایم ڈی ضبط کی ہے پولس اس معاملہ میں مزید کارروائی کررہی ہے۔

چار دنوں کے اندر انتخابی فہرستوں کے خصوصی نظرثانی (SIR) کو مکمل کرے

میونسپل کارپوریشن ہیڈکوارٹر میں ممبئی میں ایس آئی آر آپریشنز کے بارے میں جائزہ اجلاس منعقد ہوا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظرثانی (SIR) کے حصے کے طور پر گھر گھر جا کر وزٹ (حاضری) کرنے اور گنتی کے فارم بھرنے کا آخری دن ہے۔ نتیجتاً، مہاراشٹر کے چیف الیکٹورل آفیسر، ایس چوکلنگم نے ممبئی میں تمام الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرز (EROs) کو زیادہ مؤثر طریقے سے کام کرنے اور بقیہ چار دن کی مدت کے اندر پورے عمل کو تیز کرنے کی ہدایت کی ہے۔ چوکلنگم نے ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ہیڈکوارٹر میں آج (12 اگست 2026) کو منعقدہ میٹنگ کے دوران ممبئی میونسپل کارپوریشن کے علاقے (ممبئی سٹی اور مضافات) کے اندر خصوصی گہری نظرثانی پروگرام سے متعلق جاری سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے اس میٹنگ کے دوران عہدیداروں سے خطاب کیا۔ ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نمایاں طور پر موجود تھے۔ اس کے علاوہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) پراجکتا ورما-لاونگیرے بھی موجود تھیں۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مغربی مضافات) ڈاکٹر وپن شرما، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھیجیت بنگر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) ڈاکٹر اویناش ڈھکنے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ڈسٹرکٹ کلکٹر (ممبئی سٹی ڈسٹرکٹ) آنچل گوئل، اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ضلع کلکٹر (ممبئی مضافاتی ضلع) سوربھ کٹیار کے ساتھ تمام الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرز (EROs) اور ممبئی کے متعلقہ افسران اس موقع پر موجود تھے۔ مہاراشٹر کے چیف الیکٹورل آفیسر، ایس چوکلنگم نے کہا کہ ووٹرز کے سوالات کو فوری طور پر حل کرنے کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ جو بوتھ لیول آفیسرز (BLOs) کے ذریعے بک اے کال کی سہولت کے ذریعے موصول ہوتے ہیں۔ انتخابی حلقوں کے خصوصی گہرے نظرثانی (SIR) کے تحت گنتی کے فارم کے بارے میں۔ انہوں نے مزید کہا کہ زیر التواء گنتی فارموں کی وصولی اور ڈیجیٹائزیشن کے عمل کو تیز کیا جانا چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ پورا طریقہ کار مقررہ مدت کے اندر مکمل ہو جائے۔ ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے نشان زدہ انتخاب کنندگان کے معاملات کو سنبھالنے میں زیادہ مستعدی کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے ہدایت کی کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مقررہ طریقہ کار پر عمل کیا جائے کہ اہل نشان زدہ ووٹرز کے نام ڈرافٹ رول میں شامل ہوں جبکہ فوت شدہ ووٹرز کے ناموں کو خارج کر دیا جائے۔

سانپ کے کاٹنے کا معاملہ:

آشرم اسکول کا لائسنس منسوخ کرنے کی وزیر اعلیٰ کی ہدایت

گڈ چرولی کے ایک پرائیویٹ آشرم اسکول میں سانپ کے ڈسنے سے ۳؍ طالبات کی موت کے افسوسناک واقعہ کے بعد انتظامیہ نے انتہائی سخت اقدامات اٹھائے ہیں۔ گڈ چرولی کے ایک پرائیویٹ آشرم اسکول میں سانپ کے ڈسنے سے ۳؍ طالبات کی موت کے افسوسناک واقعہ کے بعد انتظامیہ نے انتہائی سخت اقدامات اٹھائے ہیں۔ واقعے کی تحقیقات کے بعد انکشاف ہوا ہے کہ یہ محض حادثہ نہیں ادارہ کے ڈائریکٹر اور انتظامیہ کی غفلت ہے۔ ریاستی وزیر مملکت آشیش جیسوال نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ اس معاملے میں ادارہ کے ڈائریکٹر، لاپتہ پرنسپل اور سپرنٹنڈنٹ کیخلاف فوجداری مقدمات درج کرنے کے احکامات دیئے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس کی ہدایت کے بعد جیسوال نے فوری طور پر جائے حادثہ کا دورہ کیا اور معائنہ کیا اور متاثرہ خاندانوں کو تسلی دی۔ اس موقع پر انہوں نے آشرم اسکولوں کی خستہ حالی اور بدانتظامی کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی۔ آشیش جیسوال نے بتایا کہ لڑکیاں گراؤنڈ فلور پر سو رہی تھیں۔ لکڑیوں اور اینٹوں کے کم از کم چار پانچ ٹرکوں کا ایک بہت بڑا ڈھیر کھڑکی کے پاس اور اس کمرے کی دیوار کے سامنے پڑا تھا۔ کمرے کے باہر پڑی اینٹوں اور لکڑی کے سہارے ایک 'انڈین کریٹ' (منیار) سانپ کھڑکی سے اندر داخل ہوا۔ جنگل کے علاقے میں بچوں کو گراؤنڈ فلور پر سونا اور کھڑکیوں پر جالی نہ لگانا بہت بڑی غفلت تھی۔ جیسوال نے بتایا کہ یہ آشرم اسکول پچھلے تقریباً ۲۸؍ سال سے جاری ہے اور اس کی ملکیت کانگریس کے سابق رکن اسمبلی، رکن پارلیمان اور وزیر ماروت راؤ کوواسے کے پاس ہے۔ کروڑوں روپے کی گرانٹ ملنے کے باوجود لڑکیوں کے پاس سونے کیلئے سادہ بستر نہیں تھے، وہ شطرنجیوں پر سوتی تھیں۔ جیسوال نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ادارے کو صرف گرانٹ لوٹنے کیلئے چلایا جارہا ہے اور طلبہ کو مناسب خوراک اور سہولیات فراہم نہیں کی جارہی ہیں۔ واقعہ کی رات سپرنٹنڈنٹ آشرم اسکول میں موجود نہیں تھے اور پرنسپل بھی غائب تھے جبکہ ۹۰؍ فیصد اساتذہ کیلئے ہیڈکوارٹرز یا آشرم اسکول میں رہنا لازمی ہے، لیکن یہ بات سامنے آئی ہے کہ اساتذہ وہاں نہیں رہتے۔ دریں اثناء وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے اس آشرم اسکول کا لائسنس مستقل طور پر منسوخ کرنے کی ہدایت دی ہے۔

جمعیۃ علماء کوسہ ممبرا کے زیرِ اہتمام تقسیم تعلیمی وظائف کی پروقار تقریب کا انعقاد

100 مستحق طلبہ میں تعلیمی وظائف کی تقسیم

ممبرا: جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی سرپرستی و جمعیۃ علماء کوسہ ممبرا کے زیرِ اہتمام الحمد میرج ہال، شبلی نگر میں تقریبِ تقسیمِ تعلیمی وظائف برائے سال 2026-2027 کا نہایت شاندار اور پروقار انعقاد عمل میں آیا۔ اس بامقصد تقریب میں ممبرا اور کوسہ کے تقریباً 100 مستحق اور ہونہار طلبہ وطالبات میں تعلیمی وظائف (اسکالرشپ) تقسیم کیے گئے، تاکہ ان کے تابناک تعلیمی سفر میں کوئی مالی رکاوٹ حائل نہ ہو۔ اس پرنور مجلس میں ملک وملت کے ممتاز علمائے کرام اور مقتدر سماجی شخصیات نے خصوصی شرکت فرمائی۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز قاری جمال الدین صاحب (مہتمم مدرسہ تقویٰ، ممبرا کوسہ) کی تلاوتِ کلامِ ربانی سے ہوا۔ جس کے بعد حافظ کمال انصاری نے اپنی مسحور کن اور مترنم آواز میں ہدیہ نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کرکے محفل میں ایک روحانی سماں باندھ دیا، اس موقع پر افتتاحی کلمات اور جامع خطبۂ استقبالیہ جمعیۃ علماء کوسہ ممبرا کے صدر، مولانا عبدالوہاب قاسمی صاحب نے پیش کیا۔ انہوں نے حاضرینِ مجلس کے روبرو جمعیۃ علماء ہند کی عظیم الشان، تاریخ ساز اور ہمہ جہت خدمات کا ایک بلیغ اور تفصیلی خاکہ پیش کیا، مولانا نے جمعیۃ کے زریں کارناموں پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح کیا کہ اس باوقار تنظیم کا دائرہ کار محض کسی ایک شعبے تک محدود نہیں ہے۔ انہوں نے جمعیۃ کی خدمات کا احاطہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک میں زلزلہ، سیلاب یا دیگر آسمانی آفات کے دوران بلاتفریقِ مذہب وملت ریلیف کا کام ہو، فرقہ وارانہ فسادات کے پرآشوب حالات میں مظلوموں کی دادرسی اور بازآبادکاری ہو، میدانِ تعلیم میں مستحق طلبہ کے لیے وظائف کی فراہمی ہو، یا ملک کے طول وعرض میں نئی نسل کے ایمان کے تحفظ کے لیے دینی مکاتب کا قیام؛ جمعیۃ ہر محاذ پر پوری مستعدی کے ساتھ سرگرمِ عمل ہے۔ مزید برآں، بے گناہوں پر لگائے جانے والے بے بنیاد الزامات کے خلاف عدالتوں میں مضبوط قانونی چارہ جوئی اور خالص انسانی بنیادوں پر رفاہی وفلاحی سرگرمیاں انجام دینا جمعیۃ کا طرۂ امتیاز ہے۔ تقریب میں بحیثیت مہمانِ خصوصی جلوہ افروز جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر و نائب امیر شریعت صوبہ مہاراشٹر حضرت مولانا حلیم اللہ قاسمی صاحب نے اپنے بصیرت افروز کلیدی خطاب میں فرمایا کہ جمعیۃ علماء نے ہمیشہ ملک کی سلامتی، بقا اور تعمیر وترقی کے لیے اپنی گراں قدر خدمات پیش کی ہیں، اور اس کا موقف ہمیشہ پیار، محبت اور اخوت پر مبنی رہا ہے۔ مولانا نے دوٹوک الفاظ میں واضح کیا کہ جمعیۃ نے ہمیشہ منافرت پھیلانے والوں کی شدید مخالفت کی ہے، جس سے ملک کی فضا مسموم ہو اور فرقہ وارانہ خلیج پیدا ہو، خواہ یہ شرانگیز گفتگو مسلمانوں ہی کی جانب سے کیوں نہ کی گئی ہو۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے مزید فرمایا کہ آج جمعیۃ علماء مظلوموں، پسے ہوئے طبقات اور بے سہارا افراد کی توانا آواز بن کر پورے ملک میں اربابِ اقتدار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کی پوزیشن میں ہے، تو یہ درحقیقت اس کے اپنے تابندہ وشاندار ماضی اور حال میں دی جانے والی بے پناہ قربانیوں کا ثمرہ ہے۔ انہوں نے جانشینِ شیخ الاسلام، قومی صدر جمعیۃ علماء ہند، حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب کے بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ ہمیشہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ یہ ملک صرف پیار اور باہمی رواداری کی بنیاد پر ہی قائم رہ سکتا ہے۔ نفرت چاہے جس طرف سے بھی آئے، اس ملک کے لیے زہرِ قاتل ہے اور منافرت کے بیج بونے والے عناصر ملک کے کھلے دشمن ہیں۔ جمعیۃ نے ہر میدان میں اپنی بے لوث اور انتھک محنت سے عوام الناس کا غیر متزلزل اعتماد جیتا ہے۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟

ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع

روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار

تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم

آپ کے کاروباری شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 70399 66616 = 75061 00010

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

کیا عمران خان کی جیل میں موت ہو چکی ہے؟ پاکستانی صحافی کے دعویٰ سے مچی ہلچل

پاکستانی صحافی وجاہت خان نے کہا کہ ۳ سینئر فوجی ذرائع نے انہیں بتایا ہے کہ انہیں خدشہ ہے عمران خان اب زندہ نہیں ہیں۔

پاکستانی صحافی وجاہت خان نے کہا کہ 3 سینئر فوجی ذرائع نے انہیں بتایا ہے کہ انہیں خدشہ ہے عمران خان اب زندہ نہیں ہیں۔ حالانکہ صحافی نے یہ واضح بھی کیا کہ ان ذرائع نے خود عمران کو مردہ نہیں دیکھا ہے۔ پاکستان کے سابق وزیراعظم اور پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی عمران خان کی جیل میں موت کی خبر نے پاکستان کی سیاست میں ہلچل پیدا کر دی ہے۔ پاکستانی صحافی کے دعویٰ کے بعد عمران کی صحت اور ان کی سلامتی کو لے کر سوالات کھڑے ہو گئے ہیں۔ پاکستانی صحافی وجاہت سعید خان نے اپنے یوٹیوب چینل پر عمران کی ممکنہ موت سے متعلق دعویٰ کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ 3 سینئر فوجی ذرائع نے انہیں بتایا ہے کہ انہیں خدشہ ہے عمران خان اب زندہ نہیں ہیں۔ صحافی نے یہ بھی واضح کیا کہ ان ذرائع نے خود عمران کو مردہ نہیں دیکھا ہے اور ان کا دعویٰ براہ راست تصدیق پر مبنی نہیں ہے۔ اس کے باوجود ان کے دعوے نے جیل میں بند سابق وزیراعظم کی صورت حال کو لے کر پہلے سے جاری قیاس آرائیوں کو مزید ہوا دے دی ہے۔ عمران خان کی صحت کو لے کر تشویش اس لیے بھی بڑھ گئی ہے کیونکہ ان کے خاندان، پارٹی رہنماؤں، وکلا اور ذاتی ڈاکٹروں کی ان سے ملاقات کو لے کر مسلسل تنازعہ رہا ہے۔ پی ٹی آئی پہلے بھی عمران کو الگ تھلگ رکھے جانے اور ان کے علاج کو لے کر سوال اٹھاتی رہی ہے۔ جون میں پارٹی نے انہیں اسپتال بھیجنے، باقاعدہ ملاقات کی اجازت دینے اور ذاتی ڈاکٹروں سے معائنہ کرانے کا مطالبہ کیا تھا۔ مئی میں بھی عمران کی بہنوں اور خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی کو

اڈیالہ جیل پہنچنے سے روک دیا گیا تھا۔ اس معاملہ پر پی ٹی آئی نے احتجاج کیا تھا۔ عمران خان کی صورت حال کو لے کر بڑھتی تشویش اب سیاسی ٹکراؤ کی شکل اختیار کر رہی ہے۔ پی ٹی آئی رہنما اور خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی نے دعویٰ کیا ہے کہ پارٹی کے 20 لاکھ سے زائد لوگ سڑکوں پر اترنے کے لیے تیار ہیں۔ پارٹی نے 27 ستمبر کو اسلام آباد تک لانگ مارچ کا اعلان بھی کیا ہے۔ واضح رہے کہ عمران خان اگست 2023 سے جیل میں ہیں اور کئی معاملات میں سزا کاٹ رہے ہیں۔ ان کی گرفتاری کے بعد سے فوجی اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ ان کا ٹکراؤ پاکستان کی سیاست کا سب سے بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ ایسے میں ان کی موت کی غیر مصدقہ خبر نے سیاسی کشیدگی کو مزید بڑھا دیا ہے۔ فی الحال عمران خان کی موت کی کوئی تصدیق نہیں ہوئی ہے، لیکن خاندان اور پارٹی کو ملاقات کی اجازت نہ ملنے کے سبب ایک بار پھر یہ سوال کھڑا ہو گیا ہے کہ آخر اڈیالہ جیل میں بند سابق وزیراعظم کی حالت کیا ہے۔

پاکستان کی مالی شفافیت پر امریکی سوالات

اسلام آباد: امریکی محکمہ خارجہ نے پاکستان کی مالی شفافیت پر سوالات اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ ملک 2026 کے لیے واشنگٹن کے کم از کم مالی شفافیت کے معیار پر پورا نہیں اترا۔ رپورٹ میں بالخصوص سرکاری قرضوں سے متعلق معلومات کی محدود دستیابی اور فوجی بجٹ پر مؤثر سول نگرانی کی کمی کو نمایاں کیا گیا ہے۔ امریکی جائزے کے مطابق پاکستان میں قومی بجٹ اور سرکاری اخراجات سے متعلق بعض معلومات عوام کے لیے دستیاب ہیں، تاہم مالی معاملات کے کئی اہم پہلوؤں میں مزید شفافیت کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر قرضوں اور حکومتی مالی ذمہ داریوں سے متعلق مکمل اور قابل رسائی معلومات کی عدم موجودگی کو ایک اہم مسئلہ قرار دیا گیا۔ رپورٹ میں پاکستان کے فوجی بجٹ اور سیکیورٹی اخراجات پر بھی توجہ دی گئی ہے۔ امریکی جائزے کے مطابق فوجی اخراجات پر سول اداروں کی نگرانی محدود ہے، جس کے باعث یہ واضح کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ دفاعی شعبے کے لیے مختص وسائل کس طرح اور کہاں خرچ کیے جا رہے ہیں۔ امریکہ نے پاکستان میں سرکاری اداروں اور سرکاری ملکیت والی کمپنیوں کے مالی معاملات میں بھی زیادہ شفافیت کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ مالیاتی معلومات کی بروقت اشاعت اور حکومتی آمدن و اخراجات کی مؤثر عوامی جانچ کو بہتر طرز حکمرانی کے لیے ضروری قرار دیا گیا۔ یہ جائزہ ایسے وقت سامنے آیا ہے جب پاکستان کو بلند قرضوں، مالی خسارے اور بیرونی مالی معاونت پر انحصار جیسے معاشی چیلنجز کا سامنا ہے۔

پاکستان کا وفاقی قرضہ 83.6 ٹریلین روپئے تک پہنچ گیا

اسلام آباد: وفاقی حکومت کا قرض، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) اور کچھ دیگر واجبات کے قرضوں کو چھوڑ کر، رواں سال جون تک 6.83 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا، جو کہ گزشتہ چار سالوں کے دوران محصولات میں نمایاں اضافے کے باوجود 75 فیصد کا مجموعی اضافہ ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) نے منگل کو مالی سال 2025-26 کے لیے مرکزی حکومت کے براہ راست قرضوں کے بوجھ کی حد تک قرض کا بلیٹن جاری کیا۔ مرکزی بینک کے قرض بلیٹن کے مطابق، جون کے آخر تک، وفاقی حکومت کا قرض بڑھ کر 6.83 ٹریلین روپے، 8.5 ٹریلین روپے یا پچھلے مالی سال کے بوجھ سے 3.7 فیصد زیادہ ہے۔ اعداد و شمار ان قرضوں کے علاوہ ہیں جو آئی ایم ایف اور کچھ دوطرفہ قرض دہندگان سے لیے گئے ہیں اور مرکزی بینک کی بیلنس شیٹ پر بک ہیں۔ اسٹیٹ بینک اگلے ماہ تک سرکاری قرضوں کی مکمل تصویر جاری کرے گا۔ تاہم، جون 2022 کے آخر میں قرضوں کے بوجھ کے مقابلے میں جب پاکستان ڈیموکریٹک موومنٹ حکومت نے اپریل میں عمران خان کو اقتدار سے ہٹانے کے بعد اپنا پہلا بجٹ پیش کیا، مرکزی حکومت کے قرضے میں 8.35 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا۔ گزشتہ چار سالوں میں وفاقی حکومت کے قرضوں میں 75 فیصد اضافہ ہوا ہے، مرکزی بینک کے محفوظ شدہ ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن غیر ملکی کرنسیوں کے مقابلے روپے کی قدر میں اضافے اور وزارت خزانہ کی جانب سے سول حکومت کے اخراجات پر سخت کنٹرول کی وجہ سے اضافے کی رفتار پچھلے سالوں کے مقابلے سست تھی۔ تاہم، ایسی مثالیں بھی موجود ہیں جب وزارت خزانہ نے ان کنٹرولز میں نرمی کی اور سپلیمنٹری گرانٹس جاری کیں۔ گزشتہ چار سالوں کے دوران، شہباز شریف کی زیر قیادت حکومت برسر اقتدار رہی، جولائی تا فروری 2023-24 کی مدت کو چھوڑ کر جب نگراں سیٹ اپ تھا۔ لیکن نگراں حکومت کا بجٹ بھی پی ڈی ایم حکومت نے پیش کیا تھا۔ اس عرصے کے دوران، پاکستان آئی ایم ایف کے پروگراموں کے تحت رہا اور حکومت نے عوام پر ٹیکسوں کے بوجھ میں نمایاں اضافہ کیا، جس میں پیٹرولیم کی زیادہ لیوی، تنخواہ دار طبقے سے زیادہ ٹیکس، رئیل اسٹیٹ سیکٹر اور کارپوریٹ سیکٹر شامل ہیں۔ لیکن قرض کی خدمت کی زیادہ لاگت اور سماجی تحفظ کے پروگراموں کی مسلسل مالی اعانت کی وجہ سے، منقطع مضامین میں وزارتوں کو برقرار رکھنے اور صوبائی نوعیت کی ترقیاتی اسکیموں کی فنڈنگ کی وجہ سے، اخراجات بھی زیادہ رہے۔ وزارت خزانہ کی جانب سے جاری کردہ مالیاتی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ قومی مالیاتی کمیشن (این ایف سی) کے تحت صوبوں کے حصص کی ادائیگی سے قبل چار سالوں میں وفاقی حکومت کے مجموعی محصولات میں 107 فیصد اضافے کے باوجود قرضوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔

چنگھائی مشق میں چینی چھاتہ بردار ہلاک، بیجنگ نے ہلاکتوں کا اعتراف کیا

بیجنگ: بیجنگ نے تصدیق کی ہے کہ شمال مغربی چین میں تربیتی حادثے میں ایک 23 سالہ پیراٹروپر کی موت ہو گئی، یہ انکشاف اس کی فوج میں متعدد حادثات اور ہلاکتوں کی حالیہ رپورٹوں کے بعد ہوا ہے۔ سرکاری میڈیا نے اتوار کے روز کہا کہ صوبہ انہوئی کی ہوائیوان کاؤنٹی سے تعلق رکھنے والا ژیا شیوآن 27 مئی کی صبح چنگھائی صوبے کے گولمود میں ایک طے شدہ تربیتی مشق کے دوران ہوائی جہاز سے نکلنے کے فوراً بعد ایک واقعے میں ملوث تھا۔ ژنہوا نے کہا کہ ژیا زمین پر گر گیا اور اسے ہسپتال لے جایا گیا، جہاں رات 12.32 بجے اس کی موت ہو گئی۔ مقامی میڈیا نے بتایا کہ ان کی راکھ 8 اگست کو ان کے آبائی شہر میں واپس لائی گئی اور انہیں پیر کو ہوائیوان شہداء کے قبرستان میں دفن کیا گیا، جہاں مقامی حکام نے ان کا پورے اعزاز کے ساتھ استقبال کیا۔ ژیا کی موت مسلسل دنوں میں پیراشوٹ سے متعلق دو واقعات میں سے ایک تھی جنہیں پی ایل اے نے حال ہی میں عام کیا تھا۔ سرکاری پی ایل اے ڈیلی نے گزشتہ ماہ کہا تھا کہ فضائیہ کے افسر وانگ روئی نے 28 مئی کو ایک علیحدہ پیراشوٹ تربیتی مشق کے دوران ایک بے ہوش ساتھی کو بچایا جب ان کے پیراشوٹ درمیانی ہوا میں الجھ گئے۔ وانگ کو اس کے عمل کے لیے تیسرے درجے کی میرٹ سے نوازا گیا۔ پی ایل اے نے عوامی طور پر کسی بھی واقعے کی وجہ ظاہر نہیں کی ہے۔ جیسا کہ چین اپنی مسلح افواج کو جدید بنانے پر زور دے رہا ہے، اس نے نئی حکمت عملیوں اور آلات کی تربیت کو تیز کر دیا ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ اس کی فوجیں جدید جنگ کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو سکیں۔ جب صدر شی جن پنگ نے 2024 میں ایئر بورن کور کا معائنہ کیا تو انہوں نے ان پر زور دیا کہ وہ "بنیادی تربیت کو مضبوط بنائیں اور پیچیدہ اور چیلنجنگ حالات میں جامع، مربوط اور منظر نامے پر مبنی مشقیں کرتے ہوئے مشکل اور کلیدی علاقوں میں سخت مشقیں کریں۔

چین میں جاپانی کمپنیوں کے اعلیٰ عہدیدار گرفتار

بیجنگ: چین نے دوہرے استعمال کی اشیا سے متعلق برآمدی پابندیوں کی مبینہ خلاف ورزی پر متعدد جاپانی شہریوں کو حراست میں لے لیا ہے، جن میں چین میں کام کرنے والی جاپانی کمپنیوں کے سینئر عہدیدار بھی شامل ہیں۔ بعض افراد کو چین میں داخل ہونے کے بعد حراست میں لیا گیا اور حکام ان سے جاری تحقیقات میں تعاون حاصل کر رہے ہیں۔ یہ گرفتاریاں ایسے وقت ہوئی ہیں جب چینی حکام نے جاپانی کمپنیوں کے خلاف نگرانی اور قانونی کارروائی سخت کر دی ہے۔ اس میں کمپنیوں کے دفاتر کا موقع پر معائنہ، ملازمین سے پوچھ گچھ اور برآمدی قوانین کی تعمیل کی جانچ شامل ہے۔ چین نے حالیہ عرصے میں دوہرے استعمال کی اشیا پر برآمدی کنٹرول سخت کیا ہے۔ ان میں ایسی مصنوعات، سافٹ ویئر اور ٹیکنالوجیز شامل ہیں جو شہری اور فوجی دونوں مقاصد کے لیے استعمال ہو سکتی ہیں۔ اہم معدنیات اور ڈرونز و جدید سیمی کنڈکٹرز کی تیاری میں استعمال ہونے والا بعض مواد بھی اس زمرے میں آتا ہے۔ اس سے قبل مئی میں چین کے شہر دالیان میں ایک بڑی جاپانی الیکٹریکل مشینری کمپنی سے وابستہ دو ملازمین کو حراست میں لیا گیا تھا۔ ان پر نایاب معدنیات سے متعلق مصنوعات کی برآمد کے قوانین کی خلاف ورزی کا شبہ ظاہر کیا گیا۔ جون میں چینی وزارت خارجہ نے دو جاپانی شہریوں کی حراست کی تصدیق کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان کے خلاف قانونی خلاف ورزیوں کی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ جاپانی سفارت خانے نے جولائی میں چین میں کام کرنے والی جاپانی کمپنیوں کو سخت ہوتے برآمدی کنٹرول کے حوالے سے خبردار کرتے ہوئے قوانین کی تعمیل میں خصوصی احتیاط برتنے کی ہدایت کی تھی۔ تازہ گرفتاریاں ایسے وقت سامنے آئی ہیں جب چین قومی اور اقتصادی سلامتی کو برآمدی کنٹرول سے تیزی سے جوڑ رہا ہے۔ اس صورتحال نے چین میں کام کرنے والی جاپانی اور دیگر غیر ملکی کمپنیوں کے لیے قانونی اور کاروباری خطرات میں اضافے کے خدشات پیدا کر دیے ہیں۔

چین میں فوجی بھرتیوں کیلئے نیا ضابطۂ اخلاق

بیجنگ: چین کی وزارتِ دفاع نے فوجی بھرتیوں سے وابستہ اہلکاروں کے لیے ایک نیا ضابطۂ اخلاق جاری کیا ہے، جس کا مقصد بھرتی کے عمل میں بدعنوانی، اختیارات کے ناجائز استعمال اور غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنا ہے۔ نئے ضابطے میں فوجی بھرتی سے متعلق اہلکاروں کے لیے واضح پابندیاں مقرر کی گئی ہیں۔ حکام کو بھرتی کے عمل میں ذاتی مفادات حاصل کرنے، امیدواروں یا ان کے اہل خانہ سے رقم اور تحائف لینے اور اپنے عہدے کو کسی فرد کو فائدہ پہنچانے کے لیے استعمال کرنے سے روکا گیا ہے۔ قواعد کے تحت بھرتی کے اہلکار امیدواروں کے طبی معائنے، سیاسی جانچ اور دیگر انتخابی مراحل میں غیر قانونی مداخلت نہیں کر سکیں گے۔ اسی طرح بھرتی کے ریکارڈ اور نتائج میں رد و بدل یا مقررہ طریقہ کار سے ہٹ کر امیدواروں کے انتخاب پر بھی پابندی عائد کی گئی ہے۔ نئے ضابطے میں بھرتی سے متعلق حساس معلومات کے تحفظ پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اہلکاروں کو امیدواروں کی ذاتی معلومات افشا کرنے یا سرکاری ڈیٹا کو غیر مجاز مقاصد کے لیے استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

تیل کے سوداگروں سے دوستی پھر بھی ہنگامی حالت

پاکستان میں ۱۵ ؍اگست سے پیٹرول پمپ بند ہونے کا امکان

آئل ڈیلروں کا کہنا ہے کہ اب تک مسائل کا حل نہیں نکالا گیا ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے حکومت کو 72 گھنٹے کا الٹی میٹم دیا ہے۔ ڈیلروں کی سب سے بڑی شکایت پاکستان کے ڈیلی پرائس میکینزم کے نظام کو لے کر ہے۔ پاکستان میں پٹرول پمپ چلانے والے ڈیلروں اور حکومت کے درمیان تنازعہ بڑھ گیا ہے۔ 'پاکستان پٹرولیم ڈیلرز ایسوسی ایشن' (پی پی ڈی اے) نے حکومت کو اپنے مطالبات پورے کرنے کے لیے 72 گھنٹے کا وقت دیا ہے۔ ڈیلروں نے خبردار کیا ہے کہ اگر ان کے مطالبات نہیں مانے گئے تو 15 اگست کو صبح 6 بجے سے پورے پاکستان میں پٹرول پمپ غیر معینہ مدت کے لیے بند کر دیے جائیں گے۔ مطالبات پورے ہونے تک پٹرول پمپ بند رہنے کی دھمکی دی گئی ہے۔ پی پی ڈی اے کے چیئرمین ملک خدا بخش نے سینئر عہدیداروں کے ساتھ پریس کانفرنس میں کہا کہ موجودہ حالات میں ڈیلروں کے لیے کاروبار چلانا مشکل ہو گیا ہے۔ ملک بھر کے ڈیلروں کی میٹنگ کے بعد ایسوسی ایشن نے پٹرول کی خوردہ فروخت پر اپنا مارجن بڑھا کر 8 فیصد کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کے مطابق ایسوسی ایشن کے 14 ہزار سے زیادہ ارکان اب کارروائی کے لیے دباؤ بنا رہے ہیں۔ پی پی ڈی اے کے چیئرمین نے 7 اگست کو پٹرولیم وزیر علی پرویز ملک کو ڈیلروں کے مسائل سے آگاہ کیا تھا۔ انہوں نے یاد دلایا کہ اس سے قبل بھی ڈیلر ملک بھر میں ہڑتال کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔ اس وقت پٹرولیم وزیر نے ان سے ہڑتال موخر کرنے کو کہا تھا اور یقین دہانی کرائی تھی کہ دو ہفتوں کے اندر ان کے مسائل کا جائزہ لے کر حل نکالا جائے گا۔ ڈیلروں کا کہنا ہے کہ اب تک ان کے مسائل کا حل نہیں نکالا گیا ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے حکومت کو 72 گھنٹے کا الٹی میٹم دیا ہے۔ ڈیلروں کی سب سے بڑی شکایت پاکستان کے ڈیلی پرائس میکینزم کے نظام کو لے کر ہے۔ اس نظام کے تحت پٹرول کی قیمتوں میں بار بار تبدیلی ہوتی ہے۔ پی پی ڈی اے کا کہنا ہے کہ اس کی وجہ سے پٹرول پمپ مالکان کو اپنے پرانے اسٹاک پر نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ڈیلروں کے مطابق اس سے ان کا ورکنگ کیپٹل، یعنی کاروبار چلانے کے لیے دستیاب رقم بھی کم ہو رہی ہے۔ دوسری جانب مہنگائی بڑھنے سے پٹرول پمپ چلانے کے اخراجات بھی بڑھ گئے ہیں۔ بجلی اور گیس کے بل، ملازمین کی تنخواہیں اور دیگر اخراجات کا بوجھ بڑھ گیا ہے۔ موجودہ کمیشن ان اخراجات کو پورا کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ پی پی ڈی اے نے کمپنی الاٹمنٹ پالیسی پر بھی سوال اٹھائے ہیں۔ ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کمیٹی نے اسے امتیازی قرار دیا ہے۔ ڈیلروں کا کہنا ہے کہ یہ پالیسی ان کے کاروباری مفادات کے خلاف ہے۔ ایسوسی ایشن نے حکومت سے اس پالیسی کا فوری جائزہ لینے اور اسے مزید شفاف اور منصفانہ بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ اب حکومت کے سامنے 72 گھنٹوں میں ڈیلروں کے مطالبات پر فیصلہ کرنے کا چیلنج ہے۔ اگر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا تو 15 اگست کی صبح 6 بجے سے پٹرول پمپوں کی غیر معینہ مدت کی ہڑتال شروع ہو سکتی ہے۔

چین کی آسٹریلیا پر تجارتی دباؤ کی نئی حکمت عملی

کینبرا: چین اور آسٹریلیا کے درمیان آئرن اور کی تجارت میں ایک بار پھر کشیدگی کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں، جہاں چینی سرکاری خریدار کی جانب سے آسٹریلیا کی بڑی کان کنی کمپنیوں پر قیمتوں اور تجارتی شرائط کے حوالے سے دباؤ بڑھایا جا رہا ہے۔ تازہ پیش رفت نے اس بحث کو جنم دیا ہے کہ آیا یہ معمول کی تجارتی بات چیت ہے یا بیجنگ کی جانب سے معاشی دباؤ کی منظم حکمت عملی۔ رپورٹس کے مطابق چائنا منرل ریسورسز گروپ نے چینی اسٹیل ملز کو ستمبر سے ریوٹنٹو کے ساتھ بعض آئرن اور شپمنٹس پر مذاکرات روکنے کی ہدایت دی۔ چائنا منرل ریسورسز گروپ چین کی سالانہ آئرن اور درآمدات کے نصف سے زیادہ حصے کے لیے مرکزی خریدار کا کردار ادا کرتا ہے، جس سے اسے عالمی کان کنی کمپنیوں کے ساتھ مذاکرات میں غیر معمولی طاقت حاصل ہو گئی ہے۔ اس سے قبل فورٹسکیو کو بھی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ بی ایچ پی نے کئی ماہ کے مذاکرات کے بعد اپریل میں یوآن میں طے ہونے والے چینی پورٹ سائیڈ انڈیکس کو قبول کیا۔ ہینکاک پراسپیکٹنگ نے بھی مبینہ طور پر چائنا منرل ریسورسز گروپ کو چین میں رائے ہل آئرن اور فروخت کرنے کے خصوصی حقوق دیے۔

بی ایل اے پاکستان کے یوم آزادی کو یوم سیاہ کے طور پر منائے گی
بلوچستان بھر میں احتجاجی مظاہرے منعقد کئے جائیں گے

بلوچستان: بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) نے 14 اگست کو پاکستان کے یوم آزادی کو یوم سیاہ کے طور پر منانے کا مطالبہ کرتے ہوئے بلوچستان بھر کے لوگوں پر زور دیا ہے کہ وہ ریاستی جبر اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف احتجاج کریں۔ بی ایل اے نے یوم آزادی کی تقریبات کو مسترد کر دیا ہے اور لوگوں سے کہا ہے کہ وہ سیاہ پرچم لہرائیں، بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھیں اور صوبے بھر میں ریلیاں اور مظاہرے کریں۔ یہ کال پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) میں ایک الگ احتجاجی مہم کے درمیان آئی ہے، جہاں مشترکہ عوامی ایکشن کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ 13 اور 14 اگست کو "یوم سیاہ" کے طور پر منایا جائے گا اور دنیا بھر کے کشمیریوں پر زور دیا ہے کہ وہ پاکستانی سیکورٹی فورسز کے مظالم کے خلاف مظاہرے کریں۔ بلوچستان اور پی او کے میں متوازی نقل و حرکت اس وقت سامنے آئی ہے جب پاکستانی حکام نے 14 اگست سے پہلے سیکورٹی سخت کر دی ہے، بلوچستان کے کچھ حصوں میں پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں اور سیکورٹی فورسز کو یوم آزادی کی تقریبات میں ممکنہ خلل کے پیش نظر الرٹ پر رکھا گیا ہے۔ علیحدگی پسند گروپ نے 14 اگست کو تسلی کی علامت کے طور پر نمایاں کیا ہے اور اس کی مخالفت کو صوبے میں پاکستان کی پالیسیوں اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے الزامات سے جوڑ دیا ہے۔ پاکستانی ریاست اور فوج کے خلاف ریلیوں اور مظاہروں پر بھی زور دیا گیا ہے۔ بی ایل اے کی کال کا مقصد پاکستان کے یوم آزادی سے وابستہ علامت کو مسترد کرنا اور 14 اگست کو بلوچستان پر اسلام آباد کے کنٹرول کے خلاف اپنی دیرینہ شکایات کو اجاگر کرنے کے لیے استعمال کرنا ہے۔ اس کے علاوہ، پی او کے میں مشترکہ عوامی ایکشن کمیٹی نے پاکستان کے یوم آزادی سے قبل احتجاج کے ایک نئے دور کا اعلان کیا ہے۔ گروپ نے 13 اور 14 اگست دونوں کو "یوم سیاہ" کے طور پر نامزد کیا ہے، جس میں 13 اگست کو پاکستانی ریاست اور پاکستانی فوج کے خلاف باقاعدہ احتجاج کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ 14 اگست کو مزید مظاہرے دیکھنے کو ملیں گے جو اس بات کو اجاگر کریں گے کہ کمیٹی پی او کے میں مسلسل جبر کے طور پر بیان کرتی ہے۔ جے اے اے سی رہنما عمر نذیر کشمیری نے خطے سے باہر رہنے والے کشمیریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ 13 اگست کو ریلیاں نکالیں اور اس بات کو اجاگر کریں کہ یہ گروپ پی او کے میں پاکستانی حکام کی طرف سے طاقت کے استعمال اور جبر کے بارے میں کیا بیان کرتا ہے۔

تائیوان نے انڈونیشیا کے ساتھ

بحریہ کی مشق کے چین کے منصوبے کی مذمت کی

تائی پے: تائیوان نے اس ماہ جمہوری جزیرے کے مشرقی ساحل پر انڈونیشیا کے ساتھ بحریہ کی مشق کرنے کے چین کے منصوبے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بیجنگ یہ "غلط تاثر" پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ اس کا علاقے پر دائرہ اختیار ہے۔ چین کا دعویٰ ہے کہ تائیوان اس کی سرزمین کا حصہ ہے اور اصرار کرتا ہے کہ جزیرے کے اردگرد کے پانیوں پر اس کا اختیار ہے، جسے تائی پے مسترد کرتا ہے۔ چین کی وزارت دفاع نے منگل کو کہا کہ اس کا ایک جنگی جہاز اور ایک انڈونیشین فریگیٹ اگست کے وسط میں تائیوان کے مشرق میں دونوں بحری افواج کی مشترکہ آپریشنل صلاحیتوں کو بڑھانے اور مشترکہ طور پر علاقائی امن و استحکام کی حفاظت" کے لیے" پاس مشق" کرے گا۔ تائیوان کی اعلیٰ چین پالیسی باڈی نے منگل کے آخر میں جوابی حملہ کرتے ہوئے کہا کہ اس نے چینی کمیونسٹ پارٹی کا حوالہ دیتے ہوئے سی سی پی فوجی اشتعال انگیزی کی شدید مذمت کی"۔ مین لینڈ افیئرز کونسل نے ایک بیان میں کہا، یہ اقدام درحقیقت ہے جس کا مقصد بین الاقوامی برادری کے لیے یہ غلط تاثر پیدا کرنا ہے کہ تائیوان کے مشرق میں پانیوں پر سی سی پی کا دائرہ اختیار ہے اور یہ ہماری قومی خودمختاری اور سمندری حقوق اور مفادات کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ انڈونیشیا کی فوج نے فوری طور پر اے ایف پی کی جانب سے تبصرہ کرنے کی درخواست کا جواب نہیں دیا۔ چین کا یہ اعلان اس وقت سامنے آیا جب تائیوان سال کی اپنی سب سے بڑی فوجی مشقیں کر رہا ہے، جس کا مقصد اپنی آبادی کو ممکنہ چینی حملے کے لیے تیار کرنا ہے۔ بیجنگ اپنی خودمختاری کا دعویٰ کرنے کے لیے تقریباً روزانہ کی بنیاد پر تائیوان کے اردگرد جنگی جہاز، لڑاکا طیارے اور کوسٹ گارڈ کے جہاز تعینات کرتا ہے۔ جون میں، چینی بحری جہازوں نے تائیوان کے مشرقی ساحل کے قریب مغربی بحرالکاہل کے ایک علاقے میں گشت کرنا شروع کیا، جسے تائی پے نے اشتعال انگیز اور بھیس میں توسیع پسندی" قرار دیا۔ اس آپریشن کے دوران، چائنا کوسٹ گارڈ نے پہلی بار اپنے عملے اور منزل کے بارے میں معلومات کے لیے تائیوان سے گزرنے والے کارگو جہازوں کو ریڈیو کیا۔ اس کے بعد پچھلے ہفتے چین کی گوانگ ڈونگ میری ٹائم سیفٹی ایڈمنسٹریشن نے آبنائے تائیوان کیلئے ٹریفک کنٹرول کے اقدامات کا اعلان کیا تھا کیونکہ ٹائیفون ڈولفن خطے کی طرف لپکا تھا۔ 5 اگست کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ جنوب سے حساس آبی گزرگاہ میں داخل ہونے والے بحری جہازوں کو ٹریفک کنٹرول کے ضوابط کی سختی سے تعمیل کرنے، محفوظ پانیوں میں پناہ لینے اور حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے سائٹ پر موجود میری ٹائم حکام کی ہدایات پر عمل کرنے کی ضرورت ہوگی۔

سرحد کی بندش کے باعث پاکستان اور افغانستان کی تجارت کو بھاری نقصان

افغان اور پاکستانی تاجروں کا کہنا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان جاری کشیدگی اور اہم تجارتی گزرگاہوں کی بندش سے تجارت میں خلل پڑ رہا ہے

کابل؍اسلام آباد: افغان اور پاکستانی تاجروں کا کہنا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان جاری کشیدگی اور اہم تجارتی گزرگاہوں کی بندش سے تجارت میں خلل پڑ رہا ہے اور دونوں طرف سے کاروبار کو نقصان پہنچ رہا ہے، مرکزی راستوں کو دوبارہ کھولنے کے لیے ابھی تک کوئی پختہ معاہدہ نہیں ہو سکا ہے۔ افغانستان پاکستان جوائنٹ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے پاکستان سیکشن کے سربراہ جنید اسماعیل نے کہا کہ تاجر تجارتی اور ٹرانزٹ روٹس کو دوبارہ کھولنے پر پاکستانی حکام کے ساتھ بات چیت جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اسماعیل نے کہا کہ "اب کچھ نشانیاں ہیں کہ ٹرانزٹ روٹس دوبارہ کھولے جا سکتے ہیں۔ اسماعیلنے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ تجارت معمول کے مطابق دوبارہ شروع ہونے سے پہلے مزید کام کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور طالبان حکام کے درمیان سیاسی اور سیکورٹی تنازعات، جو کہ وسیع تر علاقائی عدم استحکام اور ایران کے تنازعات سے منسلک رکاوٹوں کی وجہ سے ہیں، نے تجارت اور راہداری کو مزید مشکل بنا دیا ہے۔ اسماعیل نے کہا، "تجارتی راستوں کی بندش سے کسی بھی ملک کو فائدہ نہیں"، انہوں نے خبردار کیا کہ اس رکاوٹ سے کاروبار، کارکنوں اور دونوں معیشتوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے پڑوسی ملک سے آنے والی اشیا کے بارے میں عوامی رویوں میں بگاڑ پر بھی تنقید کی اور کہا کہ پاکستانی مصنوعات افغانستان میں کم مقبول ہو گئی ہیں جس کو انہوں نے منفی پیغام رسانی قرار دیا۔ "ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔ مشترکہ چیمبر کے افغانستان سیکشن کے سربراہ خان جان الکوزے نے کہا کہ دونوں حکومتوں کے درمیان کراسنگ کو دوبارہ کھولنے کی جانب کوئی خاص نئی پیش رفت نہیں ہوئی ہے، حالانکہ کاروباری رہنما اس کے حل کے لیے دباؤ ڈالتے رہے۔ الکوزے نے کہا کہ افغان تاجروں نے بندش کے معاشی نتائج کے بارے میں طالبان حکام کے ساتھ بار بار ملاقاتیں کیں۔ آلوکوزے نے کہا، ہم نے ان سے کہا کہ یہ پابندی دونوں اطراف کے لیے نقصان دہ ہے اور اس کے لیے سہولیات پیدا کی جانی چاہییں۔ الوکوزے کے مطابق طالبان حکام نے تاجروں کو بتایا ہے کہ پاکستان نے بار بار سرحدی گزرگاہوں کو سیاسی دباؤ کے ایک آلے کے طور پر استعمال کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کابل راستوں کو مکمل طور پر دوبارہ کھولنے پر رضامندی سے قبل پاکستان سے ضمانتیں چاہتا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان طورخم اور اسپن بولدک سمیت اہم کراسنگ بار بار منقطع یا بند کی جاتی رہی ہیں۔ بندش سے تجارتی گاڑیاں پھنسے ہیں، سپلائی چین میں خلل پڑا ہے اور سرحد کے ساتھ ساتھ کام کرنے والے کاروباروں کی آمدنی میں کمی آئی ہے۔ پاکستان سے حالیہ رپورٹنگ نے طورخم کے آس پاس کی کمیونٹیز پر اثرات کو اجاگر کیا ہے، جہاں طویل سرحدی پابندیوں نے مقامی کاروبار اور روزگار کو شدید متاثر کیا ہے۔ افغانستان کے تاجروں نے تیزی سے ایران اور دیگر علاقائی راہداریوں کے ذریعے متبادل راستے تلاش کیے ہیں۔ لیکن ان راستوں کو وسیع علاقائی عدم استحکام کی وجہ سے بھی رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

تائیوان نے کشتی کے دفاعی حدود سے گزرنے کے بعد دو چینی شہریوں کو گرفتار کرلیا

تائی پے: سرزمین چین سے تعلق رکھنے والے دو افراد کو تائیوان میں غیر قانونی طور پر چڑھنے والی کشتی کے ذریعے اترنے کے چھ دن بعد گرفتار کیا گیا، جس سے اس کی سب سے بڑی سالانہ فوجی مشق کے دوران جزیرے کی ساحلی سلامتی پر تازہ تشویش پیدا ہوئی۔ واقعے کے وقت نے جانچ پڑتال کی ہے۔ یہ دونوں افراد 5 اگست کو شروع ہونے والی 10 روزہ ہان کوانگ مشق سے ٹھیک پہلے پہنچے تھے اور گرفتار ہونے سے پہلے تقریباً ایک ہفتہ تک فرار رہے۔ یہ معاملہ پیر کے روز اس وقت سامنے آیا جب ایک اینگلر نے 24 جولائی کو جزیرے کے سیاسی مرکز سے تقریباً 20 کلومیٹر (12 میل) کے فاصلے پر تائی پے کی بندرگاہ کے قریب بالی بیچ پر ایک لاوارث کشتی کی تلاش کی اطلاع دی۔ ماہی گیر کی سوشل میڈیا پوسٹس کے مطابق، کشتی ساحل سمندر پر دو دن تک رہی اس سے پہلے کہ اس نے پولیس کو آگاہ کیا، اس سوال پر کہ آیا تائیوان کا ساحلی نگرانی کا نظام لینڈنگ کا پتہ لگانے میں ناکام رہا ہے۔ تائیوان کی کوسٹ گارڈ ایڈمنسٹریشن (سی جی اے) نے منگل کو اس کیس کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ اس نے رپورٹ ملنے کے بعد فوری طور پر تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔ اس نے 30 جولائی کو تاؤیوان کے ایک پارک میں دو مشتبہ افراد کو گرفتار کرنے سے پہلے ساحلی نگرانی کی فوٹیج اور سمندری نگرانی کے ڈیٹا کا جائزہ لیا۔ بعد میں انہیں تائیوان شیلن ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹرز کے دفتر میں منتقل کر دیا گیا، جس نے انہیں مزید تفتیش تک زیر التواء غیر مواصلاتی طور پر حراست میں لینے کا حکم دیا۔ استغاثہ نے کہا کہ جوڑے، جن کی شناخت ان کے کنیتوں لوان اور یو سے ہوئی، پر شبہ ہے کہ انہوں نے بغیر اجازت تائیوان میں داخل ہو کر امیگریشن ایکٹ اور کراس سٹریٹ ایکٹ کی خلاف ورزی کی۔ تفتیش کاروں کے مطابق، ان افراد نے دعویٰ کیا کہ وہ فجیان صوبے سے ماہی گیری کے سفر پر نکلے تھے اور سمندر میں راستہ کھونے کے بعد غلطی سے تائیوان چلے گئے۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ اترنے کے بعد شہری علاقوں میں گھوم چکے تھے اور گرفتاری تک باہر ہی سوتے تھے۔ تاہم، تفتیش کاروں نے اس اکاؤنٹ پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ یہ جوڑا اس بات کی وضاحت نہیں کر سکتا کہ وہ تائی پے کی بندرگاہ تک کیسے گئے تھے۔ وہ یہ بتانے سے بھی قاصر تھے کہ وہ مین لینڈ چینی موبائل فونز کے علاوہ تائیوان کے نئے ڈالر کیوں لے کر جا رہے تھے۔ حکام اس بات کی بھی تفتیش کر رہے ہیں کہ آیا کوئی تیسرا شخص تائیوان میں داخل ہوا ہے، کیونکہ کشتی میں تین لائف جیکٹس پائی گئیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماٰخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بارپنکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

یوم آزادی: جشن بھی، احتساب بھی۔۔

15 / اگست 2026 کو ہم اپنی آزادی کی 79 ویں سالگرہ منائیں گے۔ یہ جشن کا موقع بھی ہے اور احتساب کا بھی۔ آزادی کی خوشی منانا ہمارا حق ہے، لیکن آزادی کے 79 برسوں کا حساب کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ 1947ء میں جن لوگوں نے ایک آزاد ہندوستان کا خواب دیکھا تھا، ان کا خواب کہاں تک پورا ہوا؟ ملک نے کیا پایا، کیا کھویا اور آج ہم کس سمت میں جارہے ہیں؟ یہ جائزہ تعصب کے ساتھ نہیں بلکہ کھلی آنکھوں سے ہونا چاہیے۔ انصاف کا تقاضا ہے کہ ہم ملک کی کامیابیوں کا بھی اعتراف کریں۔ ہندوستان کی معیشت کئی گنا بڑھی، سائنس و ٹیکنالوجی میں ترقی ہوئی، خلائی پروگرام نے دنیا میں مقام بنایا، بنیادی ڈھانچہ پھیلا، غربت میں معمولی کمی آئی اور ہندوستان آج دنیا کی بڑی معیشتوں میں شمار ہوتا ہے۔

عبدالغفار صدیقی

15 / اگست 2026 کو ہم اپنی آزادی کی 79 ویں سالگرہ منائیں گے۔ یہ جشن کا موقع بھی ہے اور احتساب کا بھی۔ آزادی کی خوشی منانا ہمارا حق ہے، لیکن آزادی کے 79 برسوں کا حساب کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ 1947ء میں جن لوگوں نے ایک آزاد ہندوستان کا خواب دیکھا تھا، ان کا خواب کہاں تک پورا ہوا؟ ملک نے کیا پایا، کیا کھویا اور آج ہم کس سمت میں جارہے ہیں؟ یہ جائزہ تعصب کے ساتھ نہیں بلکہ کھلی آنکھوں سے ہونا چاہیے۔ انصاف کا تقاضا ہے کہ ہم ملک کی کامیابیوں کا بھی اعتراف کریں۔ ہندوستان کی معیشت کئی گنا بڑھی، سائنس و ٹیکنالوجی میں ترقی ہوئی، خلائی پروگرام نے دنیا میں مقام بنایا، بنیادی ڈھانچہ پھیلا، غربت میں معمولی کمی آئی اور ہندوستان آج دنیا کی بڑی معیشتوں میں شمار ہوتا ہے۔ عالمی بینک کے مطابق 2000ء کے بعد ہندوستان کی معیشت حقیقی معنوں میں تقریباً چار گنا ہوئی اور فی کس آمدنی تقریباً تین گنا بڑھی ہے۔ لیکن ملک کی ترقی کا اصل پیمانہ صرف جی ڈی پی، بڑی عمارتیں، ایکسپریس وے اور خلائی کامیابیاں نہیں ہوتیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ اس ترقی کا عام آدمی کی زندگی پر کیا اثر پڑا؟ کیا غریب کا بچہ اچھی تعلیم حاصل کرسکتا ہے؟ کیا نوجوان کو باعزت روزگار ملتا ہے؟ کیا بیمار آدمی مناسب علاج کرا سکتا ہے؟ کیا کسان اپنی محنت کا مناسب معاوضہ حاصل کرتا ہے؟ کیا ہر شہری اپنے مذہب، زبان اور شناخت کے ساتھ محفوظ محسوس کرتا ہے؟ اور سب سے بڑھ کر، کیا ہندوستان کا آئین اور جمہوری ادارے ہر شہری کو یکساں تحفظ فراہم کررہے ہیں؟

آزادی کے وقت خواب تھا کہ ہندوستان کا ہر بچہ تعلیم حاصل کرے گا۔ غریب اور امیر کے بچوں کے لیے کم از کم بنیادی تعلیم کے مواقع برابر ہوں گے۔ آج ملک میں تقریباً 14.7 لاکھ اسکول ہیں اور ان میں تقریباً 10.1 لاکھ سرکاری اسکول ہیں۔ لیکن آبادی میں اضافہ کے باوجود سرکاری اسکولوں کی تعداد مسلسل کم ہوئی ہے۔ 2019-20 میں سرکاری اسکولوں کی تعداد 10.32 لاکھ سے زیادہ تھی جو 2024-25 میں گھٹ کر تقریباً 10.13 لاکھ رہ گئی۔ حالیہ سرکاری اعداد وشمار یہ بھی بتاتے ہیں کہ صرف ایک سال میں سرکاری ابتدائی اسکولوں کی تعداد تقریباً 10 ہزار کم ہوئی۔ تعلیم کے میدان میں ایک اور سوال گزشتہ چند برسوں نے پیدا کیا ہے۔ نیٹ اور دوسرے مسابقتی امتحانات کے تنازعات، پیپر لیک، امتحانات کی منسوخی، نتائج کے بارے میں شکایات اور طلبہ کے احتجاج نے نوجوانوں کے اعتماد کو متاثر کیا۔ جس ملک کا نوجوان اپنی محنت، تعلیم اور امتحان کے ذریعے مستقبل بنانے کا خواب دیکھتا ہے، وہاں امتحانی نظام ہی مشکوک یا غیر یقینی بن جائے تو اس سے بڑا المیہ کیا ہوگا؟ حالیہ برسوں میں NEET-UG سے متعلق تنازعات نے سپریم کورٹ تک کو مداخلت کرنا پڑی۔ نوجوانوں کی سڑکوں پر احتجاجی آواز اس بات کی علامت ہے کہ صرف امتحان منعقد کردینا کافی نہیں، نظام پر اعتماد بھی ضروری ہے۔ آزادی کے وقت ہندوستان کے نوجوان سے وعدہ تھا کہ آزاد ملک میں اس کے لیے مواقع کے دروازے کھلیں گے۔ آج ہندوستان دنیا کی تیزی سے بڑھتی ہوئی معیشتوں میں شامل ہے، لیکن نوجوانوں کے روزگار کا مسئلہ اب بھی بڑا چیلنج ہے۔ تعلیم یافتہ نوجوانوں اور خاص طور پر نوجوان خواتین کے لیے مناسب اور باعزت روزگار کا مسئلہ باقی ہے۔ خود عالمی مالیاتی ادارے اور ریٹنگ ایجنسیاں ہندوستان کی ترقی کے ساتھ نوجوانوں کے روزگار کو ایک اہم ساختی چیلنج قرار دیتی رہی ہیں۔

آزادی کے بعد ہندوستان نے طبی میدان میں بھی غیر معمولی ترقی کی ہے۔ بڑے اسپتال بنے، طبی تعلیم کے اداروں میں اضافہ ہوا،

ویکسین اور ادویات کے میدان میں ملک نے اہم کامیابیاں حاصل کیں۔ لیکن غریب آدمی کے لیے معیاری علاج اب بھی ایک مشکل سوال ہے۔ بڑے سرکاری اسپتالوں میں مریضوں کا غیر معمولی دباؤ، ماہر ڈاکٹروں اور تشخیصی سہولتوں کے لیے انتظار، اور دوسری طرف نجی اسپتالوں کے بھاری اخراجات، عام شہری کو پریشان کرتے ہیں۔ سرکاری صحت اسکیموں نے بہت سے خاندانوں کو فائدہ پہنچایا ہے، لیکن صحت کے شعبے میں بنیادی سہولتوں کی غیر مساوی دستیابی اب بھی ایک حقیقت ہے۔ یعنی ملک نے اسپتال تو بنائے، لیکن ابھی ایسا نظام نہیں بنا سکا جس میں غریب آدمی بیماری کو مالی تباہی کا سبب نہ سمجھے۔

2025 کے عالمی بھوک اشاریے میں ہندوستان 123 ممالک میں 102 ویں مقام پر تھا اور اس کی غذائی صورت حال کو "سنگین" قرار دیا گیا۔ یعنی ہمارے پاس اناج کے ذخائر بھی ہیں، راشن کی اسکیمیں بھی ہیں، معاشی ترقی بھی ہے، لیکن غذائیت کا مسئلہ اب بھی لاکھوں خاندانوں اور خاص طور پر بچوں کو متاثر کررہا ہے۔

جشن آزادی کے اس موقع پر یہ سوال پوچھنا غلط نہیں کہ اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کے اندر عدم تحفظ کا احساس کیوں بڑھ رہا ہے؟ مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز تقاریر، ماب لنچنگ، گائے اور گوشت کے نام پر تشدد، کاروباری بائیکاٹ کی اپیلیں، مذہبی مقامات کے تنازعات اور بعض علاقوں میں مسلمانوں کی املاک پر انہدامی کارروائیاں، یہ سب واقعات گزشتہ برسوں میں بار بار سامنے آئے ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیموں نے بھی مسلمانوں کے خلاف تشدد اور نفرت انگیز واقعات کی متعدد مثالیں دستاویزی شکل میں پیش کی ہیں۔ آزادی کا مطلب یہ تھا کہ مسلمان اپنی مسجد میں اطمینان سے نماز پڑھ سکے گا، اذان دے سکے گا اور اپنی عبادت گاہ کو محفوظ سمجھ سکے گا۔ 1991ء میں پارلیمنٹ نے Places of Worship Act کے ذریعے 15 اگست 1947ء کو عبادت گاہوں کی جو مذہبی حیثیت تھی، اسے برقرار رکھنے کا اصول مقرر کیا تھا۔ اس کے باوجود گزشتہ برسوں میں متعدد مساجد، مزارات اور مسلم مذہبی مقامات مختلف تنازعات اور انہدامی کارروائیوں کی زد میں آئے۔ یہاں تک کہ دو رکعت نماز بھی زد میں، سڑک تو چھوڑیے آپ کسی سرکاری دفتر، سرکاری اسکول میں نماز نہیں پڑھ سکتے۔ جب کہ اس سے کسی کا کوئی مالی یا جانی نقصان نہیں ہوتا۔

ماب لنچنگ نے ہندوستانی معاشرے کے ضمیر کو جھنجھوڑ دینا چاہیے تھا۔ محمد اخلاق، پہلو خان، جنید اور تبریز انصاری جیسے نام اس تلخ دور کی علامت بن گئے۔ کسی شہری کو محض شبہ کی بنیاد پر ہجوم کے ہاتھوں قتل کردینا قانون کی حکمرانی کی نفی ہے۔ اسی طرح بلڈوزر کے ذریعے سزا دینے کا تصور بھی جمہوری اصولوں سے متصادم ہے۔ اگر مکان غیر قانونی ہے تو قانون کے مطابق کارروائی ہونی چاہیے، لیکن کسی شخص کے خلاف الزام ثابت ہونے سے پہلے اس کے گھر کو سزا دینا انصاف نہیں۔ سپریم کورٹ نے نومبر 2024ء میں اسی اصول کو واضح کرتے ہوئے انہدامی کارروائی کے لیے باقاعدہ قانونی طریقہ کار اور پیشگی نوٹس وغیرہ کی ضرورت بیان کی تھی۔ گوشت کی دکان ہو، لباس ہو، داڑھی ہو، حجاب ہو یا نماز ریاست کا کام کسی ایک طبقے کے مذہبی مزاج کو دوسرے شہریوں پر مسلط کرنا نہیں بلکہ قانون کے دائرے میں سب کے حقوق کی حفاظت کرنا ہے۔ آزادی اور جمہوریت کا سب سے بنیادی حق ووٹ کا حق ہے۔ اگر شہری کا نام ہی ووٹر لسٹ سے غائب ہوجائے تو اس کی سیاسی آزادی کہاں رہ جاتی ہے؟ 2026ء میں ووٹر لسٹوں کی Special Intensive Revision یعنی SIR کے معاملے نے اسی لیے شدید تشویش پیدا کی ہے۔ مغربی بنگال میں ناموں کے حذف ہونے کے بعد اپیلوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی اور حالیہ سماعت میں سپریم کورٹ نے انتخابی کمیشن سے اپیلوں کے فیصلوں سے متعلق تفصیلات طلب کیں۔ عدالت کے سامنے تقریباً 34 لاکھ زیر التوا اپیلوں کا مسئلہ بھی آیا۔ الیکشن کمیشن صرف ایک ادارہ نہیں؛ جمہوریت کا محافظ ہے۔ اس پر عوام کا اعتماد برقرار رہنا ضروری ہے۔ اگر شہریوں کو یہ شبہ ہونے لگے کہ ووٹر لسٹ، انتخابی عمل یا انتخابی ادارہ غیر جانب دار نہیں رہا تو جمہوریت کی بنیاد کمزور ہوتی ہے۔ جمہوریت صرف پارلیمنٹ اور انتخابات کا نام نہیں۔ آزاد عدلیہ، آزاد میڈیا، مضبوط الیکشن کمیشن، پارلیمانی نگرانی، آزاد سول سوسائٹی اور اختلاف رائے کی آزادی، سب مل کر جمہوریت بناتے ہیں۔ میڈیا کا کردار اس میں سب سے اہم ہے۔ ایک زمانے میں صحافت حکومت سے سوال کرنے کا نام تھی۔ آج ہندوستانی میڈیا کا ایک حصہ حکومت سے سخت سوال کرنے کے بجائے حکومت کی ترجمانی کرتا دکھائی دیتا ہے۔ اسی لیے "گودی میڈیا" جیسی اصطلاح عوامی گفتگو کا حصہ بنی ہے۔ Reporters Without Borders کے 2026ء کے عالمی پریس فریڈم انڈیکس میں ہندوستان 180 ممالک میں 157 ویں مقام پر ہے، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں مزید چھ درجے نیچے ہے۔ جب میڈیا کمزور ہوتا ہے تو حکومت کی غلطیاں چھپ جاتی ہیں، اپوزیشن کی آواز دب جاتی ہے اور عام آدمی کے مسائل ٹیلی ویژن کے شور میں گم ہوجاتے ہیں۔

آزادی کا مطلب یہ نہیں کہ صرف غیر ملکی حکومت نہ ہو۔ آزادی کا مطلب یہ ہے کہ شہری ریاست سے نہ ڈرے۔ اسے اپنے مذہب، زبان، لباس، کھانے، روزگار اور سیاسی رائے کے سبب خوف محسوس نہ ہو۔ اسے یقین ہو کہ پولیس اس کی حفاظت کرے گی، عدالت اسے انصاف دے گی، الیکشن کمیشن اس کے ووٹ کی حفاظت کرے گا، میڈیا اس کی آواز اٹھائے گا اور حکومت اس کے ساتھ مذہب کی بنیاد پر امتیاز نہیں کرے گی۔ یہی وہ مقام ہے جہاں 15 اگست محض جشن نہیں رہتا، احتساب کا دن بن جاتا ہے۔ آج ہمیں کسی ایک حکومت، جماعت یا طبقے سے نفرت کی نہیں بلکہ آئین اور جمہوریت کی بالادستی کی ضرورت ہے۔ حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں، لیکن جمہوری ادارے باقی رہنے چاہئیں۔ آج اگر کسی مسلمان کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے تو ہندو کو بھی اس کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے، اور کل اگر کسی ہندو کے ساتھ ناانصافی ہو تو مسلمان کو بھی اسی قوت سے آواز اٹھانی چاہیے۔ کیونکہ انصاف مذہب نہیں دیکھتا۔ آزادی کے مجاہدین نے جس ہندوستان کے لیے جانیں دیں، وہ کسی ایک مذہب کا ہندوستان نہیں تھا۔ اس ہندوستان میں مسلمان بھی برابر کا شہری تھا، ہندو بھی، سکھ بھی، عیسائی بھی اور ہر وہ شخص بھی جو اس سرزمین کو اپنا وطن سمجھتا ہے۔ آج اگر آزادی کے 79 برس بعد ہندوستان کا مسلمان یہ محسوس کرنے لگے کہ اس کی وفاداری مشکوک ہے، اس کا ووٹ مشکوک ہے، اس کا کاروبار مشکوک ہے، اس کی مسجد مشکوک ہے، اس کی غذا مشکوک ہے اور اس کی شہریت بھی سوال کے دائرے میں آسکتی ہے تو ہمیں رک کر سوچنا ہوگا کہ ہم آزادی کے اصل خواب سے کتنی دور آ گئے ہیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۱۳/اگست-۲۰۲۶

سی بی آئی، کیا مودی خوفزدہ ہیں؟

سنٹرل بیورو آف انوسٹیگیشن (سی بی آئی) ملک کا ایک ایسا باوقار ادارہ رہا ہے جس کی تحقیقات سے بڑے بڑے لوگ خوفزدہ رہا کرتے تھے۔ سی بی آئی کے کام کرنے کا انداز یکسر مختلف ہوا کرتا تھا اور اس کے آگے مرکزی اور ریاستی حکومتیں بے بس رہا کرتی تھیں اور یہ ایجنسی آزادانہ طور پر کام انجام دینے میں شہرت رکھتی تھی۔ حالانکہ یہ وزارت داخلہ کے تحت کام کرتی ہے لیکن اس کے کام کاج میں اگر سرکاری مداخلت نہ ہو تو خود حکومتیں بھی اس سے خائف رہا کرتی تھیں۔ تاہم اب گذشتہ کچھ عرصہ سے جو حالات پیدا کردئے گئے ہیں ایسا لگتا ہے کہ حکومت نہیں چاہتی کہ سی بی آئی آزادانہ طور پر کام کرے اور اس رخ سے تحقیقات کی جائیں جس طرح سے تحقیقات کی امید ظاہر کی جا رہی تھی۔ کچھ معاملات میں ایسا لگتا ہے کہ حکومت یا پھر کانگریس کے الزام کے مطابق خود وزیر اعظم نریندر مودی سی بی آئی کی تحقیقات سے خائف ہیں۔ یہ کہا جارہا ہے کہ سی بی آئی نے رافیل معاملت میں تحقیقات کا کام شروع کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور اس سلسلہ میں کچھ پہل بھی ہوئی تھی لیکن ان تحقیقات سے حکومت اور مودی خوفزدہ ہیں اسی لئے سی بی آئی کو ہی نشانہ بنایا جارہا ہے۔ اس کے ڈائرکٹر کو اچانک ہی غیر مروجہ طریقہ سے عہدہ سے راتوں رات ہٹا دیا گیا۔ سپریم کورٹ نے ڈائرکٹر کو بحال کیا تو پھر باضابطہ کمیٹی کی جانب سے فیصلہ کرتے ہوئے انہیں ہٹا دیا گیا جبکہ ان کی سبکدوشی کیلئے صرف 21 دن کا وقت باقی تھا۔ اس طرح چند دن بھی حکومت نے انہیں اس عہدہ پر برداشت کرنا گوارہ نہیں کیا حالانکہ اسی حکومت نے انہیں اس عہدہ پر متعین کیا تھا۔ جس طرح سے حکومت نے ڈائرکٹر کے عہدہ سے آلوک ورما کو ہٹایا ہے اور جس طرح کی جلد بازی دکھائی گئی ہے اس سے یہ شکوک تقویت پاتے ہیں کہ حکومت کسی مخصوص معاملہ میں تحقیقات سے بچنا چاہتی ہے اور وہ تحقیقاتی عمل سے خوفزدہ ہے۔ کانگریس پارٹی اور اس کے صدر راہول گاندھی مسلسل یہ الزام عائد کررہے ہیں کہ رافیل معاملت میں بے قاعدگیاں ہوئی ہیں اور سی بی آئی اس میں تحقیقات کرنا چاہتی تھی جس سے وزیر اعظم خوفزدہ ہیں۔ گذشتہ کچھ عرصہ کے دوران اندرونی طور پر اس تحقیقاتی ایجنسی میں جو حالات پیدا ہوئے ہیں ان کی وجہ سے ایجنسی کا وقار متاثر ہوا ہے۔ اس کا امیج داؤ پر لگ گیا ہے اور یہ شبہات تقویت پاتے جارہے ہیں کہ ایجنسی کے کام کاج میں سرکاری مداخلت بڑھ گئی ہے اور جہاں سرکاری مداخلت کو قبول نہیں کیا جارہا ہے وہاں حکومت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے عہدیداروں کے تبادلے کر رہی ہے یا پھر انہیں عہدوں سے ہٹایا جارہا ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کا الزام ہے کہ سی بی آئی میں حکومت اس کی مرضی سے کام کرنے والے اور اس کے اشاروں پر ناچنے والے عہدیداروں کو متعین کررہی ہے اور ایسے عہدیداروں کو برداشت کرنے حکومت تیار نہیں ہے جو سرکاری مداخلت کو قبول کئے بغیر اپنے عہدہ کے تقاضوں کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کی تکمیل کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے الزامات بھی ایجنسی کے وقار کیلئے اچھی علامت نہیں ہیں۔ ترنمول کانگریس کی سربراہ ممتا بنرجی نے یہ الزام بھی عائد کیا ہے کہ حکومت نے سی بی آئی کو اپنی ہدایت پر چلنے والی ایجنسی بنا کر رکھ دیا ہے اور حکومت کی مداخلت کی وجہ سے ایجنسی کا کام کاج بری طرح متاثر ہوا ہے۔ جس طرح سے گذشتہ دنوں ایجنسی نے اپنے ہی عہدیدار کے خلاف مقدمہ درج کیا تھا اس کے بعد اچانک ہی ڈائرکٹر کو راتوں رات عہدہ سے ہٹایا جانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ سارے معاملہ میں کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہے۔ ماضی میں بھی یہ الزامات عائد کئے جاتے رہے ہیں کہ مرکزی حکومتوں نے سی بی آئی کو اپنے مفادات کی تکمیل کیلئے اور اپنے سیاسی مخالفین کو ہراساں کرنے کیلئے استعمال کیا ہے۔ کئی موقعوں سی بی آئی کی کارروائیاں ایسے موقعوں پر ہوئی ہیں جب کسی ریاست میں یا ملک میں انتخابات قریب ہوا کرتے ہیں۔ ان کارروائیوں میں حکومتوں نے اپنے مخالفین کو نشانہ بنایا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت سی بی آئی کے معاملات میں مداخلت کا سلسلہ ترک کرے۔ اس تعلق سے جو شکوک پیدا ہو رہے ہیں انہیں دور کیا جائے اور ملک کے اس اہم اور باوقار ایجنسی کے امیج اور وقار کو مزید متاثر ہونے سے بچانے اقدامات کئے جائیں۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

اخلاص، اختصاص اور جوہر ذاتی کامیاب زندگی کے بنیادی اصول

حضرت مولانا سالم صاحب منصور پوری نے مدرسہ قادریہ مسروالا، ہماچل پردیش میں طلبہ و اساتذہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مدارسِ دینیہ کی اہمیت، طلبہ کی ذمہ داری اور موجودہ دور کے تعلیمی تقاضوں پر فکر انگیز گفتگو فرمائی۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ مدرسہ ان پُرفضا وادیوں میں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے، جس کی بنیاد مردِ درویش حضرت مولانا علی میاں ندویؒ نے رکھی۔ یہاں تعلیم و تربیت حاصل کرنا طلبہ کے لیے بڑی سعادت ہے، تاہم اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے انہیں علم، اخلاق، محنت اور خدمتِ امت کے لیے خود کو تیار کرنا چاہیے۔

حضرت مولانا نے طلبہ کو عربی و اردو زبانوں میں مہارت، مسلسل مطالعہ، کسی ایک علمی میدان میں اختصاص اور اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کی تلقین کی۔ انہوں نے دینی تعلیم کے ساتھ ریاضی، ہندی، سائنس، انگریزی اور کمپیوٹر جیسے بنیادی عصری علوم سے واقفیت، مدارس کے باہمی رابطے اور طلبہ کو عملی و معاشرتی خدمت کے لیے تیار کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے ذمہ داران و اساتذہ کو متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ مدارس کا مقصد صرف سند یافتہ افراد تیار کرنا نہیں بلکہ با اخلاق، باصلاحیت اور امت کی رہنمائی کے اہل نوجوان تیار کرنا ہونا چاہیے۔ اپنے خطاب کے دوران حضرت مولانا ندوی نے مردِ درویش مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندوی کی تصنیف "پاجا سراغ زندگی" کے مطالعہ پر زور دیا اور کہا کہ ہر ایک کی کامیابی کیلئے اخلاص، اختصاص اور جوہر ذاتی کا ہونا ضروری ہے۔ آخر میں حضرت مولانا کبیر الدین فاران مظاہری ناظم مدرسہ قادریہ مسروالا ہماچل پردیش نے حضرت مولانا ندوی کے علمی، تحقیقی، فکری ادبی اور بصیرت افروز خطاب پر طلبہ عزیز و اساتذہ کرام کی طرف سے بصمیم قلب مبارکبادی پیش کی اور ان کی دعوتی زندگی کی کامرانی کیلئے دعاؤں کا اہتمام کیا، انہوں نے یقین دلایا کہ حضرت مولانا کی جانب سے پیش کی گئی مفید تجاویز اور رہنمائی پر ان شاءاللہ عملی پیش رفت کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔

آج کے دور میں ہندوستانی مسلمان

آج کے دور میں ہندوستانی مسلمان متعدد پیچیدہ اور سنگین سماجی، اقتصادی، تعلیمی اور نظریاتی چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں۔ ملکی اور علاقائی حالات خواہ کتنے ہی دشوار اور ناگفتہ بہ کیوں نہ ہوں، تاریخ اس بات کی بین گواہ ہے کہ قوموں کا عروج و زوال خارجی حالات سے زیادہ ان کے اپنے فیصلوں، بصیرت اور پیہم جدوجہد پر منحصر ہوتا ہے۔ اس نازک دور سے باہر نکلنے اور ایک روشن، باوقار اور مستحکم مستقبل کی تعمیر کے لیے جذباتی نعروں، ردِعمل کی روایتی سیاست، محض شکوہ سنجی اور سوشل میڈیا کی بے مقصد وقت ضائع کرنے والی بحثوں سے مکمل کنارہ کشی اختیار کرنا ہوگی۔ جب تک فکری پختگی، ترجیحات کی درستگی اور رویوں میں بنیادی انقلابی تبدیلی نہیں آئے گی، حالات کا رخ موڑنا اور تاریخ کا دھارا بدلنا ممکن نہیں ہے۔ کسی بھی قوم کی ترقی، بقا اور استحکام کا پہلا اور بنیادی قدم علمی برتری کا حصول ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کو روایتی تعلیم کی سرحدوں سے آگے بڑھ کر جدید ترین علوم جیسے سائنس، ٹیکنالوجی، آرٹیفیشل انٹیلیجنس، ڈیٹا سائنس، اور روبوٹکس پر اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرنی ہوں گی۔ محض کاغذی ڈگریاں حاصل کرنا کافی نہیں، بلکہ اعلیٰ معیار کی ریسرچ، نئی ایجادات اور ملکی و عالمی سطح کے معیاری سائنسی و تعلیمی اداروں کا قیام ضروری ہے تاکہ ملک اور دنیا میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا جا سکے۔ تعلیم کا مقصد صرف ملازمت کا حصول نہیں بلکہ فکر و شعور کی بیداری اور معاشی و سائنسی خودکفالت ہونا چاہیے۔ معاشی خودمختاری کسی بھی معاشرے کی سیاسی اور سماجی آزادی کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کو محض سرکاری یا نجی نوکریوں پر منحصر رہنے کے بجائے تجارت، ہنرمندی، صنعت و حرفت اور جدید اسٹارٹ اپس کے قیام پر خصوصی توجہ دینی ہوگی۔ باہمی اقتصادی تعاون کے نئے ماڈلز، کمیونٹی کے مالیاتی وسائل، اوقاف کی اربوں روپے کی املاک کی درست دیکھ بھال اور زکوٰۃ کے نظام کو اس انداز میں منظم اور پائیدار بنانا ہوگا کہ نچلا اور پس ماندہ طبقہ عارضی یا فوری امداد پر انحصار کرنے کے بجائے خود معاشی طور پر مستحکم اور خودکفیل ہو سکے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

جھارکھنڈ حکومت نے بات چیت کا راستہ اختیار کرنے کی بات کی ہے اور اس کے مطابق متعدد مطالبات پر پہلے ہی غور یا کارروائی کی جاچکی ہے۔ JPSC کا امتحان منسوخ کیا گیا ہے اور جھارکھنڈ پبلک سروس کمیشن کے سابق چیئرمین ایل کھیانگتے کو امتحان میں گڑبڑی کے معاملے میں گرفتار کیے جانے کی اطلاع ہے۔ حکومت اور احتجاج کرنے والے طلبہ کے درمیان مذاکرات بھی شروع ہوئے ہیں۔ یہ پیش رفت خوش آئند ہے، لیکن سوال پھر وہی ہے کہ بات چیت کا نتیجہ کیا ہوگا؟ کیا حکومت مطالبات کا تحریری جواب دے گی؟ کیا آزادانہ تحقیقات ہوں گی؟ کیا امتحانی اداروں کی ذمہ داری طے کی جائے گی؟ کیا پولیس کارروائی کا غیر جانب دارانہ جائزہ لیا جائے گا؟ اور کیا آئندہ امتحانات کے لیے ایسا نظام بنایا جائے گا جس پر نوجوان اعتماد کرسکیں؟۔

جین زی کے سوالوں سے حکومت کو بچانے سنگھ آیا آگے؟

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے سربراہ موہن بھاگوت کا یہ کہنا کہ ''جین زی کی شکایات جائز ہیں''، احتجاج جمہوریت میں مکالمے کا ایک جائز ذریعہ ہے اور احتجاج کرنے والے نوجوانوں کو ملک دشمن نہیں کہا جاسکتا، بظاہر نئی نسل کے حق میں ایک مثبت اور جمہوری موقف ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ نئی نسل پہلے کی نسلوں سے مختلف ہے، وہ سوال کرتی ہے اور اپنے سوالوں کے منطقی جواب چاہتی ہے۔ احتجاج کا مقصد اتفاقِ رائے پیدا کرنا ہونا چاہیے، سماج کو تقسیم کرنا نہیں۔ یہ بیان یقیناً قابلِ ستائش معلوم ہوتا ہے، لیکن اس کے ساتھ ایک بنیادی سوال بھی پیدا ہوتا ہے: کیا یہ واقعی جین زی کو سمجھنے کی کوشش ہے یا اس کے ذریعے حکومت کو ان بنیادی سوالوں سے بچانے کا سیاسی راستہ ہموار کیا جارہا ہے جو آج نوجوان براہِ راست حکومت سے پوچھ رہے ہیں؟ جھارکھنڈ میں JPSC اور JSSC کی مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف جاری طلبہ تحریک نے اس سوال کو مزید اہم بنا دیا ہے۔ 25 جولائی سے جاری پُرامن احتجاج 10 اگست کو اس وقت شدید ہوگیا جب اے بی وی پی اور بی جے پی سے وابستہ نوجوان بھی احتجاج میں شامل ہوئے اور مظاہرین کو اسمبلی کی طرف مارچ کرنے پر آمادہ کیا۔ پولیس نے بھیڑ کو قابو کرنے کے لیے آنسو گیس، پانی کی بوچھار اور لاٹھی چارج کا استعمال کیا۔ اس دوران مظاہرین اور پولیس اہلکاروں کے زخمی ہونے کی اطلاعات بھی سامنے آئیں۔

دراصل مسئلہ یہ نہیں کہ جین زی احتجاج کیوں کر رہی ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس کے سوالوں کا جواب کون دے گا؟ اس سے بھی بڑا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت سے جواب طلب کرنے والے نوجوانوں کے سامنے ''مکالمے'' کا ایسا پردہ کھڑا کیا جارہا ہے جس کے پیچھے اصل جواب دہی کا سوال غائب ہوجائے؟ آج کا نوجوان محض حکومت سے ناراض نہیں، بلکہ اپنے مستقبل کے بارے میں فکرمند ہے۔ ایک نوجوان برسوں تک مسابقتی امتحان کی تیاری کرتا ہے۔ خاندان اپنی محدود آمدنی میں اس کی تعلیم، کوچنگ، کتابوں اور رہائش پر خرچ کرتا ہے۔ نوجوان اپنی عمر کے بہترین سال ایک امتحان کے لیے وقف کردیتا ہے۔ پھر اگر اسے امتحانی عمل میں مبینہ بے ضابطگی، سوالیہ پرچے کے افشا، نتیجے میں غیر شفافیت یا انتخابی عمل پر شک نظر آئے تو اس کے سامنے صرف ایک انتظامی مسئلہ نہیں رہتا۔ اس کے سامنے یہ سوال کھڑا ہوجاتا ہے کہ کیا میری محنت کا کوئی مطلب ہے؟۔ یہی وہ مقام ہے جہاں جھارکھنڈ کا احتجاج محض JPSC یا JSSC کا معاملہ نہیں رہتا۔ یہ ملک کے نوجوانوں کے اعتماد کا مسئلہ بن جاتا ہے۔ جین زی حکومت سے پوچھ رہی ہے کہ امتحان شفاف کیوں نہیں؟ اگر گڑبڑی ہوئی ہے تو ذمہ دار کون ہے؟ اگر شکایات درست ہیں تو کارروائی کب ہوگی؟ اور اگر حکومت کے مطابق شکایات بے بنیاد ہیں تو آزادانہ تحقیقات کے ذریعے یہ ثابت کیوں نہیں کیا جاتا؟ یہ سوالات کسی سیاسی جماعت نے پیدا نہیں کیے؛ یہ نوجوانوں کے مستقبل سے پیدا ہوئے ہیں۔ دہلی اور جھارکھنڈ کے واقعات نے یہ سوال بھی کھڑا کیا ہے کہ کیا حکومت نوجوانوں کے سوال کا جواب دے گی یا پولیس کے ذریعے ان کی آواز کو خاموش کرے گی؟ قانون و نظم برقرار رکھنا حکومت کی ذمہ

داری ہے۔ اگر مظاہرین تشدد کریں تو پولیس کارروائی ناگزیر ہوسکتی ہے، لیکن پُرامن احتجاج اور تشدد کے درمیان فرق کرنا بھی ریاست کی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ لاٹھی احتجاج کو منتشر کرسکتی ہے، شکایت کو ختم نہیں کرسکتی۔

جھارکھنڈ حکومت نے بات چیت کا راستہ اختیار کرنے کی بات کی ہے اور اس کے مطابق متعدد مطالبات پر پہلے ہی غور یا کارروائی کی جاچکی ہے۔ JPSC کا امتحان منسوخ کیا گیا ہے اور جھارکھنڈ پبلک سروس کمیشن کے سابق چیئرمین ایل کھیانگتے کو امتحان میں گڑبڑی کے معاملے میں گرفتار کیے جانے کی اطلاع ہے۔ حکومت اور احتجاج کرنے والے طلبہ کے درمیان مذاکرات بھی شروع ہوئے ہیں۔ یہ پیش رفت خوش آئند ہے، لیکن سوال پھر وہی ہے کہ بات چیت کا نتیجہ کیا ہوگا؟ کیا حکومت مطالبات کا تحریری جواب دے گی؟ کیا آزادانہ تحقیقات ہوں گی؟ کیا امتحانی اداروں کی ذمہ داری طے کی جائے گی؟ کیا پولیس کارروائی کا غیر جانب دارانہ جائزہ لیا جائے گا؟ اور کیا آئندہ امتحانات کے لیے ایسا نظام بنایا جائے گا جس پر نوجوان اعتماد کرسکیں؟ اگر ان سوالوں کے واضح جواب نہیں ملتے تو مکالمہ صرف وقتی سیاسی دباؤ کم کرنے کا ذریعہ بن کر رہ جائے گا۔ یہیں موہن بھاگوت کے بیان کا دوسرا پہلو سامنے آتا ہے۔ اگر جین زی کے سوال جائز ہیں تو ان سوالوں کے جواب بھی ضروری ہیں۔ اگر احتجاج جمہوریت کا جائز حق ہے تو حکومت کا طرزِ عمل بھی جمہوری ہونا چاہیے۔ اگر احتجاج کرنے والے نوجوان ملک دشمن نہیں ہیں تو ان کے مطالبات کو سیاسی سازش قرار دے کر مسترد نہیں کیا جانا چاہیے۔ اور اگر نئی نسل منطقی جواب چاہتی ہے تو اسے محض ''ہم آپ سے بات کریں گے'' نہیں، بلکہ حقائق، اعداد و شمار، تحقیقات اور عملی کارروائی چاہیے۔ احتجاج کو جمہوری حق تسلیم کرنا اور حکومت کو جواب دہ بنانا ایک دوسرے کی ضد نہیں، بلکہ لازم و ملزوم ہیں۔ اگر احتجاج جائز ہے تو اس کے اسباب کی تحقیقات بھی ضروری ہیں۔ اگر نوجوانوں کی شکایات جائز ہیں تو ان کے ازالے کی ذمہ داری بھی کسی پر عائد ہونی چاہیے۔ اگر نظام میں خامی ہے تو اصلاح ہونی چاہیے، اور اگر کسی سطح پر بدعنوانی یا مجرمانہ غفلت ہوئی ہے تو ذمہ داروں کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ صرف نوجوانوں کو ''برداشت'' کرنے کی تلقین کافی نہیں۔ حکومت کو بھی اپنے فیصلوں، اداروں اور انتظامی کارکردگی کے بارے میں جواب دینا ہوگا۔

جین زی کو ''غصے کی نسل'' کہہ کر نظر انداز کرنا خطرناک ہے۔ نوجوانوں کے احتجاج کو محض جذباتی ردعمل سمجھنا بھی بڑی غلطی ہوگی۔ غصہ اکثر کسی طویل ناانصافی کا آخری اظہار ہوتا ہے۔ جب شکایات بار بار کی جائیں اور جواب نہ ملے تو دھرنا پیدا ہوتا ہے؛ دھرنے سے مسئلہ حل نہ ہو تو احتجاج جنم لیتا ہے؛ احتجاج کو بھی نظرانداز کیا جائے تو تحریک بنتی ہے، اور تحریک پر طاقت استعمال کی جائے تو غصہ مزید شدید ہوسکتا ہے۔ جھارکھنڈ میں بی جے پی نے پولیس کارروائی کے خلاف ریاست گیر بند کی اپیل کی اور اس کے رہنماؤں نے طلبہ کے ساتھ ہونے والی کارروائی کو بڑا مسئلہ بنایا۔ 11 اگست کو اے بی وی پی کارکنوں نے بھی اسمبلی کی طرف مارچ کیا اور متعدد کارکنوں کو حراست میں لیا گیا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہی سیاسی قوتیں ان نوجوانوں کے حق میں اسی شدت سے کیوں نہیں بولتیں جو مرکزی حکومت یا قومی اداروں سے سوال کرتے ہیں؟ اگر طلبہ کا احتجاج جمہوری حق ہے تو یہ حق حکومت کی سیاسی وابستگی دیکھ کر تبدیل نہیں ہوسکتا۔ جھارکھنڈ کے واقعات بھگوا بریگیڈ کے لیے اصل آزمائش ہیں۔ ایک طرف بی جے پی ریاستی حکومت کو طلبہ کے ساتھ مبینہ سخت رویے پر گھیر رہی ہے، دوسری طرف آر ایس ایس سربراہ کہہ رہے ہیں کہ احتجاج جمہوریت کا جائز حصہ ہے اور نئی نسل کو سنا جانا چاہیے۔ اگر یہ دونوں باتیں اصولی ہیں تو پھر ان کا اطلاق ہر جگہ یکساں کیوں نہیں؟ جمہوریت میں اصول پارٹی دیکھ کر تبدیل نہیں ہونے چاہئیں۔ نوجوان جب کسی مخالف جماعت کی حکومت کے خلاف احتجاج کرے تو اس کی آواز اہم ہے، اور جب وہ مرکزی حکومت یا قومی اداروں سے سوال کرے تو بھی اس کی آواز اتنی ہی اہم ہونی چاہیے۔

NEET-UG کے تنازع نے پہلے ہی یہ دکھا دیا ہے کہ ملک کے امتحانی نظام پر نوجوانوں کا اعتماد کتنا نازک ہوچکا ہے۔ جھارکھنڈ میں JPSC اور JSSC کا تنازع اسی بڑے بحران کا ایک ریاستی اظہار ہے۔ نوجوان یہ یقین چاہتا ہے کہ امتحان میں اس کی محنت ہی اس کی کامیابی کا اصل معیار ہوگی۔ اگر اس سوال کا جواب ''ہاں'' نہیں ہے تو مسئلہ محض امتحانی انتظام کا نہیں، ریاست کی ساکھ کا ہے۔ امتحانی نظام کو محفوظ بنانے کے لیے جدید ڈیجیٹل طریقے ضرور اختیار کیے جاسکتے ہیں، لیکن کوئی بھی ٹیکنالوجی اس وقت تک مکمل حل نہیں بن سکتی جب تک اداروں کے اندر جواب دہی نہ ہو۔ سوالیہ پرچہ محفوظ رکھنے کا نظام بنانا کافی نہیں؛ یہ بھی طے ہونا چاہیے کہ نظام ناکام ہونے کی صورت میں ذمہ دار کون ہوگا۔ نوجوان دراصل صرف ایک امتحان کے خلاف نہیں لڑ رہا۔ وہ اس تصور کے خلاف لڑ رہا ہے کہ اس کا مستقبل کسی مبینہ بدعنوانی، سفارش، سیاسی اثر و رسوخ یا انتظامی نااہلی کے ہاتھوں یرغمال بن سکتا ہے۔ اس لیے اس احتجاج کو محض ''روزگار کا احتجاج'' کہنا بھی ناکافی ہے۔ یہ مواقع کی مساوات، میرٹ پر اعتماد، ریاستی اداروں کی ساکھ اور نوجوان کے مستقبل پر اس کے حق کا احتجاج ہے۔ جمہوریت میں حکومت کو احتجاج سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ حکومت کو اس دن سے ڈرنا چاہیے جب نوجوان یہ سمجھنے لگے کہ اس کی بات سڑک پر آئے بغیر سنی ہی نہیں جائے گی۔ اب آر ایس ایس سمیت ہر بااثر سیاسی و سماجی قوت کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ نوجوان کے سوال کے ساتھ کھڑی ہے یا اس سوال اور حکومت کے درمیان کھڑی ہونے والی دیوار کے ساتھ۔ جین زی کو سرٹیفکیٹ نہیں، انصاف چاہیے۔ اسے تسلی نہیں، شفافیت چاہیے۔ اسے خاموشی نہیں، جواب چاہیے۔ اور اسے مکالمے کے نام پر وقت نہیں، اپنے مستقبل کے بارے میں یقین چاہیے۔ یہی جھارکھنڈ اور ملک کے دوسرے حصوں میں نوجوانوں کے احتجاج کا اصل پیغام ہے۔ سوال یہ نہیں کہ نوجوان احتجاج کیوں کررہا ہے، اصل سوال یہ ہے کہ کیا حکومت اس کے سوال کا جواب دینے کے لیے تیار ہے؟۔

غزل

بہت زمینیں تہِ آسماں بناؤں گا
اداس رہنے کو کتنے جہاں بناؤں گا

بناؤں گا کسی تصویر میں ہوس اور عشق
پھر ان کے بیچ کئی دوریاں بناؤں گا

خدا کوئی تو وسیلہ نکالے گا اور میں
تمھاری آنکھوں سے اک کہکشاں بناؤں گا

بسر کروں گا محبت کو اک جزیرے پر
پھر اس پہ پھولوں کی اپنی دکاں بناؤں گا

خوشا سفر ہے بڑا رائگاں محبت کا
میں خواہشوں کے لئے بیڑیاں بناؤں گا

بھروں گا میں کسی کمرے میں ڈھیر ساری گھٹن
تمھارے نام کی پھر کھڑکیاں بناؤں گا

میں اپنی بے بسی کی خود گواہی دیتا ہوں
کہ مجھ سے کچھ بھی بنا رائگاں بناؤں گا

عامر بلوچ

پاکستان کی آزادی میں مکالمے کی اہمیت!

شیخ خالد زاہد

الحمدللہ! ہم پاکستانی ہر سال پاکستان کے وجود میں آنے کا جشن پچھلے سال سے زیادہ بڑھ چڑھ کر مناتے ہیں۔ پاکستان کے لئے دی گئی قربانیوں کا بڑھ چڑھ کر تذکرہ کرتے ہیں اور ان قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کیساتھ شکریہ بھی کرتے ہیں۔ سماجی ابلاغ پر ملک سے محبت کیے ایسے مظاہرے کرتے ہیں کہ دنیا دنگ رہ جاتی ہے اور انہیں بطور حب الوطنی کے ثبوت پر پیش کرتے ہیں۔ لفظ آزادی اپنے اندر کس قدر خوبصورتی اور رعنائی چھپائے ہوئے ہے اس کا صحیح اندازہ وہی لگا سکتا ہے جس نے غلامی کی صعوبتیں جھیلی ہوں۔ ہم یہاں اس کی ذرا مختلف وضاحت کر لیتے ہیں، انسان اپنے نفس کی غلامی سے آزاد ہو کر ہی اپنے خالق کی حقیقی قرب کا حقدار کہلانے کے لائق ہوتا ہے۔ دیکھا جائے تو حقیقی آزادی اسے ہی کہا جاسکتا ہے جہاں نا زندگی میں کوئی سزا رہے اور ناہی دارِ فانی سے کوچ کرنے کا غم ستاتا ہے بلکہ دوسرے جہاں کا سدھر جانے کا یقین بھی آنے لگتا ہے۔ معاشرہ ایک زبان بولتا ہے، ایک سمت میں سوچتا ہے اور اپنی اجتماعی منزل کا تعین کرتا ہے یعنی حقیقی ترقی اتحاد کے مرہون منت ہوتی ہے۔ ہمارے لئے پاکستان کی تحریک آزادی سے بڑا کوئی سبق یکجہتی اور یگانگت کی مثال نہیں ہوسکتا جہاں مسائل مختلف تھے، عقائد مختلف تھے، زبانیں مختلف تھیں، علاقے مختلف تھے لیکن نظریہ ایک تھا اور وہ تھا آزادی کا حصول۔ سب نے سب کچھ بالائے تاق رکھ چھوڑا تھا اور صرف نظریہ کی تکمیل کیلئے سر پر کفن باندھ کر نکل کھڑے ہوئے۔ سب نے آزادی تک کسی اور معاملے پر دھیان نا دینے کا مصمم ارادہ کرلیا تھا جس کی تکمیل کیلئے نا مال کی فکر کی، نا جان کی فکر لاحق ہوئی، عزت و آبرو بھی لٹا دی گئی، اللہ رب العزت نے اس تحریک کو مقبول کیا اور ہمیں آزادی کی نعمت سے نوازا گیا۔ یہ آزادی اپنے آپ میں کسی نعمت سے کم نہیں، ساتھ ہی ایسا خطہ زمین نوازا گیا جو معدنی ذخائر سے مالا مال تھا اور زرخیز تھا۔ پاکستان کا وجود میں آنا انسانی جدوجہد کی تاریخ میں سنہری باب کا اضافہ تھا اور اس تحریک کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہ ایک نظریاتی تحریک تھی جس کی بنیاد دو قومی نظریہ تھا۔ ہجرت مدینہ کے بعد مسلمانوں کی سب سے بڑی ہجرت تھی لیکن اس ہجرت میں انسانی جانوں کا بہت بڑا نقصان ہوا، جہاں سوگ زدہ ماحول تھا لیکن خوشی اس بات کی تھی کہ پاکستان بن چکا ہے۔ اس بات کو لکھنے کی ہمت نہیں ہو رہی کہ تحریک پاکستان اور اس کے عوامل پاکستان بنتے ہی بکھر گئے، سانحہ کی شدت اتنی شدید تھی کہ لوگوں کا جذبہ بوجھل ہو کر رہ گیا اور پھر کبھی بھی سنبھل ہی نہیں سکا۔ زمین کی تقسیم کے ساتھ ہی شائد ہم لوگ بھی تقسیم ہوگئے۔ اس تقسیم کا نقصان یہ ہوا کہ سب اپنے اپنے مفاد کی چھتری میں چھپ کر بیٹھ گئے اور اتنا طویل بیٹھنا پڑا کہ پاکستان کے حالات ہی بدل کر رہ گئے۔ دشمن نے پہلے دن سے ہی سازشوں کا جال بننا شروع کردیا اور ہم جانے انجانے اس جال میں پھنستے چلے گئے۔ ہم نے دشمن کے ہر ہر ظاہری حملے کا بھرپور جواب دیا اور ایسی کاری ضرب لگائیں کہ اس کے ہوش ٹھکانے آگئے لیکن دشمن نے چین سے نا بیٹھنے کی ٹھانی ہوئی تھی اس نے ہمیں مستحکم نا ہونے دینے کی ہر ممکن کوشش کی اور وہ اس میں کسی حد کامیاب بھی رہا۔ ہمارے دفاعی اور عسکری ادارے دشمن کی ہر سازش کا منہ توڑ جواب دیتے رہے ہیں ہماری آزادی کی حفاظت اپنی قیمتی جانوں کا نظرانہ پیش کر کے تا حال کررہے ہیں۔ آج جب ہم اناسیواں (۷۹) جشن آزادی منا رہے ہیں تو آج بھی ہم داخلی اور خارجی سازشوں کی زد میں ہیں، ہم بیک وقت کئی محاذوں پر حالاتِ جنگ میں ہیں۔ ہم نے سماجی ابلاغ کا سہارا لے کر مسائل کو اجاگر کرنا تو سیکھ لیا ہے لیکن ہم حقائق سے پردہ پوشی کر بیٹھے ہیں، آزادی کیلئے دی گئی قربانیوں کو پس پشت چھوڑ آئے ہیں۔ تحریک آزادی باقاعدہ کسی میدانِ جنگ میں نہیں لڑی گئی تھی۔ تحریک آزادی کے رہنماؤں نے بندوق نہیں اٹھائی ہوئی تھی یہ وہ عظیم لوگ تھے کہ جنہوں نے مکالمے سے عوام تک رسائی حاصل کی تھی ان کا اصل ہتھیار انکی فہم و فراست تھی، معاملہ فہمی تھی۔ ان لوگوں نے یکسوئی کیساتھ اپنی گفتگو سے اپنے قلم سے رائے عامہ ہموار کی اور تحریک کا پیغام ہندوستان کے کونے کونے تک پہنچایا۔ آج پاکستان میں پھیلی بدنظمی اس بات کا تقاضہ کررہی ہے کہ مکالمے کو آزاد کیا جائے اور سوچ بچار کرنے والے لوگوں کو پاکستان کی اہمیت کو سمجھنے والے لوگوں کو سامنے لایا جائے تعلیمی اداروں میں طالبعلموں سے مکالمہ کیا جائے اور ویسے ہی رائے عامہ کو ہموار کیا جائے، آزادی کی حقیقت سے آگاہ کیا جائے۔ آج جو کچھ فلسطین میں ہو رہا ہے اس پر آپسی بات چیت کی جائے اور حقیقتوں سے پردہ اٹھایا جائے۔ نئی نسل پر واضح کریں کہ پاکستان ہمارا ملک ہے، ہم مسائل کو مل بیٹھ کر بات کر کے حل کرنا چاہتے ہیں۔ آزادی کے جشن کے ساتھ ہر فرد وطن سے حقیقی محبت کا ایک عہد خود سے کرے جو ملک و ملت کی حقیقی تعمیر کا سبب بنے۔ ہر قسم کے امتیاز کو پسِ پشت رکھ دیجئے بلکہ دفن کردیجئے اور مکالمے کو عام کیجئے ہر مسلئے کا حل نکل سکتا ہے ہر مشکل کو آسان کیا جاسکتا ہے اپنے ہر دشمن کو زیر کیا جاسکتا ہے اگر ہم سب ایک نظریئے پر کاربند ہوجائیں۔ تعلیم یافتہ اور مہذب قومیں مکالمے کی بنیاد پر اپنی نسلوں کی پرورش کرتی ہیں۔ آج ہمارہ معاشرہ اخلاقی پاسماندگی کے درپہ ہے، لوگ بے حسی کی منہ بولتی تصویر بنتے جارہے ہیں، ہم ایک نوجوان کی موت کا معمہ حل نہیں کرپارہے۔ معاشرے میں ہیجانی کیفیات بڑھتی جارہی ہیں، برداشت نایاب ہوتی جارہی ہے۔ آج میرے کانوں میں حضرت جون ایلیاء کا کہا گیا وہ جملہ گونج رہا ہے کہ ہم بونوں کے معاشرے میں رہتے ہیں، چلیں حضرت جون کو غلط ثابت کریں اور قدآور قوم بنیں، حقیقت میں ہم قدآور ہی ہیں لیکن اپنی اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کو چھپاتے چھپاتے بونے ہوگئے ہیں۔ ہماری اقدار، ہمارے اسلاف ہم سے بونوں کے معاشرے کی قطعی توقع نہیں رکھتے تھے، وہ خود کتنے قدآور تھے یہ پاکستان کی صورت میں ہم پر واضح کیا کہ اپنے کئی گنا طاقتور مخالفین کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیا۔ آج ہماری نوجوان نسل جس نے خود کو دشمن کیلئے تر نوالہ بنالیا ہے، ہم اپنی دنیا ہی نہیں دائمی زندگی بھی خراب کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ مکالمے کو فروغ ملے گا تو برداشت بڑھے گی اور زندگی جو روٹھی ہوئی ہے، لوٹ آئے گی۔ ہم سوچ ہی نہیں رہے کہ آج معاشرے میں خودکشیوں کا رجحان کیوں بڑھ رہا ہے، مایوسیاں ہمارے نوجوانوں کو کیوں نگل رہی ہیں، نشے کا سہارا کیوں لیا جارہا ہے، ہم کیوں ایک دوسرے کو مارنے مرنے کیلئے تیار ہیں، یہ بدعنوانیوں کے الزامات کب تک یونہی ثابت نہیں ہوں گے، انصاف کی بلند و بالا عمارتوں میں انصاف کب ہوگا، کوئی بات نہیں کررہا کوئی مسائل دور کرنا تو دور ان پر بات نہیں کررہا۔ سماجی ابلاغ اور مصنوعی ذہانت ہم جیسی قوموں کو مزید پستی میں دھکیلنے کی سازشیں ہیں۔ پاکستان کی ہر جشن آزادی ہم سے یہی سوال کرتی ہے کہ کیا پاکستان کیلئے دی جانے والی قربانیاں اتنی حقیر ہیں کہ ہم ایک دوسرے سے مکالمہ تک نہیں کرسکتے۔ یقین جانیئے آزادی کا حقیقی احساس اسی وقت ہوگا جب مکالمے کو آزادی ملے گی۔ پاکستان کا نوجوان اپنے آباؤاجداد کے اقدار کا صحیح ترجمان مکالمے سے ہی تیار کیا جاسکتا ہے۔ تمام اہل وطن کو آزادی کے ساتھ آزاد ہوا میں سانس لینے کی دل کی گہرائیوں سے مبارکباد۔ اللہ پاکستان کو ہمیشہ شاد و آباد رکھے تا قیامت رکھے۔ آمین یارب العالمین۔

۱۵ ر اگست: آزادی کی داستان، قربانیوں کا سفر اور نئے بھارت کا خواب

عبدالرحیم، سربستی پور

دنیا تیزی سے بدل رہی ہے۔ مصنوعی ذہانت، حیاتیاتی تحقیق، کوانٹم کمپیوٹنگ، خلائی سائنس، قابلِ تجدید توانائی اور ڈیجیٹل معیشت نئی عالمی طاقت کا معیار بنتی جارہی ہیں۔ ایسے میں ہندوستان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی نوجوان آبادی کو معیاری تعلیم، تحقیقی مواقع، فنی مہارت اور اختراعی صلاحیتوں سے آراستہ کرے۔ اگر نوجوانوں کی توانائی کو درست سمت ملے تو وہ نہ صرف قومی ترقی بلکہ عالمی انسانی فلاح میں بھی نمایاں کردار ادا کرسکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ حقیقت بھی نظرانداز نہیں کی جاسکتی کہ ترقی صرف بلند عمارتوں، شاہراہوں، صنعتی پیداوار یا معاشی اعداد و شمار کا نام نہیں۔ حقیقی ترقی وہ ہے جس میں معاشرے کا کمزور ترین فرد بھی خود کو محفوظ، باوقار اور بااختیار محسوس کرے۔ اگر ایک کسان کو اس کی محنت کا مناسب معاوضہ نہ ملے، اگر ایک مزدور بنیادی سہولتوں سے محروم رہے، اگر ایک طالب علم معیاری تعلیم حاصل نہ کرسکے، اگر ایک خاتون خود کو غیر محفوظ سمجھے یا اگر کسی شہری کو انصاف کے حصول میں غیر ضروری رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑے تو ترقی کا دعویٰ ادھورا رہ جاتا ہے۔ اسی لیے آزادی کا اصل مقصد صرف اقتدار کی تبدیلی نہیں بلکہ انسان کی عزت، انصاف اور مساوی مواقع کا قیام بھی ہے۔ ہندوستان کی اصل طاقت اس کی گوناگوں تہذیب، مختلف زبانوں، متنوع ثقافتوں اور مذہبی تنوع میں پوشیدہ ہے۔ صدیوں سے مختلف برادریوں، مذاہب اور تہذیبوں نے اس سرزمین کو اپنی مشترکہ محنت، علم، ادب، فن، موسیقی، تعمیرات، فلسفے اور روحانی روایات سے مالا مال کیا ہے۔ قومی اتحاد کا مطلب یکسانیت نہیں بلکہ اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کے وجود، حقوق اور وقار کا احترام ہے۔ یہی جذبہ ہندوستانی جمہوریت کی روح ہے اور یہی اس کی سب سے بڑی طاقت بھی۔ آزادی ہمیں صرف حقوق نہیں دیتی بلکہ فرائض بھی یاد دلاتی ہے۔ آئین کا احترام، قانون کی پاسداری، ایمانداری، دیانت، محنت، سماجی ہم آہنگی، ماحول کا تحفظ، ٹیکس کی ادائیگی، عوامی املاک کی حفاظت اور اختلافِ رائے کے باوجود شائستگی کا دامن نہ چھوڑنا ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔ وہ قومیں زیادہ دیر تک آزاد اور مضبوط رہتی ہیں جو اپنی ذمہ داریوں کو اپنے حقوق کے برابر اہمیت دیتی ہیں۔ نوجوان نسل اس سفر کی سب سے اہم قوت ہے۔ آج کے طالب علم، محقق، صحافی، سائنس دان، ڈاکٹر، انجینئر، کسان، مزدور، فوجی، صنعت کار اور سرکاری ملازمین ہی کل کے ہندوستان کی تصویر بنائیں گے۔ اگر ان کے دلوں میں دیانت، تحقیق، محنت، قومی خدمت اور انسانی ہمدردی کا جذبہ پروان چڑھے تو 2047ء کا ہندوستان یقیناً زیادہ خوشحال، زیادہ مضبوط اور زیادہ باوقار ہوا ہے۔ لیکن اگر علم کی جگہ تعصب، تحقیق کی جگہ افواہ، مکالمے کی جگہ نفرت اور خدمت کی جگہ ذاتی مفاد کو ترجیح دی گئی تو آزادی کے ثمرات محدود ہو جائیں گے۔

15 اگست ہمیں ہر سال یہ یاد دلاتا ہے کہ آزادی کوئی ایسا خزانہ نہیں جسے ایک مرتبہ حاصل کر لینے کے بعد ہمیشہ کے لیے محفوظ سمجھ لیا جائے۔ آزادی ایک مسلسل ذمہ داری ہے، جسے ہر نسل کو اپنے کردار، اپنے علم، اپنی دیانت اور اپنی قربانی سے زندہ رکھنا پڑتا ہے۔ جن لوگوں نے غلامی کے اندھیروں میں آزادی کا خواب دیکھا تھا، ان کی خواہش صرف اقتدار کی تبدیلی نہیں بلکہ ایک ایسے معاشرے کی تشکیل تھی جہاں انصاف، مساوات، علم، برداشت اور انسانی وقار کو بنیادی حیثیت حاصل ہو۔ اسی لیے 15 اگست کا حقیقی پیغام یہ نہیں کہ ہم صرف ماضی کی کامیابیوں پر فخر کریں، بلکہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنے حال کا دیانت داری سے جائزہ لیں اور مستقبل کی تعمیر کے لیے سنجیدہ عزم کریں۔ تاریخ قوموں کو صرف ان کی فتوحات سے نہیں بلکہ ان کی خوداحتسابی، اصلاح اور مسلسل ترقی کی صلاحیت سے بھی یاد رکھتی ہے۔ اگر ہندوستان آزادی کے ان بنیادی اصولوں یعنی جمہوریت، انصاف، مساوات، اخوت، علم اور انسانی وقار کو اپنی قومی زندگی کا مستقل حصہ بنائے رکھے تو 15 اگست صرف ایک قومی تہوار نہیں رہے گا بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے امید، اتحاد اور روشن مستقبل کی دائمی علامت بن جائے گا۔ یوں 15 اگست ہمیں ماضی کی قربانیوں کا احترام، حال کی ذمہ داریوں کا احساس اور مستقبل کی تعمیر کا عزم ایک ساتھ عطا کرتا ہے۔ یہی اس تاریخی دن کا سب سے بڑا پیغام ہے، اور یہی وہ امانت ہے جسے ہر نسل کو اگلی نسل تک پوری دیانت اور وقار کے ساتھ منتقل کرنا چاہیے۔

آج 15 اگست ہے یہ وہ دن جب ہمارا پیارا وطن، ہندوستان، طویل غلامی کے بعد آزاد ہوا۔ یہ صرف ایک تاریخ نہیں، بلکہ یہ ایک احساس ہے، قربانیوں کی، وفاؤں کی، اور حوصلوں کی۔ آج ہم آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں، جہاں بولنے، سوچنے، لکھنے اور جینے کی آزادی ہمیں حاصل ہے، یہ

آزادی ہمیں یوں ہی حاصل نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ اس کے پیچھے صدیوں کی قربانیاں، جدوجہد، ایثار اور شہادتوں کی ایک طویل داستان چھپی ہوئی ہے۔ 15 اگست کا دن ہمیں نہ صرف خوشی دیتا ہے بلکہ ہمیں اپنے اسلاف کی قربانیوں کو یاد دلانے اور موجودہ نسل کو اپنی ذمہ داریاں سمجھانے کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔ ہم آج اُن تمام شہداء کو یاد کرنے کے لیے یہاں موجود ہیں جنہوں نے ہمارے ملک کو آزادی دلانے کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا تھا۔ ہماری آزادی کی جدوجہد کوئی معمولی لڑائی نہیں تھی۔ یہ ایک ایسی تحریک تھی جس میں ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی، سب نے مل کر حصہ لیا۔ لاکھوں لوگوں نے اپنی جانیں قربان کیں صرف اس لیے کہ ہم آج آزاد ملک میں سانس لے سکیں۔ اس وقت کی یکجہتی ہی ہماری سب سے بڑی طاقت تھی۔ ایسٹ انڈیا کمپنی سولہویں صدی عیسوی میں ہندوستان تجارت کے لیے آئی تھی، لیکن دھیرے دھیرے انہوں نے اپنی نیت بدل لی اور حکومت کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ ان کی اصل نیت صرف تجارت کرنا نہیں، بلکہ وہ پورے ہندوستان پر قبضہ کر کے یہاں کی دولت کو لوٹنا اور یہاں کے لوگوں کو اپنا غلام بنانا تھا۔ 1757 کی جنگ پلاسی اور آزادی کے جدوجہد کا آغاز 1757 میں ہوا جب نواب سراج الدولہ جو پہلے مجاہد تھے جنہوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی اصل نیت و مقصد کو سمجھا اور ان کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور 1757 میں پلاسی کی جنگ ہوئی۔ وہ جری اور محب وطن حکمران تھے، انگریزوں کے ناپاک عزائم کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑے رہے۔ مگر افسوس! میر جعفر جیسے غداروں کی سازشوں کی وجہ سے یہ جنگ شکست میں بدل گئی۔ یہ صرف ایک جنگ نہیں تھی، بلکہ ہندوستان پر انگریزی اقتدار کی بنیاد تھی۔ یہ وہ دن تھا جب ہندوستان کے اقتدار کا سورج غروب ہونے لگا، اور غلامی کا اندھیرا چھا گیا۔ اور اس کے بعد برطانوی سامراج نے ہندوستان پر بتدریج قبضہ جمانا شروع کردیا۔ پھر آیا وہ عظیم مجاہد، ٹیپو سلطان، جسے دنیا شیرِ میسور کے نام سے جانتی ہے۔ ٹیپو سلطان نے انگریزوں سے اپنی طاقت کا لوہا منوایا اور زندگی کی آخری سانس تک آزادی کے لیے لڑتے رہے۔ اُن کا کہنا تھا: ٹیپو سلطان نے اپنے خون سے تاریخ میں وہ باب لکھا جسے نسلیں ہمیشہ یاد رکھیں گی۔ اس سے پہلے ان کے والد حیدر علی نے انگریزوں کی مخالفت کی بنیاد رکھی اور انگریزوں سے دیش کو آزاد کرانے کی جدوجہد میں اپنی جان کی بازی لگادی۔

اس دور میں جہاں تلوار سے مقابلہ ہورہا تھا، وہیں اہلِ علم اور دین کے علماء نے بھی اپنا نمایاں کردار ادا کیا۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ہندوستان میں اسلامی شعور کو بیدار کیا، اور ان کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز دہلوی نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دے کر آزادی کی تحریک کو ایک دینی بنیاد فراہم کی۔ یہ فتویٰ اس وقت کا سب سے بڑا انقلابی قدم تھا جس نے عوامی شعور کو جگایا۔ لوگوں میں ولولہ اور جوش پیدا کیا۔ پھر آیا 1857، جب پورا ہندوستان بیدار ہوا۔ ہندو مسلم ایک ہوکر انگریزوں کے خلاف صف آراء ہوئے۔ ہندوستان میں ایک زبردست انقلاب برپا ہوا، جسے غدر یا پہلی جنگِ آزادی کہا جاتا ہے۔ اس میں بہادر شاہ ظفر، نانا صاحب، بیگم حضرت محل، تانتیا ٹوپے، مولوی احمد اللہ شاہ فیض آبادی، رانی لکشمی بائی، ٹیپو سلطان کے وارثین، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، مولانا قاسم نانوتوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی جیسے کئی عظیم رہنماؤں نے حصہ لیا۔ اس بغاوت میں ہندو مسلم سب نے شانہ بشانہ جنگ لڑی، لیکن سب سے پہلے آواز مسلمانوں نے ہی بلند کی تھی۔ یہ بغاوت کامیاب تو نہ ہوسکی، لیکن اس نے آزادی کی چنگاری کو آگ میں بدل دیا۔ 1857 کے بعد انگریزوں نے ظلم کی انتہا کردی۔ مگر حریت پسندوں کا جذبہ سرد نہ ہوا۔ ہندوستانیوں کو احساس ہوگیا کہ آزادی آسان نہیں، لیکن ناممکن بھی نہیں۔ اسی جذبے سے کئی تحریکیں چلیں، کئی قربانیاں دی گئیں، اور کئی رہنماؤں نے اپنی زندگیاں وقف کردیں۔ اس طرح جدوجہد کا تسلسل جاری رہا۔

متفرقات

ممبئی رابطہ
MUMBAIRAABTA

اعظم خان کو وزیر داخلہ بنائیں گے، جیل میں ملاقات کے بعد شیوپال یادو کا بیان

سماجوادی پارٹی کے لیڈر اور جسونت نگر سے رکن اسمبلی شیوپال سنگھ یادو نے اعظم خان سے جیل میں ملاقات کے بعد بڑا بیان دیا ہے۔ انہوں نے بی جے پی حکومت کو شکست دینے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی کارکنوں کو پوری طاقت کے ساتھ انتخابی تیاریوں میں مصروف ہونا ہوگا

سماجوادی پارٹی کے لیڈر اور جسونت نگر سے رکن اسمبلی شیوپال سنگھ یادو نے اعظم خان سے جیل میں ملاقات کے بعد بڑا بیان دیا ہے۔ انہوں نے بی جے پی حکومت کو شکست دینے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی کارکنوں کو پوری طاقت کے ساتھ انتخابی تیاریوں میں مصروف ہونا ہوگا۔ شیوپال یادو نے پارٹی کارکنان سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اگر اترپردیش میں سماجوادی پارٹی کی حکومت بنتی ہے تو پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان کو وزیر داخلہ جیسے اہم عہدے کی ذمہ داری دی جائے گی۔ سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر شیوپال یادو بدھ کے روز ایک روزہ دورے پر رام پور پہنچے، جہاں سماجوادی پارٹی کے کارکنوں نے ان کا زبردست استقبال کیا۔ رام پور پہنچنے کے بعد شیوپال یادو ضلع جیل گئے اور وہاں سابق وزیر، اعظم خان اور ان کے بیٹے عبداللہ اعظم سے ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں کے ساتھ ان کی تقریباً 30 سے 60 منٹ تک گفتگو ہوئی۔ جیل سے باہر آنے کے بعد شیوپال یادو براہ راست اعظم خان کی رہائش گاہ پہنچے، جہاں انہوں نے اعظم خان کی اہلیہ تزئین فاطمہ سے ملاقات کی۔ دونوں کے درمیان تقریباً آدھے گھنٹے تک بات چیت ہوئی۔ اس کے بعد شیوپال یادو سماجوادی پارٹی کے دفتر پہنچے اور پارٹی کارکنوں سے ملاقات کر کے انہیں خطاب کیا۔ پارٹی کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے شیوپال یادو نے کہا کہ تمام کارکنوں کو متحد ہوکر 2027 کے اسمبلی انتخابات میں سماجوادی پارٹی کو کامیاب بنانا ہے اور اترپردیش میں سماجوادی پارٹی کی حکومت قائم کرنی ہے۔ انہوں نے بی جے پی حکومت کو شکست دینے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی کارکنوں کو پوری طاقت کے ساتھ انتخابی تیاریوں میں مصروف ہونا ہوگا۔ شیوپال یادو نے کہا کہ اگر اترپردیش میں سماجوادی پارٹی کی حکومت بنتی ہے تو پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان کو وزیر داخلہ جیسے اہم عہدے کی ذمہ داری دی جائے گی۔ شیوپال یادو کے اس بیان کے بعد ریاست کی سیاست میں قیاس آرائیوں کا دور تیز ہوگیا ہے۔ پارٹی کارکنوں سے ملاقات کے بعد شیوپال یادو جوہر یونیورسٹی پہنچے۔ انہوں نے وہاں زیر تعلیم طلبہ وطالبات سے ملاقات کی اور یونیورسٹی کے موجودہ حالات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس کے بعد انہوں نے جوہر یونیورسٹی میں ہی پریس کانفرنس کی۔ پریس کانفرنس میں شیوپال یادو نے کہا کہ حکومت تبدیل ہونے کے بعد اگر کسی افسر یا ملازم نے جوہر یونیورسٹی کے ساتھ غلط کیا تو سماجوادی پارٹی کی حکومت بننے پر اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ جوہر یونیورسٹی کو بچانے کے لیے پوری سماجوادی پارٹی متحد ہوکر کوشش کررہی ہے۔ اعظم خان سے جیل میں ہونے والی ملاقات کے حوالے سے شیوپال یادو نے کہا کہ اعظم خان نے ان سے پورے اترپردیش میں گھوم کر سماجوادی پارٹی کی حکومت بنانے کے لیے کام کرنے کی بات کہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جوہر یونیورسٹی کے معاملے پر بھی پارٹی پوری مضبوطی کے ساتھ اعظم خان کے ساتھ کھڑی ہے۔ شیوپال یادو نے اعظم خان کی جیل میں حالت پر بھی سوال اٹھائے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اعظم خان کو جیل میں کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور انہیں کئی ضروری سہولیات بھی نہیں مل رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ ان معاملات کو لے کر آواز اٹھائیں گے۔ پارٹی میں دو گروپ بننے سے متعلق سوال پر شیوپال یادو نے کہا کہ سماجوادی پارٹی میں کوئی پھوٹ نہیں ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پارٹی کے تمام رہنما اور کارکن متحد ہیں اور 2027 کے اسمبلی انتخابات میں سماجوادی پارٹی بی جے پی کو شکست دے کر اترپردیش میں حکومت بنائے گی۔ انہوں نے طلبا اور نوجوانوں کے کردار پر بھی زور دیا۔ شیوپال یادو نے کہا کہ اگر طلبا اور نوجوان آگے آئیں گے تو جوہر یونیورسٹی کے معاملے پر تحریک کو بھی مزید طاقت ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ سماجوادی پارٹی طلبہ کے ساتھ پوری طرح کھڑی ہے۔

جے پی ایس سی احتجاج کا ۱۹ ؍واں دن: پولیس کی لاٹھیاں کاٹ دیگئی پنڈال کی بجلی، سی بی آئی تحقیقات سے کون بچے گا؟

جھارکھنڈ میں JPSC امتحان میں مبینہ دھاندلی کے خلاف طلبہ کی تحریک 19 ویں روز بھی جاری ہے۔ پولیس کے لاٹھی چارج اور بجلی منقطع کیے جانے کے درمیان کانگریس کے چار وزرا نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے بی جے پی پر طلبہ کو بھڑکانے اور TDPL ایجنسی کو بچانے کا سنگین الزام عائد کیا ہے۔ جھارکھنڈ میں JPSC امتحان میں مبینہ دھاندلی کو لے کر طلبہ کا غصہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ احتجاج کے 19 ویں روز پولیس کے لاٹھی چارج، طلبہ کی خاموش ریلی اور مظاہرین کے پنڈال کی بجلی کاٹ دیے جانے سے ماحول مکمل طور پر کشیدہ ہوگیا ہے۔ اسی دوران ریاستی حکومت میں کانگریس کوٹے کے چار بڑے وزرا نے ایک ساتھ محاذ کھول دیا ہے۔ انہوں نے براہ راست بھارتیہ جنتا پارٹی (BJP) پر طلبہ کو اکسانے اور سیاسی فائدہ اٹھانے کا سنگین الزام عائد کیا ہے۔ سینئر وزیر اور وزیر خزانہ رادھا کرشن کشور نے بی جے پی پر گہری سازش رچنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں طے کیا گیا تھا کہ 10 اگست کو ایوان میں طلبہ کے مسئلے پر 3 گھنٹے تک خصوصی بحث ہوگی۔ لیکن بی جے پی کے ارکان اسمبلی بحث سے دور رہے اور اسی روز وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ کا گھیراؤ کرنے کی سازش رچی۔ کشور نے کہا کہ بی جے پی دراصل بحث چاہتی ہی نہیں ہے، اس کا مقصد صرف احتجاج کو بھڑکانا ہے۔ بی جے پی کے ریاستی صدر آدتیہ ساہو نے الزام عائد کیا تھا کہ یہ سب کچھ راہل گاندھی کے اشارے پر ہو رہا ہے۔ اس پر پلٹ وار کرتے ہوئے وزیر زراعت نیہا شلپی ٹرکی نے کہا کہ یہ الزام جھوٹ کو بھی شرمندہ کرنے والا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ واقعے کے فوراً بعد راہل گاندھی نے پولیس کارروائی کی مذمت کی تھی۔ وہیں وزیر صحت ڈاکٹر عرفان انصاری نے بھی اپنے جارحانہ انداز میں بی جے پی کو کٹہرے میں کھڑا کیا اور احتجاج کو بھڑکانے والوں کو سخت وارننگ دی۔ پورے تنازع میں سب سے بڑا اور چونکا دینے والا بیان دیہی ترقی کی وزیر دیپیکا پانڈے نے دیا۔ بی جے پی کی جانب سے JPSC معاملے کی CBI تحقیقات کے مطالبے پر جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ریاست کی CID بہترین کام کررہی ہے اور ہر روز امتحانی ایجنسی TDPL کی نئی بے ضابطگیوں کو بے نقاب کررہی ہے۔ دیپیکا پانڈے نے واضح طور پر کہا کہ بی جے پی CBI تحقیقات کا مطالبہ اس لیے کررہی ہے تاکہ TDPL کو بچایا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں بھی CBI نے کئی گھوٹالوں کی تحقیقات اپنے ہاتھ میں لی ہیں، لیکن ان میں سے کئی معاملات میں آج تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ اس چاروں طرف سے ہونے والی سیاسی بیان بازی کے بعد جھارکھنڈ کی سیاست مزید گرم ہوگئی ہے اور طلبہ کا احتجاج اب ایک بڑی سیاسی لڑائی میں تبدیل ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔

تو الٹا لٹکا دیں گے، سی جے پی کی میٹنگ پر ہنگامہ

دیپکے نے لگائے مودی حکومت پر سنگین الزامات

دہلی میں 'کاکروچ جنتا پارٹی' کے بانی ابھیجیت دیپکے نے الزام عائد کیا ہے کہ دھمکیوں کے باعث انہیں میٹنگ کے لیے ہال نہیں مل رہا ہے۔ انہوں نے بی جے پی پر نوجوانوں سے خوفزدہ ہونے کا الزام لگاتے ہوئے 15 اگست سے 'کیا بولتی پبلک' مہم اور 'جنتر منتر سیزن 2' شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کاکروچ جنتا پارٹی یعنی CJP دارالحکومت دہلی کی سیاست میں ان دنوں کافی زیر بحث ہے۔ تاہم اپنی ایک اہم میٹنگ سے قبل ہی پارٹی کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ CJP کے بانی ابھیجیت دیپکے نے حکمراں بی جے پی پر انتہائی سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ پارٹی کے رضاکاروں کی میٹنگ کے لیے دہلی میں کوئی ہال کرائے پر دینے کو تیار نہیں ہے اور جن لوگوں نے ہال فراہم کیا تھا، انہیں "الٹا لٹکا دینے" کی خوفناک دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ ابھیجیت دیپکے نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے اپنا غصہ ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا کہ "آج ہماری میٹنگ ہونی تھی۔ ہم 10 جگہوں پر گئے، لیکن سب نے کہا کہ اوپر سے دباؤ ہے، ہم آپ کو ہال نہیں دے سکتے۔ بڑی مشکل سے ایک ہال ملا تھا، لیکن آج صبح اس کے مالک کو دھمکی دی گئی کہ اگر CJP کی میٹنگ ہونے دی تو الٹا لٹکا دیا جائے گا۔" دیپکے نے براہ راست الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب بی جے پی کروا رہی ہے، کیونکہ وہ ملک کے نوجوانوں سے خوفزدہ ہوگئی ہے۔ انہوں نے چیلنج دیتے ہوئے کہا کہ ایسی چھوٹی موٹی حرکتوں سے CJP ڈرنے والی نہیں ہے۔ CJP دھمکیوں کے بعد خاموش بیٹھنے والی نہیں ہے۔ پارٹی کے بانی دیپکے نے اعلان کیا ہے کہ نوجوانوں کی زبردست مانگ پر 'جنتر منتر' کا سیزن 2 بہت جلد شروع ہونے والا ہے۔ انسٹاگرام پر مسلسل پوچھے جا رہے سوالات کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے واضح کیا کہ جلد ہی دہلی کی سڑکوں پر ایک بڑی نوجوان تحریک دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ اسی سلسلے میں پارٹی کے ترجمان آشوتوش رانکا نے بھی بڑا اعلان کیا ہے۔ CJP آئندہ 15 اگست، یوم آزادی سے ملک بھر میں 'کیا بولتی پبلک' کے نام سے ایک بڑی مہم شروع کرنے جارہی ہے۔ رانکا نے کہا کہ آزادی کے بعد سے سرکاری اسکولوں کو تباہ کیا گیا ہے اور دیہات کے بچوں کو مزدوری کرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے۔ CJP اس مہم کے تحت سرپنچوں سے سرکاری اسکولوں کی حالت بہتر بنانے کا مطالبہ کرے گی۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو گاؤں گاؤں میں شدید احتجاج کیا جائے گا۔ CJP کے ان جارحانہ تیوروں نے دہلی سے لے کر ملک کی سیاست تک ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ اب دیکھنا ہوگا کہ 'جنتر منتر سیزن 2' اور 'کیا بولتی پبلک' مہم کو عوام کی جانب سے کس طرح کا ردعمل ملتا ہے۔

بانکی پور کے نوجوانوں کو روزگار دلائیں گے پرشانت کشور؟

بانکی پور سے رکن اسمبلی منتخب ہونے کے بعد جن سوراج کے سربراہ پرشانت کشور نے اپنے حلقے کے نوجوانوں کو لے کر بڑا دعویٰ کیا ہے

پرشانت کشور نے بانکی پور کے نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کا بڑا دعویٰ کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ علاقے کے ہزاروں نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنا ان کی ترجیحات میں شامل ہے۔ بانکی پور سے رکن اسمبلی منتخب ہونے کے بعد جن سوراج کے سربراہ پرشانت کشور نے اپنے حلقے کے نوجوانوں کو لے کر بڑا دعویٰ کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ علاقے کے ہزاروں نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی سمت میں کام کیا جائے گا۔ پی کے کے اس اعلان کے بعد بہار کی سیاست میں ایک نئی بحث شروع ہوگئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ نوجوانوں کو روزگار دینے کا منصوبہ کس طرح نافذ کیا جائے گا اور اس کے پیچھے روزگار کا ماڈل کیا ہوگا؟ پرشانت کشور کچھ دنوں تک عوامی طور پر نظر نہیں آئے۔ اس کے بعد جب وہ سامنے آئے تو انہوں نے بانکی پور کے نوجوانوں کے حوالے سے یہ بڑا اعلان کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنا ان کی ترجیحات میں شامل ہے۔ ظاہر ہے کہ انتخابات کے دوران روزگار اور ملازمت کا مسئلہ بہار کے ووٹروں کے لیے انتہائی اہم رہا ہے، ایسے میں پی کے کے اعلان نے لوگوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرلی ہے۔ پرشانت کشور کا یہ اعلان اپوزیشن کے ساتھ ساتھ حکمراں جماعتوں کو بھی پسند نہیں آیا۔ بہار کی سیاست میں روزگار کے مسئلے پر پہلے ہی الزام تراشی اور جوابی الزام کا سلسلہ جاری رہا ہے۔ ایسے میں پی کے کے بیان نے سیاسی جماعتوں کو انہیں گھیرنے کا ایک نیا موقع فراہم کردیا ہے۔ آر جے ڈی اور جے ڈی یو دونوں کی جانب سے پرشانت کشور کے دعوے پر سوال اٹھائے گئے ہیں۔ سیاسی رہنماؤں کا کہنا ہے کہ روزگار فراہم کرنا محض اعلان کرنے کا معاملہ نہیں ہے۔ اس کے لیے واضح منصوبہ بندی، وسائل اور طویل مدت تک چلنے والے نظام کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسری جانب پرشانت کشور کے ناقدین کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان کے پس منظر کو دیکھتے ہوئے ان کے روزگار ماڈل سے متعلق کئی سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ سیاسی مخالفین نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ کہیں نوجوانوں کو روزگار کے نام پر کسی ایسے نظام میں نہ لگایا جائے جہاں ان کے مفادات کو نظرانداز کردیا جائے۔ پرشانت کشور کا اعلان یقینی طور پر بڑا اور جرات مندانہ ہے، لیکن اسے عملی شکل دینا آسان نہیں ہوگا۔ ہزاروں نوجوانوں کے لیے مستقل اور باعزت روزگار کا انتظام کرنا ایک بڑا چیلنج ہے۔ سینئر صحافی سنیل پانڈے کے مطابق، سب سے پہلے یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ یہاں روزگار سے مراد سرکاری ملازمت، نجی شعبے میں روزگار یا خود روزگار کا ماڈل ہے، کیونکہ تینوں کی نوعیت اور طریقہ کار بالکل مختلف ہیں۔ بانکی پور جیسے بڑے اسمبلی حلقے میں نوجوانوں کی تعداد بھی کافی ہے۔ ایسے میں اگر واقعی ہزاروں افراد کو روزگار دینے کا منصوبہ ہے تو اس کے لیے ٹھوس روڈ میپ پیش کرنا ہوگا۔ صرف تعداد بتانے سے کام نہیں چلے گا بلکہ یہ بھی واضح کرنا ہوگا کہ روزگار کے مواقع کہاں سے پیدا ہوں گے، نوجوانوں کا انتخاب کس طرح ہوگا اور انہیں کس نوعیت کی ملازمت یا کام فراہم کیا جائے گا۔ اب سب کی نظریں پرشانت کشور کے اگلے قدم پر ہیں کہ وہ اپنے اعلان کو عملی منصوبے میں کس طرح تبدیل کرتے ہیں۔

شملہ پولیس نے پنجاب کے بڑے منشیات اسمگلنگ نیٹ ورک سے منسلک ۲؍کروڑ سے زائد کے اثاثے کیے منجمد

شملہ: شملہ پولیس نے بین ریاستی منشیات اسمگلنگ نیٹ ورک کے خلاف بڑی کارروائی کرتے ہوئے منشیات

کی اسمگلنگ سے مبینہ طور پر حاصل کیے گئے تقریباً 2.09 کروڑ روپے کے غیر قانونی اثاثوں کی شناخت کر کے انہیں ضبط اور منجمد کردیا ہے۔ یہ کارروائی منشیات کی آمدنی سے مبینہ طور پر بنائے گئے اثاثوں کے خلاف کی گئی ہے۔ ہماچل پردیش کی شملہ پولیس نے بین ریاستی منشیات اسمگلنگ نیٹ ورک کے خلاف بڑی کارروائی کرتے ہوئے منشیات کی اسمگلنگ سے مبینہ طور پر حاصل کیے گئے تقریباً 2.09 کروڑ روپے کے غیر قانونی اثاثوں کی شناخت کر کے انہیں ضبط اور منجمد کردیا ہے۔ پولیس نے یہ کارروائی منشیات کے کاروبار کی مالیاتی کڑی کی گہرائی سے تحقیقات کے تحت کی ہے۔ ایڈیشنل ایس پی، شملہ سٹی، مہر پنوار نے بتایا کہ پولیس کی کارروائی اب صرف منشیات برآمد کرنے اور اسمگلروں کو گرفتار کرنے تک محدود نہیں ہے، بلکہ منشیات کے کاروبار سے تیار کیے گئے مالیاتی ڈھانچے اور غیر قانونی اثاثوں کو بھی نشانہ بنایا جارہا ہے۔ یہ معاملہ 20 جون 2026 کو اس وقت سامنے آیا، جب شملہ پولیس کی اسپیشل سیل نے خفیہ اطلاع کی بنیاد پر کنلوگ کے ایک ہوم اسٹے پر چھاپہ مارا۔ کارروائی کے دوران بٹھنڈہ کے رہائشی گوپال کمار کو تقریباً 16 گرام ہیروئن، جسے عام طور پر 'چِٹا' کہا جاتا ہے، کے ساتھ گرفتار کیا گیا۔ تحقیقات کے دوران پولیس نے منشیات کی کھیپ کے پچھلے رابطوں کا سراغ لگایا اور بٹھنڈہ کے رہائشی گوربچن عرف گرو کو موہالی سے گرفتار کیا۔ پولیس کے مطابق اس کے قبضے سے تقریباً 162 گرام ہیروئن یا چٹا برآمد کیا گیا۔ اس کے بعد سائنسی، تکنیکی اور انسانی ذرائع سے کی گئی تحقیقات میں مبینہ طور پر بٹھنڈہ کے دیپک کمار عرف کرنی برار کا نام سامنے آیا، جسے تفتیش کاروں نے منشیات کے نیٹ ورک کا مبینہ اہم آپریٹر قرار دیا۔ شملہ پولیس نے بعد میں بٹھنڈہ میں مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے دیپک کمار عرف کرنی برار کو گرفتار کرلیا۔ پولیس کے مطابق برار کا سابقہ مجرمانہ ریکارڈ بھی ہے۔ اس کے خلاف 12 جون 2023 کو بٹھنڈہ کے کینال کالونی تھانے میں این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعات 21-61/B/85 کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی تھی، جس میں تقریباً 100 گرام منشیات کا معاملہ تھا۔ تحقیقات کے دوران پولیس کو معلوم ہوا کہ صرف چھ ماہ کے عرصے میں برار کے بینک اکاؤنٹ سے 50 لاکھ روپے سے زیادہ کے لین دین ہوئے تھے۔ اس کے بعد این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت تفصیلی مالیاتی تحقیقات شروع کی گئیں تاکہ منشیات کی مبینہ آمدنی سے حاصل کیے گئے اثاثوں کا سراغ لگایا جاسکے۔ تفتیش کاروں نے برار اور اس کے ساتھیوں سے منسلک تقریباً 2.09 کروڑ روپے مالیت کی غیر قانونی جائیدادوں اور دیگر اثاثوں کی نشاندہی کی، جنہیں قانونی دفعات کے تحت ضبط یا منجمد کردیا گیا ہے۔ ان اثاثوں میں ٹویوٹا فرچیونر، فورڈ اینڈیور، ٹاٹا سفاری، ہنڈائی ورنا، ماروتی سوزوکی سوئفٹ اور ووکس ویگن جیٹا سمیت کئی مہنگی گاڑیاں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ایس-4 اسپورٹس کلب، ایس-4 کار واش سینٹر، ایک رہائشی مکان اور بینک اکاؤنٹس میں موجود رقم بھی کارروائی کے دائرے میں شامل ہے۔ ایڈیشنل ایس پی مہر پنوار نے کہا کہ مالیاتی تحقیقات کا مقصد منظم منشیات اسمگلنگ کی معاشی بنیاد کو ختم کرنا اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ منشیات کے کاروبار میں ملوث افراد غیر قانونی آمدنی سے اثاثے نہ بنا سکیں۔ شملہ پولیس کے مطابق 2026 کے دوران اب تک منشیات اسمگلروں اور سپلائرز سے متعلق تقریباً 6.38 کروڑ روپے کے غیر قانونی اثاثے ضبط یا منجمد کیے جاچکے ہیں۔ پولیس کے مطابق 2024 اور 2025 میں اس نوعیت کی مالیاتی کارروائی کا ضلع میں کوئی ریکارڈ نہیں تھا۔ پولیس نے کہا کہ تازہ کارروائی نہ صرف 2026 میں منشیات اسمگلروں کے خلاف اس کی سب سے بڑی مالیاتی کارروائی ہے، بلکہ رواں سال ہماچل پردیش کی کسی بھی ضلعی پولیس کی جانب سے منشیات اسمگلنگ سے منسلک اثاثوں کی ضبطی یا منجمد کیے جانے کی سب سے بڑی کارروائی بھی ہے۔ شملہ پولیس نے کہا ہے کہ منظم منشیات اسمگلنگ کے نیٹ ورک، اس کے اہم آپریٹرز، سپلائرز اور منشیات کی تجارت سے مبینہ طور پر حاصل ہونے والے غیر قانونی اثاثوں کے خلاف کارروائی جاری رکھی جائے گی۔ پولیس نے مالیاتی تحقیقات کو اپنی منشیات مخالف حکمت عملی کا لازمی حصہ بنانے پر زور دیا ہے۔

برسا میں قبائلی بچوں کی اموات پر دگوجے سنگھ کا اظہار تشویش

ریاستی سطح پر تحقیقات کا مطالبہ

دگ وجے سنگھ نے وزیر اعلیٰ سے کہا کہ حکومت نے دو روز قبل عالمی یوم قبائل منایا، لیکن اسی دوران ریاست کی خصوصی طور پر پسماندہ بیگا قبائلی برادری کے خاندان سنگین بیماریوں کی زد میں ہیں۔ انہوں نے اسے مبینہ انتظامی غفلت کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے ریاستی سطح پر تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ دگ وجے سنگھ نے مطالبہ کیا کہ متاثرہ دیہات میں طبی ماہرین کے ساتھ میڈیکل ٹیمیں تعینات کی جائیں اور وزیر صحت و چیف سیکریٹری خود صورتحال کا جائزہ لیں۔ نئی دہلی: مدھیہ پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور کانگریس کے سینئر لیڈر دگ وجے سنگھ نے بالاگھاٹ ضلع کے قبائلی بلاک برسا میں مبینہ طور پر آلودہ پانی اور انفیکشن سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے باعث بچوں کی اموات اور بڑی تعداد میں بچوں کے بیمار ہونے پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ موہن یادو کو خط لکھ کر اس پورے معاملے کی ریاستی سطح پر تحقیقات اور ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ دگ وجے سنگھ نے اپنے خط میں دعویٰ کیا کہ گزشتہ ایک ہفتے کے دوران برسا علاقے میں آلودہ پانی اور انفیکشن سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے باعث 11 قبائلی بچوں کی موت ہوئی ہے۔ ان کے مطابق ضلعی انتظامیہ نے سات بچوں کی موت کی تصدیق کی ہے، جب کہ چار دیگر اموات کی معلومات مبینہ طور پر سامنے نہیں لائی جارہی ہیں۔ بالاگھاٹ ضلع اسپتال میں اب تک 100 سے زیادہ بچوں کو داخل کرایا جاچکا ہے، جن میں 40 سے 50 بچوں کی حالت تشویشناک بتائی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف ریاستی حکومت 6 اگست سے 'جن وشواس ابھیان' چلا رہی ہے، وہیں برسا تر قیاتی بلاک کے متعدد دیہات آلودہ پانی سے پھیلنے والی موسمی بیماریوں کی زد میں ہیں۔ ان علاقوں میں ملیریا، نمونیا، نزلہ، کھانسی اور جلدی بیماریوں کے کیسز سامنے آنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ یہ تمام گاؤں ضلع ہیڈکوارٹر بالاگھاٹ سے تقریباً 100 کلومیٹر دور واقع ہیں۔ دگ وجے سنگھ کے مطابق گزشتہ دس دنوں سے کئی گھروں میں بچے تیز بخار میں مبتلا ہیں اور بونداری، کنڈیکسا اور کورکا سے ملحق ٹولوں اور بستیوں میں خوف کا ماحول ہے۔ کانگریس لیڈر نے قبائلی رہنما شبھم اوئیکے کے حوالے سے کہا کہ ضلع اسپتال کا بچوں کا وارڈ بیمار بچوں سے بھر گیا ہے اور اب تک 11 بچوں کی جان جاچکی ہے۔ ان کے مطابق بونداری گاؤں میں مزدوری کرنے والے سمارو دھروے کے دو بچوں، ساحل دھروے اور نامین دھروے، کی نمونیا کے باعث موت ہوگئی۔ اسی طرح پریتی مرکام، اروند دھروے، سچن مرکام، پوجا دھروے اور روپ لال دھروے سمیت دیگر بچوں کی بھی تیز بخار کے باعث موت کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ دگ وجے سنگھ نے بتایا کہ برسا کے رکن اسمبلی سنجے اوئیکے نے متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کر کے بچوں کو فوری علاج کے لیے ضلع اسپتال بھیجا۔ بالاگھاٹ کی رکن اسمبلی انو بھا منجارے نے بھی بیمار بچوں سے ملاقات کی اور مناسب علاج کے لیے سول سرجن سے بات کی۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ سے کہا کہ حکومت نے دو روز قبل عالمی یوم قبائل منایا، لیکن اسی دوران ریاست کی خصوصی طور پر پسماندہ بیگا قبائلی برادری کے خاندان سنگین بیماریوں کی زد میں ہیں۔ انہوں نے اسے مبینہ انتظامی غفلت کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے ریاستی سطح پر تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ دگ وجے سنگھ نے مطالبہ کیا کہ متاثرہ دیہات میں طبی ماہرین کے ساتھ میڈیکل ٹیمیں تعینات کی جائیں اور وزیر صحت و چیف سیکریٹری خود صورتحال کا جائزہ لیں۔ انہوں نے ہر جاں بحق بچے کے اہل خانہ کو وزیر اعلیٰ ریلیف فنڈ سے 10 لاکھ روپے کی امداد دینے، جبکہ شدید بیمار بچوں کو ایئر لفٹ کر کے ناگپور، رائے پور یا بھوپال کے اسپتالوں میں داخل کرانے اور ان کے مکمل علاج کا خرچ حکومت کی جانب سے برداشت کرنے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔

ابھیجیت دیپکے، بچوں کی ہمت کو سلام، جین زی کے بعد جنریشن الفا نے سڑک کی خراب حالت

نئی دہلی: اترپردیش کے ہمیرپور میں چندوپور کے گنگوا کا ڈیرہ اور بچی کا ڈیرہ علاقوں کے طلبہ طویل عرصے سے سڑک نہ ہونے کی پریشانی کا سامنا کر رہے تھے۔ بارش کے موسم میں کیچڑ سے بھرے راستے پر اسکول جانا بچوں کے لیے خطرناک بن گیا تھا۔ اس مسئلے کے خلاف طلبہ اور مقامی افراد ترنگا ہاتھوں میں لے کر ضلع کلکٹریٹ پہنچے۔ ملک کی نئی نسل یعنی جنریشن زیڈ اور جنریشن الفا اب اپنے بنیادی حقوق اور مسائل کو لے کر کھل کر آواز اٹھانے لگی ہے۔ اترپردیش کے ہمیرپور، اتراکھنڈ کے کھٹیما اور راجستھان کے بانسواڑہ میں اسکولی بچوں کے احتجاج نے یہ دکھا دیا کہ نئی نسل اپنے مسائل کے حل کے لیے نہ صرف بیدار ہے بلکہ انتظامیہ سے جواب بھی مانگ رہی ہے۔ بچوں کے اس حوصلے کو 'کاکروچ جنتا پارٹی' کے بانی ابھیجیت دیپکے نے بھی سراہا ہے۔ سڑک کی خراب حالت، اسکولوں میں اساتذہ کی کمی، ناقص کھانا اور گندگی جیسے مسائل پر طلبہ نے احتجاج کا راستہ اختیار کیا۔ ابھیجیت دیپکے نے بچوں کی ہمت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اپنے مستقبل کے لیے آواز اٹھانے والے ان بچوں کو سلام ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ آزادی کے تقریباً 80 سال بعد بھی اگر بچے اپنے اسکول تک پہنچنے کے لیے سڑک کا مطالبہ کر رہے ہیں تو کیا یہ کوئی بہت بڑی مانگ ہے؟ دیپکے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ یہ کام کئی دہائیاں پہلے ہی ہوجانا چاہیے تھا۔ انہوں نے 15 اگست کے موقع پر دیہی علاقوں کے بچوں اور اسکولوں کے لیے کام کرنے کا عزم کرنے کی اپیل بھی کی۔ اترپردیش کے ہمیرپور میں چندوپور کے گنگوا کا ڈیرہ اور بچی کا ڈیرہ علاقوں کے طلبہ طویل عرصے سے سڑک نہ ہونے کی پریشانی کا سامنا کر رہے تھے۔ بارش کے موسم میں کیچڑ سے بھرے راستے پر اسکول جانا بچوں کے لیے خطرناک بن گیا تھا۔ اس مسئلے کے خلاف طلبہ اور مقامی افراد ترنگا ہاتھوں میں لے کر ضلع کلکٹریٹ پہنچے۔ بچوں نے تقریباً 5 کلومیٹر پیدل مارچ کیا اور ضلع مجسٹریٹ کے مرکزی دروازے پر دھرنا دے دیا۔ موقع پر پہنچے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راکیش کمار نے بتایا کہ سڑک کی تعمیر کے لیے محکمہ جنگلات سے این او سی حاصل ہوچکی ہے۔ حکام کے مطابق تقریباً ایک کروڑ 81 لاکھ روپے کی

فیصلہ سرمائی اجلاس تک موخر! جے پی سی کو بھیجا گیا ایف سی آر اے بل

۳۱؍ ارکان پارلیمنٹ کی کمیٹی کرے گی فیصلہ

مانسون اجلاس میں غیر ملکی عطیات ترمیمی بل 2026 کو لے کر حکومت اور اپوزیشن کے درمیان شدید نوک جھونک ہوئی۔ ہنگامے اور احتجاج کے بعد بل کو 31 رکنی مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (JPC) کے سپرد کر دیا گیا ہے، جو سرمائی اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ مانسون اجلاس کے دوران فارن کنٹری بیوشن ریگولیشن ایکٹ کو لے کر پارلیمنٹ میں حکومت اور اپوزیشن کے درمیان شدید سیاسی گھمسان دیکھنے کو ملا۔ زبردست ہنگامے اور اپوزیشن کی سخت مخالفت کے بعد مرکزی حکومت نے متنازع بل کو مزید تفصیلی جائزے کے لیے 31 رکنی مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (JPC) کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب کمیٹی بل کی مختلف دفعات کا جائزہ لے گی اور اپنی رپورٹ 2026 کے سرمائی اجلاس کے پہلے ہفتے تک پارلیمنٹ میں پیش کرے گی۔ لوک سبھا میں وزیر مملکت برائے داخلہ نتیا نند رائے نے جیسے ہی FCRA بل کو JPC کے حوالے کرنے کی تجویز پیش کی، اپوزیشن نے شدید احتجاج شروع کردیا۔ سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ حکومت جان بوجھ کر یہ بل لا رہی ہے اور اپوزیشن اس کی مکمل مخالفت کر رہا ہے۔ دوسری جانب پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے حکومت کا دفاع کرتے ہوئے واضح کیا کہ یہ بل کسی بھی طرح اقلیتوں کے خلاف نہیں ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ مجوزہ قانون کا مقصد غیر ملکی عطیات کے استعمال میں شفافیت اور جواب دہی کو مضبوط کرنا اور غیر ملکی فنڈز کے غلط استعمال پر قابو پانا ہے۔ 25 مارچ 2026 کو پیش کیے گئے اس بل کی ایک اہم شق کو لے کر سب سے زیادہ تنازع پیدا ہوا ہے۔ مجوزہ قانون کے مطابق اگر کسی این جی او، ٹرسٹ یا مذہبی ادارے کی FCRA رجسٹریشن منسوخ ہوجاتی ہے یا ادارہ اپنی رجسٹریشن واپس کردیتا ہے تو غیر ملکی عطیات سے حاصل کی گئی اس کی تمام جائیدادیں ایک سرکاری اتھارٹی کے ماتحت جا سکتی ہیں۔ اگرچہ بل میں زیادہ سے زیادہ سزا کی مدت کو پانچ سال سے کم کر کے ایک سال کرنے کی تجویز بھی شامل ہے، لیکن اپوزیشن اور بعض تنظیموں کو خدشہ ہے کہ جائیدادوں سے متعلق مجوزہ اختیارات سے انتظامیہ کو وسیع اختیارات حاصل ہوجائیں گے اور ان کا غلط استعمال ممکن ہے۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ اس طرح کے اختیارات کے استعمال سے پہلے مناسب قانونی تحفظ، شفاف طریقہ کار اور متعلقہ اداروں کو اپنا مؤقف پیش کرنے کا موقع فراہم کیا جانا ضروری ہے۔ اپوزیشن کے شدید احتجاج اور مختلف حلقوں کے اعتراضات کے بعد اب FCRA بل کی تفصیلی جانچ JPC کرے گی۔ اس مشترکہ پارلیمانی کمیٹی میں لوک سبھا کے 21 اور راجیہ سبھا کے 10 ارکان، یعنی مجموعی طور پر 31 ارکان شامل ہوں گے۔ کمیٹی بل کی دفعات، ان کے ممکنہ قانونی اور انتظامی اثرات اور متعلقہ فریقوں کے اعتراضات کا جائزہ لے گی۔ اس کے بعد اپنی سفارشات پر مشتمل رپورٹ پارلیمنٹ میں پیش کرے گی۔ ایف سی آر اے بل کا مستقبل اب چند ماہ کے لیے JPC کے پاس چلا گیا ہے۔ کمیٹی کو 2026 کے سرمائی اجلاس کے پہلے ہفتے تک اپنی تفصیلی رپورٹ پیش کرنی ہوگی۔ اس کے بعد حکومت اور پارلیمنٹ کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں بل پر مزید کارروائی کرسکیں گے۔

ممبئی رابطہ
MUMBAIRAABTA

ڈی او جے کیس سے وکست بھارت تک:

80ویں یوم آزادی سے قبل گوتم اڈانی نے اعتماد، قیادت اور قوم کی تعمیر پر کیا اپنے خیالات کا اظہار

ہندوستان کے 80ویں یوم آزادی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اڈانی نے کہا کہ یہ موقع ملک کی کامیابیوں کا جشن منانے کے ساتھ ساتھ ہر نسل کی ذمہ داریوں پر غور کرنے کا بھی ہے۔ انہوں نے آزادی کی صد سالہ تقریب کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل میں تاریخ صرف اس بات کو یاد نہیں رکھے گی کہ ہندوستان نے کتنا انفراسٹرکچر تعمیر کیا، بلکہ یہ بھی دیکھا جائے گا کہ ملک نے کتنے مواقع پیدا کیے، کتنی برادریوں کو مضبوط کیا اور کتنی امیدیں پیدا کیں۔ احمد آباد: ہندوستان کے 80ویں یوم آزادی کی تیاریوں کے درمیان اڈانی گروپ کے چیئرمین گوتم اڈانی نے ''اپنی بات، اپنوں کے ساتھ'' کے دوسرے ایڈیشن میں اعتماد، اقدار، قیادت اور قوم کی تعمیر کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کا یہ خطاب 10 اگست 2026 کو نیویارک کے ایسٹرن ڈسٹرکٹ کی امریکی ضلعی عدالت کی جانب سے امریکی محکمہ انصاف کے ان کے خلاف فوجداری مقدمے کو خارج کیے جانے کے فیصلے کے چند روز بعد سامنے آیا۔ گوتم اڈانی نے قانونی معاملے پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس تجربے نے ان میں فتح کے احساس سے زیادہ عاجزی پیدا کی، قانون کی حکمرانی پر ان کا اعتماد مزید مضبوط کیا اور ان ملازمین، شراکت داروں اور خیرخواہوں کے تئیں تشکر میں اضافہ کیا جو مشکل ترین دور میں بھی گروپ کے ساتھ کھڑے رہے۔ ہنڈن برگ ریسرچ کے الزامات اور اس کے بعد امریکی محکمہ انصاف (ڈپارٹمنٹ آف جسٹس، DOJ) کے مقدمے کا حوالہ دیتے ہوئے اڈانی نے کہا کہ مشکلات انسان یا ادارے کے کردار کو متعین نہیں کرتیں بلکہ اسے ظاہر کرتی ہیں۔ ان کے مطابق دیرپا اعتماد وعدے پورے کرنے، اقدار پر قائم رہنے، قانونی عمل کا احترام کرنے اور مشکل حالات میں بھی درست راستہ اختیار کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ انہوں نے اڈانی گروپ کی جانب سے 20 ہزار کروڑ روپے کے فالو آن پبلک آفر (FPO) کو واپس لینے کے فیصلے کو اپنی سوچ کی نمایاں مثال قرار دیا۔ ان کے مطابق گروپ کے پاس قانونی طور پر اس پیشکش کو آگے بڑھانے کا حق تھا، لیکن اسے واپس لینے کا فیصلہ کیا گیا۔ اڈانی نے کہا، ''اعتماد کسی بھی قانونی حق سے بڑا ہے۔'' ان کے مطابق قانون حقوق فراہم کرتا ہے، لیکن اقدار یہ طے کرتی ہیں کہ ان حقوق کو کب استعمال کیا جانا چاہیے۔ گوتم اڈانی نے سمندر منتھن کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ مشکلات کردار نہیں بناتیں بلکہ کردار کو سامنے لاتی ہیں۔ ہنڈن برگ الزامات اور بعدازاں ڈی او جے کی کارروائی گروپ کے لیے اسی طرح کا ایک امتحان تھا۔ انہوں نے کہا کہ ان واقعات نے گروپ کے اصولوں کو تبدیل نہیں کیا بلکہ صبر، قانونی عمل پر اعتماد اور شدید عوامی توجہ کے باوجود ثابت قدم رہنے کی اہمیت کو مزید مضبوط کیا۔ ان کے مطابق اڈانی گروپ کی کامیابی صرف اس انفراسٹرکچر سے نہیں ناپی جاتی جو وہ تعمیر کرتا ہے، بلکہ اس اعتماد سے بھی ہوتی ہے جو ملازمین، سرمایہ کاروں، قرض دہندگان، شراکت داروں اور برادریوں کے درمیان حاصل کیا جاتا ہے۔ گوتم اڈانی نے کہا کہ امریکہ میں قانونی کارروائی کے دوران گروپ نے اپنے کام پر توجہ مرکوز رکھی، عدالتی عمل کا احترام کیا اور اپنی ذمہ داریاں پوری کرتا رہا۔ ان کے مطابق اس عرصے میں گروپ نے مضبوط کاروباری کارکردگی کا مظاہرہ کیا، اہم انفراسٹرکچر منصوبوں پر پیش رفت کی اور مختلف شعبوں میں اپنی پوزیشن مستحکم کی۔ انہوں نے اڈانی پریوار کے ملازمین، کارکنوں، سپلائرز، کنٹریکٹرز، وینڈرز اور شراکت داروں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ جب عوام کی توجہ قانونی کارروائی پر مرکوز تھی، اس وقت بھی گروپ سے وابستہ افراد خاموشی سے اپنا کام کرتے رہے۔ اڈانی کے مطابق انہی لوگوں کی مسلسل محنت نے گروپ کے مشکل ترین ابواب میں سے ایک کو ترقی کے مضبوط ترین ادوار میں تبدیل کرنے میں مدد دی۔ گوتم اڈانی نے ملک بھر میں ان لوگوں کا بھی شکریہ ادا کیا جنہیں وہ ذاتی طور پر نہیں جانتے لیکن جنہوں نے مشکل وقت میں حوصلہ افزائی، دعاؤں اور حمایت کے ذریعے ساتھ دیا۔ انہوں نے گروپ پر سوال اٹھانے اور تنقید کرنے والوں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ تنقید، خواہ اس کے پیچھے کوئی بھی مقصد ہو، خود احتسابی اور بہتری کا موقع فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے اڈانی گروپ کی کامیابیوں کے پیچھے کام کرنے والے لوگوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہر کامیابی کی اصل معنویت ان لوگوں کی محنت سے پیدا ہوتی ہے جو اسے ممکن بناتے ہیں۔ گوتم اڈانی نے کھاوڑہ رینیوایبل انرجی پارک میں کام کرنے والے نوجوان انجینئر امیت کمار کے ساتھ اپنی گفتگو کا بھی ذکر کیا۔ ان کے مطابق اس گفتگو نے ان کے اس یقین کو مزید مضبوط کیا کہ ترقی کو صرف عالمی معیار کے انفراسٹرکچر سے نہیں بلکہ اس امید، وقار اور زندگیوں میں آنے والی تبدیلی سے بھی ناپا جانا چاہیے جو ایسے منصوبوں کے ذریعے پیدا ہوتی ہے۔ ہندوستان کے 80ویں یوم آزادی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اڈانی نے کہا کہ یہ موقع ملک کی کامیابیوں کا جشن منانے کے ساتھ ساتھ ہر نسل کی ذمہ داریوں پر غور کرنے کا بھی ہے۔ انہوں نے آزادی کی صد سالہ تقریب کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل میں تاریخ صرف اس بات کو یاد نہیں رکھے گی کہ ہندوستان نے کتنا انفراسٹرکچر تعمیر کیا، بلکہ یہ بھی دیکھا جائے گا کہ ملک نے کتنے مواقع پیدا کیے، کتنی برادریوں کو مضبوط کیا اور کتنی امیدیں پیدا کیں۔ گوتم اڈانی نے تین لاکھ سے زائد ملازمین اور شراکت داروں پر مشتمل اڈانی پریوار سے اپیل کی کہ گزشتہ دو برس کے تجربات سے عاجزی، دیانت داری اور نئے عزم کے ساتھ سبق حاصل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہر ملازم اور شراکت دار کو خود سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ ہماری نسل کو کس بات کے لیے یاد رکھا جائے گا؟ انہوں نے کہا کہ مستقبل کا مقصد صرف عالمی معیار کے کاروبار قائم کرنا نہیں بلکہ ایسے ادارے تشکیل دینا ہونا چاہیے جو افراد کے بعد بھی قائم رہیں، مواقع کو وسعت دیں اور ایک مضبوط و خود کفیل ہندوستان کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کریں۔ ان کے مطابق اقدار کی بنیاد پر قائم اور خدمت کے جذبے سے سرشار ایسے ادارے ہی ہندوستان کے مشترکہ 'وکست بھارت' کے وژن کو حقیقت میں بدلنے میں مدد کر سکتے ہیں۔

نیپال میں بین الاقوامی مادری زبان صحافت کانفرنس میں بہار کے سینئر صحافی ڈاکٹر ششی بھوشن کمار کو اعزاز

حاجی پور: نیپال کے دارالحکومت کاٹھمنڈو میں منعقدہ تیسرے بین الاقوامی مادری زبان صحافت کانفرنس۔ 2026 میں ویشالی ضلع کے رہنے والے بہار کے سینئر صحافی اور بجیکا زبان کے مضبوط حامی ڈاکٹر ششی بھوشن کمار کو اعزاز سے نوازا گیا۔ انہیں جمہوریت کی اولین سرزمین ویشالی کی مادری زبان بجیکا کے تحفظ، فروغ اور بین الاقوامی سطح پر تشہیر و ترویج کیلئے کیے گئے نمایاں کاموں کے اعتراف میں یہ اعزاز دیا گیا۔ کانفرنس کا افتتاح نیپال کے وزیر قانون نے کیا۔ اس موقع پر نیپال کے ارکانِ پارلیمنٹ، میئرز، صحافیوں، ماہرینِ لسانیات اور سماجی شعبے سے وابستہ نمائندوں نے شرکت کی۔ کانفرنس میں نیپال، ہندوستان، بنگلہ دیش، بھوٹان اور سعودی عرب سمیت مختلف ممالک سے صحافی اور نمائندگان شریک ہوئے۔ اعزاز حاصل کرنے کے بعد ڈاکٹر ششی بھوشن کمار نے کہا کہ بجیکا صرف ایک زبان نہیں بلکہ ویشالی کی تاریخی، ثقافتی اور جمہوری وراثت کی شناخت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ویشالی کو جمہوریت کی قدیم سرزمین قرار دیتے ہوئے بجیکا زبان کو بین الاقوامی پلیٹ فارم تک پہنچانا ان کا مسلسل مشن ہے۔ انہوں نے کہا کہ مادری زبان کے ذریعے کسی بھی ملک کی ثقافت، تہذیب اور سماجی وراثت کو پوری دنیا کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے۔

امت شاہ کے لیکچر میں کوئی دلچسپی نہیں

طلبہ پر مبینہ پولیس کارروائی کا جواب چاہتی ہے اپوزیشن: راہل گاندھی

نئی دہلی: وزیر داخلہ امت شاہ کے مباحثے کی پیشکش پر اپوزیشن کا سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ راہل گاندھی نے مرکزی وزیر داخلہ پر پارلیمنٹ سے غیر حاضر رہنے کا الزام لگایا ہوئے کہا کہ طلبہ پر مبینہ فائرنگ اور لاٹھی چارج کا حکم کس نے دیا؟۔ کانگریس کے رہنما اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر (قائد حزب اختلاف) راہل گاندھی نے بدھ کے روز مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی جانب سے پارلیمنٹ میں طلبہ کے احتجاج اور مبینہ پولیس کارروائی پر تفصیلی بحث کی پیشکش کے باوجود اپوزیشن کے احتجاج سے پیچھے نہ ہٹنے کے اشارے دیے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ اپوزیشن امت شاہ کا ''لیکچر'' سننے میں دلچسپی نہیں رکھتی بلکہ وہ طلبہ کے خلاف مبینہ طاقت کے استعمال پر جواب اور جواب دہی چاہتی ہے۔ پارلیمنٹ کمپلیکس کے باہر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ اپوزیشن نے واضح کر دیا ہے کہ اسے امت شاہ کا لیکچر نہیں چاہیے۔ انہوں نے کہا ''ہم سے مراد ملک کی نوجوان نسل ہے۔ طلبہ کو کس نے گولی ماری؟ طلبہ کو کیل لگی لاٹھیوں سے مارنے کا حکم کس نے دیا؟ کیا امت شاہ نے ہمارے بچوں پر گولی چلانے کا حکم دیا تھا؟'' انہوں نے مزید کہا کہ اگر ایسا حکم امت شاہ نے دیا تھا تو انہیں استعفیٰ دے دینا چاہیے۔ راہل گاندھی نے الزام لگایا کہ گزشتہ 20 دنوں سے وزیر داخلہ پارلیمنٹ سے غائب ہیں اور ان میں ایوان کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ اس سے قبل مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ حکومت پارلیمنٹ میں نیٹ پیپر لیک سے متعلق طلبہ کے احتجاج کے ہر پہلو پر تفصیلی بحث کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے اپوزیشن سے کہا کہ وہ دوپہر 2 بجے تک اسپیکر کو خط دے تاکہ بحث دوپہر 3 بجے سے شروع کی جاسکے۔ امت شاہ نے کہا کہ وہ خود پارلیمنٹ میں ہر سوال کا جواب دینے کے لیے تیار ہیں۔ ان کے مطابق پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو بھی واضح کر چکے ہیں کہ حکومت طلبہ کے احتجاج سے متعلق تمام معاملات پر بحث کے لیے تیار ہے۔ امت شاہ نے راہل گاندھی کے اس الزام کو مسترد کیا کہ وہ پارلیمنٹ سے غائب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہونے کے بعد سے وہ مسلسل پارلیمنٹ آ رہے ہیں اور اپنے چیمبر میں موجود رہتے ہیں۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ اگر اپوزیشن دونوں ایوانوں کی کارروائی چلنے نہیں دے رہی تو کسی کے پارلیمنٹ جانے سے کیا ہوگا۔ انہوں نے اپوزیشن سے ایک بار پھر بحث کے لیے وقت طے کرنے اور اسپیکر کو خط دینے کی اپیل کی۔ طلبہ کے احتجاج اور مبینہ پولیس کارروائی کے معاملے پر حکومت اور اپوزیشن کے درمیان جاری ٹکراؤ کے باعث پارلیمنٹ کی کارروائی بار بار متاثر ہو رہی ہے۔ اپوزیشن کا مطالبہ ہے کہ حکومت طلبہ کے خلاف مبینہ طور پر طاقت کے استعمال پر جواب دے اور اس کی ذمہ داری طے کی جائے۔ اس سے قبل اپوزیشن کے رہنماؤں نے مرکزی حکومت کے خلاف پارلیمنٹ کے باہر مظاہرہ بھی کیا۔ مظاہرین نے ''امت شاہ جواب دو'' کے نعرے لگائے۔ اپوزیشن نے دارالحکومت دہلی سمیت دیگر ریاستوں میں طلبہ کے خلاف پولیس کی مبینہ زیادتی کو اپنی تنقید کا مرکزی موضوع بنایا۔

پارلیمنٹ میں چندے کے بوری لے کر پہنچی سماجوادی پارٹی

اب تک جمع ہوئے ایک لاکھ ۵۷ ہزار، ہنومان مندر میں جمع کرانے کا منصوبہ

نئی دہلی: سماج وادی پارٹی نے چندہ کی چوری سے متعلق آج ایک بار پھر پارلیمنٹ احاطے میں انوکھا احتجاج کیا۔ ممبران پارلیمنٹ چندے کی بوری لے کر آج پارلیمنٹ پہنچے۔ احتجاج کے دوران ایس پی ایم پی ڈمپل یادو نے کہا، ''یہ لوگ سناتن دھرم کی بات کرتے تھے، لیکن انہوں نے آستھا (عقیدت) کے نام پر چوری کی ہے۔'' پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے 18ویں دن آج ایک بار پھر سماجوادی پارٹی سمیت اپوزیشن پارٹیوں کے اراکین پارلیمنٹ نے رام مندر کے چندے میں مبینہ بے ضابطگی اور طلبا پر لاٹھی چارج کے خلاف انوکھے انداز میں احتجاج کیا۔ سماجوادی پارٹی کے اراکین پارلیمنٹ آج چندے کی بوری لے کر پارلیمنٹ کے احاطے میں پہنچے اور حکومت کے خلاف نعرے بازی کی۔ اس موقع پر سماجوادی پارٹی کی رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو نے کہا کہ اس حکومت کی گزشتہ 10 برسوں میں ایک خاص بات رہی ہے کہ بدعنوانی ہر شعبے میں بری طرح داخل ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے لوگ سناتن دھرم کی بات کرتے تھے، لیکن انہوں نے عقیدت اور آستھا کے معاملے میں بھی چوری کرنے کا کام کیا ہے۔ سماجوادی پارٹی کے اراکین پارلیمنٹ نے بتایا کہ رام مندر کے معاملے پر اب تک پارلیمنٹ میں ایک لاکھ 57 ہزار روپے چندہ جمع کیا جاچکا ہے۔ اس رقم کو مانسون اجلاس ختم ہونے کے بعد کل کناٹ پلیس واقع ہنومان مندر میں جمع کرایا جائے گا۔ احتجاج کے دوران سماجوادی پارٹی کے لیڈر اور اراکین پارلیمنٹ چندے کی بوری، بینر اور پوسٹر لے کر حکومت کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے نظر آئے۔ مظاہرین نے 'چندہ چور' اور 'دودھ کا دودھ، پانی کا پانی' جیسے نعرے بھی لگائے۔ اپوزیشن پارٹیاں اس معاملے پر پارلیمنٹ کے اندر تفصیلی بحث کرانے اور رام مندر کے چندے کے حساب کتاب میں مکمل شفافیت کا مطالبہ کررہی ہیں۔ اس سے ایک روز قبل منگل کو بھی سماجوادی پارٹی کے اراکین پارلیمنٹ دان پیٹی لے کر پارلیمنٹ پہنچے تھے اور چندہ جمع کیا تھا۔ اس سے قبل 31 جولائی کو پورنیہ کے رکن پارلیمنٹ پپو یادو نے بھی پارلیمنٹ کے باہر انوکھے انداز میں احتجاج کیا تھا۔ وہ سادھو کا بھیس اختیار کرکے دان پیٹی لے کر پارلیمنٹ پہنچے تھے۔ انہوں نے علامتی طور پر سادھو سنتوں کا لباس پہن کر رام مندر میں مبینہ گھوٹالے کے خلاف علامتی احتجاج کیا اور لوگوں سے چندہ جمع کیا۔ اس احتجاج میں اپوزیشن کے کئی دیگر اراکین پارلیمنٹ بھی موجود تھے۔ پپو یادو کی جانب سے کئے گئے اس مظاہرے کے دوران کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے بھی دان پیٹی میں چندہ ڈال کر احتجاج میں حصہ لیا تھا۔

ہماچل میں مانسون کا قہر، ۴۳ دن میں ۷۰ اموات

نقصان 910 کروڑ سے تجاوز

اس کے علاوہ مذکورہ مدت میں سڑک حادثات میں 93 افراد ہلاک ہوئے۔ چمبا میں سب سے زیادہ 16 اموات ریکارڈ کی گئیں، جبکہ کلو میں 13، سرمور میں 12 اور شملہ میں 11 افراد سڑک حادثات کا شکار ہوئے۔ تازہ سرکاری تخمینے کے مطابق عوامی املاک کو ہونے والا مجموعی نقصان تقریباً 910.35 کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔ ہماچل پردیش میں مون سون کی شدید بارش نے معمولات زندگی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ سرکاری رپورٹ کے مطابق گزشتہ 43 دنوں کے دوران بارش سے متعلق آفات میں 70 افراد کی جان گئی ہے، جبکہ ریاست بھر میں 204 سڑکیں اب بھی بند ہیں۔ اس دوران سرکاری و عوامی املاک کو ہونے والا مجموعی نقصان 910 کروڑ روپے سے تجاوز کر گیا ہے۔ اسٹیٹ ایمرجنسی آپریشن سینٹر (SEOC) کے 30 جون سے 11 اگست تک کے تازہ اعداد و شمار سے ریاست میں مون سون کی تباہ کاریوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مسلسل موسلا دھار بارش، لینڈ سلائیڈنگ، بادل پھٹنے اور موسم سے متعلق دیگر واقعات کے باعث سڑکوں، بجلی کے بنیادی ڈھانچے، پانی کی فراہمی کے نظام اور نجی املاک کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا ہے۔ ریاست میں اس وقت 204 سڑکیں بند ہیں، جن میں دو قومی شاہراہیں NH-154 اور NH-21 بھی شامل ہیں۔ منڈی سب سے زیادہ متاثرہ ضلع ہے، جہاں 80 سڑکیں بند ہیں۔ منڈی-کلو کا اہم راستہ بھی جالوگی-دوادا کے قریب متاثر ہوا ہے۔ کلو میں 56 جبکہ سرمور میں 23 سڑکیں بند ہیں۔ سڑکوں کی مسلسل بندش سے اضلاع کے درمیان رابطہ متاثر ہوا ہے اور ضروری سامان کی ترسیل کے ساتھ ساتھ امدادی اور ہنگامی ٹیموں کی آمد و رفت بھی مشکل ہوگئی ہے۔ مون سون نے بجلی اور پینے کے پانی کے بنیادی ڈھانچے کو بھی شدید متاثر کیا ہے۔ ریاست میں 45 ڈسٹری بیوشن ٹرانسفارمر (DTR) فی الحال کام نہیں کر رہے، جن میں سے 41 سرمور ضلع کے ناہن سب ڈویژن میں ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق تقریباً 82 پانی کی فراہمی کی اسکیمیں بھی متاثر ہوئی ہیں۔ سرمور میں سب سے زیادہ 31 اسکیمیں متاثر ہوئی ہیں، جبکہ ہمیرپور میں 11 اور منڈی میں آٹھ اسکیمیں متاثر ہیں۔ متاثرہ علاقوں میں بجلی اور پانی کی فراہمی بحال کرنا حکام کی اولین ترجیح ہے۔ SEOC کے مطابق 30 جون سے 11 اگست کے درمیان آفات سے براہ راست جڑی مختلف وجوہات سے 70 افراد ہلاک ہوئے۔

دوسری سہ ماہی میں اشیا کی برآمد

۱۳۱ ارب ڈالر سے تجاوز کرنے کا امکان

ہندوستان کے برآمدات و درآمدات بینک (ایگزم بینک) نے اندازہ لگایا ہے کہ ملک کی مجموعی اشیا کی برآمدات رواں مالی سال ۲۷-۲۰۲۶ء دوسری سہ ماہی میں ۱۳۱ ارب ڈالر سے تجاوز کر جائیں گی۔ ہندوستان کے برآمدات و درآمدات بینک (ایگزم بینک) نے اندازہ لگایا ہے کہ ملک کی مجموعی اشیا کی برآمدات رواں مالی سال ۲۷-۲۰۲۶ء دوسری سہ ماہی میں ۱۳۱ ارب ڈالر سے تجاوز کر جائیں گی۔ ایگزم بینک کی بدھ کو جاری کردہ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ دوسری سہ ماہی میں اشیا کی برآمدات ۱۷٫۶ فیصد بڑھ کر ۱۳۱٫۲ ارب ڈالر رہنے کا امکان ہے۔ اس مدت کے دوران غیر تیل برآمدات میں ۲۰٫۳ فیصد اور غیر تیل و غیر جواہرات و زیورات کی برآمدات میں ۲۰٫۵ فیصد اضافے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ غیر تیل برآمدات ۱۱۳٫۸ ارب ڈالر اور غیر تیل و غیر جواہرات و زیورات کی برآمدات ۱۰۵٫۸ ارب ڈالر رہنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ مجموعی اشیا کی برآمدات، غیر تیل برآمدات اور غیر تیل و غیر جواہرات و زیورات کی برآمدات میں اضافے کا اندازہ ایگزم بینک کی جانب سے ہر سہ ماہی جاری کیا جاتا ہے۔ یہ اندازے متعلقہ سہ ماہی کے لیے مئی، اگست، نومبر اور فروری کے پہلے پندرہ دنوں میں جاری کیے جاتے ہیں۔ بینک کے مطابق عالمی غیر یقینی صورتحال کے باوجود برآمدات میں یہ اضافہ برآمدی منڈیوں کے جغرافیائی تنوع میں اضافے اور اہم تجارتی شراکت دار ممالک کے ساتھ حال ہی میں کیے گئے تجارتی معاہدوں سے پیدا ہونے والے سازگار امکانات کی وجہ سے ممکن ہوگا۔ اس کے علاوہ شراکت دار ممالک میں مضبوط طلب بھی ملک کی برآمدات کو سہارا دے رہی ہے۔ ایگزم بینک کا کہنا ہے کہ ملک کی برآمدات کا منظرنامہ مثبت ہے۔ اسے گھریلو پیداوار کے مسلسل پھیلاؤ اور شرح تبادلہ میں ہونے والی تبدیلیوں سے مزید رفتار ملنے کی امید ہے۔ تاہم، جغرافیائی سیاسی تنازعات اور بین الاقوامی اجناس کی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ بدستور منفی خطرات بنے ہوئے ہیں۔

'ایف سی آر اے بل اور نیٹ کے خلاف دو قراردادیں، ایک موقف'' مرکزی حکومت کو تمل ناڈو سے دوہرے جھٹکے کا سامنا

چنئی: تمل ناڈو قانون ساز اسمبلی کا ریاستی مفادات، سماجی انصاف اور تعلیمی حقوق کے نام پر مرکز کو دوٹوک پیغام۔ ایف سی آر اے ترمیمی بل واپس لینے اور تمل ناڈو میں نیٹ ختم کرنے کا مطالبہ۔ کمل ہاسن نے بھی دونوں قراردادوں کی متفقہ منظوری کا خیر مقدم کیا ہے۔ تمل ناڈو قانون ساز اسمبلی نے منگل کو مرکز کو دو واضح سیاسی پیغامات دیتے ہوئے مجوزہ فارن کنٹری بیوشن (ریگولیشن) ترمیمی بل 2026 اور ریاست میں میڈیکل داخلوں کے لیے قومی اہلیتی و داخلہ امتحان (نیٹ) کے خلاف متفقہ قراردادیں منظور کرلیں۔ دونوں قراردادوں پر حکمراں جماعت کے ساتھ اپوزیشن جماعتوں نے بھی تمل ناڈو کے مفادات، ریاستی حقوق، سماجی انصاف اور تعلیم تک مساوی رسائی جیسے معاملات پر اتفاق کیا۔ ایف سی آر اے سے متعلق قرارداد میں مرکزی حکومت سے موجودہ شکل میں مجوزہ قانون واپس لینے اور ریاستی حکومتوں سمیت تمام متعلقہ فریقوں سے وسیع مشاورت کا مطالبہ کیا گیا، جبکہ نیٹ سے متعلق قرارداد میں تمل ناڈو میں انڈر گریجویٹ میڈیکل داخلوں کے لیے مشترکہ داخلہ امتحان ختم کرنے کی خاطر متعلقہ مرکزی قوانین میں ترمیم کا مطالبہ کیا گیا۔ تمل ناڈو کے وزیر راجموہن نے ایف سی آر اے سے متعلق قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ مجوزہ ترمیمی بل سے غیر ملکی عطیات حاصل کرنے والے اقلیتی اداروں سمیت تعلیمی ادارے، اسپتال، بزرگوں کی دیکھ بھال کے مراکز اور دیگر فلاحی تنظیمیں متاثر ہوسکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایف سی آر اے رجسٹریشن منسوخ ہونے یا اس کی تجدید نہ ہونے کی صورت میں اداروں کے خلاف مجوزہ اقدامات پر تشویش ہے۔ وزیر نے زور دیا کہ ضابطہ جاتی کارروائی آئینی اصولوں کے مطابق ہونی چاہیے۔ راجموہن نے ان شقوں پر بھی اعتراض کیا جن کے تحت کسی فلاحی تنظیم کی ایف سی آر اے رجسٹریشن منسوخ، تجدید سے انکار، ختم یا رضاکارانہ طور پر واپس کیے جانے کی صورت میں حکومت اس کے اثاثوں کو اپنے قبضے میں لے کر ان کا انتظام، تصرف یا فروخت کرسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی ادارے کے خلاف کوئی الزام نہیں ہے تو ایف سی آر اے کے تحت اسے حکومت کے حوالے نہیں کیا جانا چاہیے اور ایسے اداروں کو اپنا موقف پیش کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔ وزیر نے واضح کیا کہ ریاستی حکومت قومی سلامتی یا غیر ملکی عطیات کے غلط استعمال کو روکنے کے لیے ضابطہ سازی کی مخالف نہیں ہے، تاہم جائز تعلیمی، طبی، مذہبی اور سماجی فلاحی اداروں کے حقوق کا تحفظ بھی ضروری ہے۔ اسمبلی کی قرارداد میں ایف سی آر اے ترمیمی بل کو موجودہ شکل میں واپس لینے کے ساتھ ریاستی حکومتوں، مذہبی، فلاحی، تعلیمی، طبی اور سماجی تنظیموں سمیت تمام متعلقہ فریقوں سے جامع مشاورت کا مطالبہ کیا گیا۔ تمل ناڈو نے قدرتی انصاف، تناسب، جائیداد کے حقوق، جائز توقعات اور وفاقیت کے اصولوں پر مبنی حفاظتی اقدامات کی بھی ضرورت پر زور دیا۔ ساتھ ہی غیر ملکی عطیات کی وصولی اور استعمال میں شفافیت اور جواب دہی کی ضرورت کو تسلیم کیا گیا۔ ڈی ایم کے کے راجیہ سبھا رکن پی ولسن نے کہا کہ ان کی جماعت مجوزہ ترمیمی بل کی مکمل طور پر مخالف ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پارٹی نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے ملاقات کرکے اپنی تشویش سے آگاہ کیا ہے۔ ولسن کے مطابق اگر حکومت بل واپس لینے پر غور نہیں کرتی تو اسے مزید جانچ کے لیے مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کے حوالے کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی اس سلسلے میں تفصیلی رپورٹ تیار کرکے وزیر داخلہ کو پیش کرے گی۔ تمل ناڈو اسمبلی نے دوسری اہم قرارداد نیٹ کے خلاف منظور کی۔ ریاستی وزیر صحت کے ارون راج نے قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ نیٹ سماجی انصاف، مساوات اور ریاستی حقوق کے خلاف ہے۔ قرارداد میں انڈر گریجویٹ میڈیکل داخلوں کے لیے تمل ناڈو میں نیٹ ختم کرنے کی خاطر متعلقہ مرکزی قوانین میں ترمیم کا مطالبہ کیا گیا۔ ریاستی حکومت کا کہنا ہے کہ دیہی اور معاشی طور پر کمزور پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلبہ، خصوصاً تمل میڈیم اسکولوں کے طلبہ، مہنگی کوچنگ پر بڑھتے انحصار کی وجہ سے نقصان میں رہتے ہیں۔ تمل ناڈو حکومت نے موقف اختیار کیا کہ 12 سال کی اسکولی تعلیم کے بعد ایک اضافی مسابقتی امتحان طلبہ پر غیر ضروری دباؤ ڈالتا ہے۔ حکومت نے انڈر گریجویٹ میڈیکل کورسز میں داخلے کے لیے بارہویں جماعت کے امتحانات کے نمبروں کو بنیاد بنانے کی تجویز پیش کی ہے۔ نیٹ کے خلاف قرارداد کو ڈی ایم کے، اے آئی اے ڈی ایم کے، کانگریس، پی ایم کے، ڈی ایم ڈی کے، بائیں بازو کی جماعتوں اور دیگر چھوٹی جماعتوں کی حمایت حاصل ہوئی۔ اسمبلی میں بی جے پی کے واحد رکن ایم بھوجا راجن نے نیٹ ختم کرنے کی قرارداد کی مخالفت کی اور بعد میں ووٹنگ میں حصہ نہ لینے کا اعلان کرتے ہوئے واک آؤٹ کیا۔ انہوں نے کہا کہ نیٹ طلبہ کے لیے مواقع فراہم کرتا ہے اور ریاستی حکومت کو امتحان ختم کرنے کے بجائے طلبہ کے لیے بہتر کوچنگ سہولیات فراہم کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ غریب اور دیہی طلبہ کو مہنگی نجی کوچنگ مراکز پر انحصار سے بچانے کے لیے حکومت کو خصوصی منصوبہ شروع کرنا چاہیے۔ تمل ناڈو کی سیاست میں ایک اہم پیش رفت کے طور پر اے آئی اے ڈی ایم کے نے بھی نیٹ کے خلاف اسمبلی قرارداد کی حمایت کی۔ اے آئی اے ڈی ایم کے کے رکن او ایس مانیان نے کہا کہ ان کی جماعت نیٹ مخالف پالیسی پر قائم ہے۔ ڈی ایم کے کے رکن متھوراجا نے بھی قرارداد کی حمایت کی۔ دونوں جماعتیں عام طور پر ریاستی سیاست میں ایک دوسرے کی سیاسی حریف ہیں۔

ہندوستان کے نوجوان صرف ملک کا مستقبل ہی نہیں بلکہ

موجودہ وقت کی بھی سب سے بڑی طاقت ہیں: وزیر اعظم نریندر مودی

نئی دہلی: وزیر اعظم مودی نے کہا کہ نوجوانوں کو شارٹ کٹ کی ذہنیت سے باہر نکلنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ریلوے اسٹیشنوں پر لکھے جانے والے جملے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بعض لوگ پل استعمال کرنے کے بجائے پٹری عبور کرکے شارٹ کٹ اختیار کرتے ہیں، جب کہ وہاں واضح طور پر لکھا ہوتا ہے کہ ''شارٹ کٹ آپ کی زندگی مختصر کرسکتا ہے۔'' مودی نے نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ اگر وہ شارٹ کٹ کی سوچ سے باہر نکلنا چاہتے ہیں تو انہیں اپنی پسند کے عظیم شخصیات کی سوانح عمری ضرور پڑھنی چاہیے۔ انٹرنیشنل یوتھ ڈے کے موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی نے ملک کے نوجوانوں کو ہندوستان کی سب سے بڑی طاقت قرار دیتے ہوئے ان کی صلاحیتوں کی بھرپور تعریف کی۔ بدھ، 12 اگست کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنے پیغام میں وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان کے نوجوان صرف ملک کا مستقبل ہی نہیں بلکہ موجودہ وقت کی بھی سب سے بڑی طاقت ہیں۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ہندوستانی نوجوانوں نے اپنی غیر معمولی حساسیت، بے لوث خدمت کے جذبے اور بے پناہ صلاحیتوں کے ذریعے پوری دنیا میں ایک منفرد اور قابل فخر مقام حاصل کیا ہے۔ انہوں نے نوجوان نسل سے اپیل کی کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو مثبت سمت میں استعمال کریں اور ملک کی ترقی میں فعال کردار ادا کریں۔ رام ناتھ کووند کی خودنوشت کی رونمائی کے موقع پر وزیر اعظم مودی نے خاص طور پر Gen Z کو پیغام دیتے ہوئے کہا کہ ملک کو مستقبل میں سابق صدر رام ناتھ کووند جیسے لاکھوں نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ انہوں نے نوجوانوں کو سوشل میڈیا اور شارٹ کٹ کے بڑھتے رجحان سے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ آج ''ریلز کا زمانہ ہے'' اور سوشل میڈیا انفلوئنسر نوجوانوں کو مختلف سمتوں میں لے جاتے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ نوجوانوں کو شارٹ کٹ کی ذہنیت سے باہر نکلنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ریلوے اسٹیشنوں پر لکھے جانے والے جملے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بعض لوگ پل استعمال کرنے کے بجائے پٹری عبور کرکے شارٹ کٹ اختیار کرتے ہیں، جب کہ وہاں واضح طور پر لکھا ہوتا ہے کہ ''شارٹ کٹ آپ کی زندگی مختصر کرسکتا ہے۔'' مودی نے نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ اگر وہ شارٹ کٹ کی سوچ سے باہر نکلنا چاہتے ہیں تو انہیں اپنی پسند کے عظیم شخصیات کی سوانح عمری ضرور پڑھنی چاہیے۔ انہوں نے خاص طور پر رام ناتھ کووند کی خودنوشت پڑھنے کی اپیل کی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ روزمرہ کی مصروف زندگی میں رہتے ہوئے خودنوشت لکھنے کے لیے وقت نکالنا آسان نہیں ہوتا، لیکن رام ناتھ کووند نے یہ کام ملک کے لوگوں کے لیے کیا ہے۔ ان کے مطابق کووند کی زندگی میں ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں جن میں غریب اور محروم طبقات سے آنے والے لوگ اپنے حالات کی جھلک دیکھ سکتے ہیں۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

وزارت کھیل نے ہندوستانی
ٹیبل ٹینس فیڈریشن کی منظوری منسوخ کردی

ہندوستانی وزارت کھیل نے انڈین اولمپک ایسوسی ایشن (آئی او اے) سے کہا کہ ایک ایڈ-ہاک کمیٹی بنائی جائے، جو ملک میں ٹیبل ٹینس کے معاملات کی نگرانی کرے جب تک کہ صحیح گورننس اسٹرکچر بحال نہ ہو جائے۔ وزارت کھیل نے ہندوستانی ٹیبل ٹینس فیڈریشن کو بڑا جھٹکا دیا ہے۔ انتظامی خامیوں کا حوالہ دیتے ہوئے فیڈریشن کی منظوری کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔

فیڈریشن کی طرف سے بار بار انتظامی ناکامی دیکھنے کو مل رہی تھی۔ کھلاڑیوں کے معاملے میں شفافیت بھی ایک مسئلہ بنی ہوئی تھی۔ انہی تمام وجوہات کے پیش نظر یہ فیصلہ لیا گیا۔ بدھ (12 اگست) کو خبر رساں ایجنسی (پی ٹی آئی) کی رپورٹ میں ٹیبل ٹینس فیڈریشن کی منظوری ختم کرنے کی بات کی گئی۔ ہندوستانی وزارت کھیل نے انڈین اولمپک ایسوسی ایشن (آئی او اے) سے کہا کہ ایک ایڈ-ہاک کمیٹی بنائی جائے، جو ملک میں ٹیبل ٹینس کے معاملات کی نگرانی کرے جب تک کہ صحیح گورننس اسٹرکچر بحال نہ ہو جائے۔ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ ”آئی او اے بین الاقوامی ادارے (آئی ٹی ٹی ایف) سے مشاورت کرکے ایک اندرونی ریگولیٹری نظام بنانے کے لیے ضروری اقدامات کرے گا۔ اس میں ایک ایڈ-ہاک کمیٹی بنانا بھی شامل ہے۔ یہ تب تک کیا جائے گا جب تک ٹی ٹی ایف آئی میں صحیح طریقے سے گورننس اسٹرکچر بحال نہیں ہو جاتا۔“ وزارت کی جانب سے کہا گیا کہ وقت پر انتخاب نہ کرا پانا اور پہلے جاری کیے گئے وجہ بتاؤ نوٹس کا اطمینان بخش جواب نہ دینا بھی معطلی کی وجوہات میں سے ایک رہا۔ واضح رہے کہ یہ صاف نہیں کیا گیا ہے کہ منظوری کب تک کے لیے منسوخ کی گئی ہے اور اسے کب بحال کیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ ہندوستان کی ٹیبل ٹینس فیڈریشن میں کام کاج اور مینجمنٹ کو لے کر ہمیشہ سے خدشات رہے ہیں۔ ہندوستان کی ٹاپ کھلاڑی منیکا بترا نے 2021 میں نیشنل کوچ سومیہ دیپ رائے پر الزام عائد کیا تھا کہ انہوں نے اپنے ذاتی ٹرینی کو فائدہ پہنچانے کے لیے منیکا پر میچ ہارنے کا دباؤ ڈالا تھا۔ مفادات کے ٹکراؤ کے اس سنگین معاملے میں دہلی ہائی کورٹ نے 2022 میں فیڈریشن کی ایگزیکٹو کمیٹی کو معطل کر دیا تھا اور اس کے طریقہ کار کو انتہائی خراب صورتحال قرار دیا تھا۔

فن لینڈ: ٹی ۲۰ ورلڈ کپ یورپ سب ریجنل کوالیفائر کا آخری مرحلہ

آئی سی سی مردوں کے ٹی ۲۰ ورلڈ کپ یورپ سب ریجنل کوالیفائر کا آخری مرحلہ اس ہفتے فن لینڈ میں شروع ہوگا

آئی سی سی مردوں کے ٹی ۲۰ ورلڈ کپ یورپ سب ریجنل کوالیفائر کا آخری مرحلہ اس ہفتے فن لینڈ میں شروع ہوگا، جہاں ۱۴ سے ۲۱ اگست تک ۱۰ ٹیمیں ۲۰۲۷ء کے آئی سی سی مردوں کے ٹی ۲۰ ورلڈ کپ یورپ کوالیفائر میں جگہ بنانے کے لیے مقابلہ کریں گی۔ آئی سی سی مردوں کے ٹی ۲۰ ورلڈ کپ یورپ سب ریجنل کوالیفائر کا آخری مرحلہ اس ہفتے فن لینڈ میں شروع ہوگا، جہاں ۱۴ سے ۲۱ اگست تک ۱۰ ٹیمیں ۲۰۲۷ء کے آئی سی سی مردوں کے ٹی ۲۰ ورلڈ کپ یورپ کوالیفائر میں جگہ بنانے کے لیے مقابلہ کریں گی۔ ٹیموں کو دو گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور دونوں گروپ کی فاتح ٹیمیں فائنل میں پہنچیں گی۔ ٹورنامنٹ کی فاتح ٹیم اگلے سال یورپ کوالیفائر میں آخری دستیاب مقام حاصل کرے گی اور آسٹریلیا و نیوزی لینڈ میں ہونے والے ۲۰۲۸ء ٹی ۲۰ ورلڈ کپ کے گلوبل کوالیفائر تک پہنچنے کا موقع حاصل کرے گی۔ میزبان فن لینڈ کو گروپ ایک میں بلغاریہ، آئل آف مین، لکسمبرگ اور اسپین کے ساتھ رکھا گیا ہے جبکہ گروپ دو میں چیکیا، جرمنی، یونان، اسرائیل اور پرتگال شامل ہیں۔ فن لینڈ نے ۲۰۲۲ء میں پہلی بار آئی سی سی سب ریجنل کوالیفائر کی میزبانی کی تھی۔ اس ٹورنامنٹ کے ذریعے اسے ملک میں کرکٹ کی ترقی کا مظاہرہ کرنے اور یورپ کی ابھرتی ہوئی کرکٹ ٹیموں کی میزبانی کا موقع ملے گا۔ آئی سی سی نے فن لینڈ کے تمام میچوں کے لیے فنش زبان میں کمنٹری کا انتظام کیا ہے، جو پہلی بار آئی سی سی ٹی وی اور فن لینڈ کے سرکاری نشریاتی ادارے کی آن لائن اسٹریمنگ سروس وائی ایل ای ارینا پر دستیاب ہوگی۔ ٹورنامنٹ کے دیگر تمام میچ بھی آئی سی سی ٹی وی پر عالمی سطح پر براہ راست نشر کیے جائیں گے۔ فنش زبان آئی سی سی کے کمنٹری پورٹ فولیو میں شامل ہونے والی دسویں زبان ہے، جس سے دنیا بھر کے شائقین کے لیے کرکٹ کو مزید قابل رسائی بنانے کی آئی سی سی کی کوششوں کو تقویت ملے گی۔ میدان میں سابق آسٹریلوی انٹرنیشنل موئسس ہنریکس کی پرتگال کے کپتان کی حیثیت سے پہلی شرکت پر بھی نگاہیں ہوں گی۔ ۳۹ سالہ ہنریکس پرتگال میں پیدا ہوئے ہیں اور پہلی بار اپنے آبائی ملک کی نمائندگی کریں گے۔ فن لینڈ میں ہونے والا یہ ٹورنامنٹ یورپ میں سب ریجنل کوالیفائرز کے سلسلے کا آخری مرحلہ ہے۔ اس سے قبل مئی میں قبرص اور جولائی میں ڈنمارک میں مقابلے منعقد ہوئے تھے۔ جرسی نے قبرص میں سب ریجنل کوالیفائر اے جیت کر پہلی کوالیفائنگ جگہ حاصل کی، جبکہ ڈنمارک نے اپنی سرزمین پر سب ریجنل کوالیفائر بی جیت کر دوسری جگہ حاصل کی۔ فن لینڈ میں ہونے والے ٹورنامنٹ کی فاتح ٹیم اگلے سال آئی سی سی مردوں کے ٹی ۲۰ ورلڈ کپ یورپ کوالیفائر میں حصہ لے گی، جبکہ ۲۰۲۶ء کے ٹورنامنٹ میں غیر معمولی حالات کے پیش نظر اسکاٹ لینڈ کو براہ راست جگہ دی گئی ہے۔ یورپ کی باقی دو ٹیمیں اٹلی اور نیدرلینڈز، جنہوں نے ابھی تک ۲۰۲۸ء آئی سی سی مردوں کے ٹی ۲۰ ورلڈ کپ کے لیے کوالیفائی نہیں کیا ہے، براہ راست گلوبل کوالیفائر میں پہنچیں گی۔

بھارت سے ٹکرانے کیلئے سری لنکا نے ۱۶ رکنی ٹیسٹ ٹیم کا کیا اعلان

بھارت کے خلاف دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے پہلے مقابلے کے لیے سری لنکا نے 16 رکنی اسکواڈ کا اعلان کر دیا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ اسٹار بلے باز کوسل مینڈس اور پاتھم نسانکا پہلے ٹیسٹ میں ٹیم کا حصہ نہیں ہوں گے۔ پہلا ٹیسٹ 15 اگست سے گال میں کھیلا جائے گا۔ سری لنکا کی قیادت آل راؤنڈر دھننجیا ڈی سلوا کریں گے۔ مینڈس اور نسانکا کی غیر موجودگی سری لنکا کے لیے بڑا جھٹکا سمجھی جا رہی ہے۔ نسانکا گزشتہ ماہ لندن میں کلائی کی سرجری سے صحت یاب ہو رہے ہیں، جبکہ کوسل مینڈس بھی پہلے ٹیسٹ کے لیے دستیاب نہیں ہوں گے۔ ان دونوں کی غیر موجودگی میں سری لنکا کے مڈل آرڈر پر اضافی ذمہ داری ہوگی۔ سری لنکا نے تجربہ کار وکٹ کیپر بلے باز نروشن ڈکویلا کو ٹیسٹ ٹیم میں واپس بلایا ہے۔ ڈکویلا نے آخری مرتبہ 2023 میں ٹیسٹ میچ کھیلا تھا اور اب تقریباً تین سال بعد دوبارہ ٹیم میں واپسی ہوئی ہے۔ ان کا تجربہ سری لنکا کے لیے اہم ثابت ہوسکتا ہے۔ اسکواڈ میں کیشر انوانتھا کو پہلی مرتبہ ٹیسٹ ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ ان کے ساتھ پسندو سور یا بندرا ابھی ٹیم کا حصہ ہیں۔ سری لنکا کو امید ہوگی کہ یہ نوجوان کھلاڑی بھارت کے مضبوط بولنگ اٹیک کے خلاف ذمہ داری نبھا سکیں گے۔ ٹیم میں نائب کپتان کامندو مینڈس، تجربہ کار دنیش چندیمل، لہرو اودارا، پسندو سور یا بندرا اور سونال دینوشا جیسے بلے باز شامل ہیں۔

بابر اعظم دوبارہ ٹاپ ۱۰ میں، پاکستان کے تین کھلاڑیوں کی رینکنگ میں بہتری

ویسٹ انڈیز کے خلاف حالیہ کامیابی کے بعد پاکستان کے تین اسٹار کھلاڑیوں نے آئی سی سی کی تازہ ٹیسٹ رینکنگ میں نمایاں ترقی حاصل کی ہے

ویسٹ انڈیز کے خلاف حالیہ کامیابی کے بعد پاکستان کے تین اسٹار کھلاڑیوں نے آئی سی سی کی تازہ ٹیسٹ رینکنگ میں نمایاں ترقی حاصل کی ہے۔ کپتان بابر اعظم، عبداللہ شفیق اور اسپنر ساجد خان نے اپنی کارکردگی کی بدولت رینکنگ میں بڑی چھلانگ لگائی۔ ویسٹ انڈیز کے خلاف حالیہ کامیابی کے بعد پاکستان کے تین اسٹار کھلاڑیوں نے آئی سی سی کی تازہ ٹیسٹ رینکنگ میں نمایاں ترقی حاصل کی ہے۔ کپتان بابر اعظم، عبداللہ شفیق اور اسپنر ساجد خان نے اپنی کارکردگی کی بدولت رینکنگ میں بڑی چھلانگ لگائی۔ پاکستان نے آئی سی سی ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ سیریز کے دوسرے ٹیسٹ میں ویسٹ انڈیز کو آٹھ وکٹ سے شکست دے کر تین سال سے زائد عرصے بعد بیرون ملک ٹیسٹ میچ میں کامیابی حاصل کی۔ بابر اعظم نے میچ کی پہلی اننگز میں ۸۸ رنز بنائے جبکہ دوسری اننگز میں ۲۴ رنز پر ناٹ آؤٹ رہتے ہوئے ٹیم کو فتح دلائی۔ اس کارکردگی کے بعد بابر پانچ درجے ترقی کرکے ٹیسٹ بلے بازوں کی رینکنگ میں ۱۰ ویں نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ وہ ستمبر ۲۰۲۴ء کے آغاز کے بعد پہلی مرتبہ ٹاپ ۱۰ میں واپس آئے ہیں۔ عبداللہ شفیق نے ویسٹ انڈیز کے خلاف پہلی اننگز میں ۱۶۰ رنز کی ناٹ آؤٹ اننگز کھیلی اور ۲۵ درجے کی چھلانگ لگا کر ۳۲ ویں نمبر پر پہنچ گئے۔ پاکستان کے کامیاب ترین گیند باز ساجد خان نے بھی پانچ درجے ترقی حاصل کی اور ٹیسٹ گیند بازوں کی فہرست میں ۳۰ ویں نمبر پر پہنچ گئے، جبکہ آل راؤنڈرز کی رینکنگ میں بھی پانچ درجے بہتری کے ساتھ ۳۲ ویں نمبر پر آ گئے۔ ٹیسٹ بلے بازوں کی رینکنگ میں آسٹریلیا کے ٹریوس ہیڈ بدستور سرفہرست ہیں، جبکہ ہندوستان کے جسپریت بمراہ ٹیسٹ گیند بازوں میں پہلے نمبر پر برقرار ہیں۔ رویندر جڈیجا ٹیسٹ آل راؤنڈرز کی رینکنگ میں بدستور نمبر ایک پر ہیں۔ دریں اثنا افغانستان اور آئرلینڈ کے درمیان حالیہ ون ڈے مقابلوں کے بعد ون ڈے رینکنگ میں بھی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ افغانستان کے اوپنر رحمان اللہ گرباز ۱۷ رنز کی اننگز کی بدولت تین درجے ترقی کر کے ۱۱ ویں نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ افغانستان کے حشمت اللہ شاہدی چار درجے بہتری کے ساتھ ۵۰ ویں نمبر پر آ گئے، جبکہ آئرلینڈ کے آل راؤنڈر کرٹس کیمفر دوبارہ رینکنگ میں شامل ہو کر مشترکہ طور پر ۵۹ ویں نمبر پر ہیں۔ افغانستان کے کپتان راشد خان ون ڈے گیند بازوں کی رینکنگ میں اپنی برتری مزید مضبوط کر چکے ہیں۔ آئرلینڈ کے خلاف سیریز میں مسلسل دو بار پلیئر آف دی میچ بننے والے راشد نے دوسرے میچ میں چھ وکٹیں حاصل کی تھیں۔ آئرلینڈ کے فاسٹ بولر مارک اڈئیر بھی دوبارہ ون ڈے رینکنگ میں شامل ہو گئے ہیں اور ۱۷ ویں نمبر پر ہیں۔

عالمی کپ کی کامیابی نے زیادہ کامیابیوں کی بھوک بڑھادی: جمیمہ

خواتین کے کرکٹ عالمی کپ میں تاریخی کامیابی نے ٹیم کے اندر مزید فتوحات کی خواہش پیدا کردی ہے

ہندوستانی خاتون کرکٹ ٹیم کی بلے باز جمیمہ روڈریگز کا کہنا ہے کہ خواتین کے کرکٹ عالمی کپ میں تاریخی کامیابی نے ٹیم کے اندر مزید فتوحات کی خواہش پیدا کردی ہے اور اب ٹیم کی نظریں پہلی خواتین چیمپئن ٹرافی پر ہیں۔ ہندوستانی خاتون کرکٹ ٹیم کی بلے باز جمیمہ روڈریگز کا کہنا ہے کہ خواتین کے کرکٹ عالمی کپ میں تاریخی کامیابی نے ٹیم کے اندر مزید فتوحات کی خواہش پیدا کردی ہے اور اب ٹیم کی نظریں پہلی خواتین چیمپئن ٹرافی پر ہیں۔ ہندوستان نے گزشتہ سال اپنی سرزمین پر پہلی مرتبہ خواتین کا عالمی کپ جیتا تھا۔ جمیمہ کے مطابق بڑی بین الاقوامی ٹرافی جیتنے کے تجربے نے ٹیم کے عزائم مزید بلند کردیئے ہیں اور اب وہ ایک اور ٹرافی اپنے نام کرنا چاہتی ہے۔ جمیمہ نے جیو اسٹار سے کہا کہ ”ہم نے ایک مرتبہ کامیابی کا ذائقہ چکھ لیا ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ سرفہرست رہنے کا احساس کیسا ہوتا ہے۔ جتنا زیادہ آپ اس کا ذائقہ چکھتے ہیں، اتنا ہی زیادہ وہاں رہنے کی خواہش ہوتی ہے۔ ہماری ٹیم اسی سمت کام کر رہی ہے۔ چیمپئن ٹرافی بہت خاص ہوگی، کیونکہ خواتین کرکٹ میں یہ پہلی مرتبہ منعقد ہوگی اور میں بھی پہلی بار اس کا حصہ بنوں گی۔“ انہوں نے کہا کہ ٹیم کی سوچ میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی اور ہمیشہ کی طرح توجہ ٹیم کو کامیابی دلانے پر مرکوز رہے گی۔ ہندوستان کا اگلا بڑا امتحان دسمبر میں جنوبی افریقہ کا مشکل دورہ ہوگا، جس کے بعد ٹیم کی تمام تر توجہ چیمپئن ٹرافی پر مرکوز ہو جائے گی۔ سات میچوں کے اس دورے کا آغاز ۹ دسمبر سے گکیبرہا میں واحد ٹیسٹ سے ہوگا۔ اس کے بعد ۱۶ دسمبر سے تین ون ڈے اور ۲۶ دسمبر سے تین ٹی ۲۰ بین الاقوامی میچ کھیلے جائیں گے۔ اس سیریز میں ہندوستان کو ایک بار پھر جنوبی افریقہ کا سامنا ہوگا، جسے اس نے گزشتہ سال عالمی کپ کے فائنل میں شکست دی تھی۔ جمیمہ نے کہا کہ یہ سیریز یقیناً بہت دلچسپ ہوگی۔ دونوں ٹیمیں بہت اچھا کھیل رہی ہیں۔ حالیہ عرصے میں دونوں کے درمیان اچھی رقابت رہی ہے اور ہم نے جنوبی افریقہ کے خلاف کافی میچ کھیلے ہیں۔ دنیا کی دو بہترین ٹیموں کا جنوبی افریقہ میں آمنے سامنے ہونا ایک بڑا چیلنج ہوگا اور ہم اس کے لیے پرجوش ہیں۔ جمیمہ کو آخری بار دی ہنڈریڈ ۲۰۲۶ء میں سدرن بریو کی جانب سے کھیلتے دیکھا گیا تھا۔ انہوں نے چھ میچوں میں ۱۴۳ رنز بنائے اور ٹیم کو پلے آف میں پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ۲۵ سالہ جمیمہ نے ٹورنامنٹ میں دو مرتبہ پلیئر آف دی میچ کا اعزاز حاصل کیا، تاہم ہیمسٹرنگ انجری کے باعث انہیں اپنا سیزن درمیان میں ہی ختم کرنا پڑا۔ اب ان کی فوری توجہ مکمل صحت یابی اور میدان میں واپسی پر ہے جبکہ ہندوستان کے مصروف بین الاقوامی شیڈول میں پہلی خواتین چیمپئن ٹرافی سے قبل انہیں اپنی فارم اور فٹنس ثابت کرنے کے کئی مواقع ملیں گے۔

جنت زُبیر نے ممبئی کے خوبصورت مکان کی جھلک مداحوں کو دکھائی

معروف ٹی وی اداکارہ نے حال ہی میں اپنے ممبئی کے خوبصورت اور پرتعیش گھر کی جھلک مداحوں کو دکھائی

معروف ٹی وی اداکارہ اور سوشل میڈیا اسٹار جنت زُبیر رحمانی نے حال ہی میں اپنے ممبئی کے خوبصورت اور پرتعیش گھر کی جھلک مداحوں کو دکھائی۔ ان کے مکان میں جدید ڈیزائن کے ساتھ شاہانہ انداز بھی نظر آتا ہے، جہاں سفید، کریم اور سنہری رنگوں کا امتزاج خاص توجہ کھینچتا ہے۔ معروف ٹی وی اداکارہ اور سوشل میڈیا اسٹار جنت زُبیر رحمانی نے حال ہی میں اپنے ممبئی کے خوبصورت اور پرتعیش گھر کی جھلک مداحوں کو دکھائی۔ ان کے گھر میں جدید ڈیزائن کے ساتھ شاہانہ انداز بھی نظر آتا ہے، جہاں سفید، کریم اور سنہری رنگوں کا امتزاج خاص توجہ کھینچتا ہے۔ جنت کے گھر کا سب سے نمایاں حصہ اس کا کشادہ لیونگ روم ہے۔ یہاں نفیس سفید صوفے، سنہری سجاوٹی اشیا، جدید کافی ٹیبلز اور دلکش لائٹنگ استعمال کی گئی ہے۔ بڑی کھڑکیوں سے آنے والی قدرتی روشنی پورے کمرے کو مزید روشن اور کشادہ بناتی ہے۔ گھر کا ڈائننگ ایریا بھی سفید اور سنہری تھیم سے ہم آہنگ ہے۔ شیشے کی ڈائننگ ٹیبل، خوبصورت کرسیاں اور گرم روشنی اس جگہ کو خاندان کے ساتھ کھانا کھانے کے لیے آرام دہ اور دلکش بناتی ہے۔ جنت کا بیڈروم کریم اور بیج رنگوں میں سجایا گیا ہے۔ نرم روشنی، سادہ مگر نفیس فرنیچر اور آرام دہ سجاوٹ کمرے کو پُرسکون ماحول فراہم کرتی ہے۔ گھر کی بالکونی جنت کی پسندیدہ جگہوں میں شامل ہے۔ یہاں سفید نشستوں، چھوٹی میز اور گملوں میں لگے پودوں کے ذریعے ایک پُرسکون ماحول بنایا گیا ہے، جہاں سے ممبئی کے ماحول کا لطف اٹھایا جا سکتا ہے۔ مکان میں ایک خاص ڈسپلے کیبنٹ میں خوبصورت چائے کے سیٹس، پلیٹیں، سرونگ ڈشز اور شیشے کے برتن سلیقے سے رکھے گئے ہیں۔ سفید اور سنہری رنگوں کی یہ کلیکشن گھر کے شاہانہ انداز میں مزید اضافہ کرتی ہے۔ جنت کے گھر کی ایک اور خاص بات ان کا منظم واک اِن وارڈروب ہے، جہاں کپڑوں، جوتوں، ہینڈ بیگز اور دیگر فیشن لوازمات کے لیے الگ الگ جگہیں بنائی گئی ہیں۔ لائٹنگ اور ترتیب کی وجہ سے یہ جگہ کسی لگژری بوتیک جیسی دکھائی دیتی ہے۔ مجموعی طور پر جنت زبیر کا ممبئی کا گھر جدید خوبصورتی، آرام اور شاہانہ سجاوٹ کا حسین امتزاج پیش کرتا ہے۔

انل کپور لا رہے ہیں 'انڈیا کے ٹاپ ون پرسینٹ' کامن سینس سے جیت سکیں گے ایک کروڑ

بالی ووڈ کے معروف اداکار انل کپور ایک نئے کوئز شو 'انڈیا کے ٹاپ ون پرسینٹ' کے ساتھ ٹیلی ویژن پر واپسی کرنے جا رہے ہیں

بالی ووڈ کے معروف اداکار انل کپور ایک نئے کوئز شو 'انڈیا کے ٹاپ ون پرسینٹ' کے ساتھ ٹیلی ویژن پر واپسی کرنے جا رہے ہیں۔ اس شو میں عام معلومات کے بجائے شرکاء کی کامن سینس، ذہانت، مشاہدے اور منطقی سوچ کو آزمایا جائے گا۔ خاص بات یہ ہے کہ شو کے فاتح کو ایک کروڑ روپے تک کا انعام جیتنے کا موقع ملے گا۔ بالی ووڈ کے معروف اداکار انل کپور ایک نئے کوئز شو 'انڈیا کے ٹاپ ون پرسینٹ' کے ساتھ ٹیلی ویژن پر واپسی کرنے جا رہے ہیں۔ شو کا تصور روایتی کوئز پروگراموں سے کچھ مختلف بتایا جا رہا ہے۔ یہاں صرف کتابی معلومات یا مشکل سوالات کے درست جواب دینا کافی نہیں ہوگا، بلکہ شرکاء کو اپنی روزمرہ سمجھ بوجھ اور حاضر جوابی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ سوالات اس انداز میں تیار کیے جائیں گے کہ ان کا جواب دینے کے لیے معلومات سے زیادہ عام فہم سوچ اور صورتحال کو سمجھنے کی صلاحیت درکار ہوگی۔ 'انڈیا کے ٹاپ ون پرسینٹ' میں شرکاء کو مختلف مراحل سے گزرنا ہوگا اور ہر مرحلے کے ساتھ مقابلہ مزید مشکل ہوتا جائے گا۔ شو کا مقصد یہ جاننا ہوگا کہ کون سا امیدوار اپنی منطقی صلاحیت اور کامن سینس کی مدد سے دوسروں کے مقابلے میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرسکتا ہے۔ انل کپور کی میزبانی اس شو کی خاص کشش بننے والی ہے۔ اداکار اپنی توانائی، مزاحیہ انداز اور حاضر جوابی کے لیے مشہور ہیں اور شو میں بھی ان کا یہی انداز ناظرین کو دیکھنے کو مل سکتا ہے۔ ان کی موجودگی سے پروگرام میں تفریح کے ساتھ مقابلے کا جوش بھی بڑھنے کی توقع ہے۔ اس شو کی ایک خاص بات اس کا انعامی ڈھانچہ ہے۔ بہترین کارکردگی دکھانے والے شرکاء کے لیے بڑے بڑے نقد انعامات رکھے گئے ہیں اور مقابلے کا سب سے بڑا انعام ایک کروڑ روپے ہے۔ اس وجہ سے عام ناظرین کے ساتھ ساتھ کوئز اور ذہنی مقابلوں میں دلچسپی رکھنے والے افراد کی توجہ بھی اس پروگرام کی جانب مرکوز ہے۔ 'ٹاپ ون پرسینٹ' کے تصور میں ایسے سوالات شامل کیے جانے کی توقع ہے جنہیں دیکھ کر بظاہر جواب آسان محسوس ہوسکتا ہے، لیکن درست جواب تک پہنچنے کے لیے سوال کو مختلف زاویے سے سمجھنا پڑے گا۔ یہی پہلو شو کو عام کوئز پروگراموں سے الگ بنانے کی کوشش کرے گا۔ انل کپور کے مداحوں کے لیے بھی یہ شو خاص اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ اداکار طویل عرصے سے فلموں کے ساتھ مختلف ٹی وی اور تفریحی پروگراموں میں اپنی میزبانی اور جج کے کردار سے ناظرین کو محظوظ کرتے رہے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا صرف معلومات رکھنے والا شخص کامیاب ہوگا یا پھر تیز کامن سینس، مشاہدے اور منطقی سوچ رکھنے والا امیدوار ایک کروڑ روپے کی رقم اپنے نام کر پائے گا؟ 'انڈیا کے ٹاپ ون پرسینٹ' کا یہی بنیادی تصور اسے ناظرین کے لیے دلچسپ بنا رہا ہے۔

اکشے کمار کا حیوان اوتار: میرے کردار میں کوئی گرے شیڈ نہیں، وہ مکمل طور پر برا ہے

پریہ درشن کی بہت زیادہ انتظار کی جانے والی فلم ”حیوان“ کا ٹیزر آج ریلیز کر دیا گیا ہے۔ ٹیزر میں اکشے کمار بالکل مختلف اور خوفناک انداز میں نظر آ رہے ہیں۔

پریہ درشن کی بہت زیادہ انتظار کی جانے والی فلم ”حیوان“ کا ٹیزر آج ریلیز کر دیا گیا ہے۔ ٹیزر میں اکشے کمار بالکل مختلف اور خوفناک انداز میں نظر آ رہے ہیں۔ فلم میں وہ پہلی بار ایک مکمل طور پر منفی کردار ادا کرتے دکھائی دیں گے۔ پریہ درشن کی بہت زیادہ انتظار کی جانے والی فلم ”حیوان“ کا ٹیزر آج ریلیز کر دیا گیا ہے۔ ٹیزر میں اکشے کمار بالکل مختلف اور خوفناک انداز میں نظر آ رہے ہیں۔ فلم میں وہ پہلی بار ایک مکمل طور پر منفی کردار ادا کرتے دکھائی دیں گے۔ بینی پہنے اکشے کمار کا نیا روپ اور ان کا انتہائی سنجیدہ و پُراسرار انداز فلم کے لیے ناظرین کی دلچسپی بڑھا رہا ہے۔ ٹیزر لانچ کے بعد اکشے کمار نے اپنے کردار کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہمیشہ سے پردۂ سیمیں پر ایک سائیکو کردار ادا کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے کہا ”جیسا کہ فلم کا نام ہے، میں ”حیوان“ کا کردار ادا کر رہا ہوں اور میرے کردار میں کوئی گرے شیڈ نہیں ہے۔ وہ مکمل طور پر برا ہے۔ میں ہمیشہ سے پردے پر ایک سائیکو کا کردار ادا کرنا چاہتا تھا۔“ اکشے نے مزید کہا کہ یہ فلم انہیں بطور اداکار خود کو ایک بار پھر چیلنج کرنے کا موقع دے رہی ہے۔ ان کے مطابق گزشتہ چار پانچ فلموں میں انہوں نے مختلف اصناف کے کردار ادا کرنے کی کوشش کی، جن میں کامیڈی، ہارر، ایکشن اور ڈراما شامل ہیں۔ لیکن ”حیوان“ میں پہلی مرتبہ وہ مکمل طور پر منفی کردار میں نظر آئیں گے۔ اکشے کمار نے کہا ”مجھے مسلسل خود کو چیلنج کرنا پسند ہے اور ”حیوان“ میرے لیے وہی چیلنج ہے۔“ اداکار کا کہنا ہے کہ منفی کردار ادا کرنا ان کے لیے ایک نیا تجربہ ہے اور وہ اس کردار کے ذریعے اپنی اداکاری کا ایک مختلف پہلو ناظرین کے سامنے لانا چاہتے ہیں۔ فلم کے ہدایت کار پریہ درشن نے بتایا کہ ”حیوان“ کے لیے اکشے کمار کا انتخاب کس طرح ہوا۔ پریہ درشن کے مطابق انہوں نے فلم ”بھوت بنگلہ“ کے سیٹ پر اکشے کو بینی پہنے دیکھا اور انہیں ان کا یہ روپ فوراً پسند آ گیا۔ انہوں نے بتایا کہ جب وہ ”حیوان“ کی کہانی بیان کر رہے تھے تو ابتدا میں انہوں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اکشے کمار منفی کردار ادا کریں گے۔ لیکن جب اکشے نے خود ان سے پوچھا کہ ”کیا میں یہ کردار کرسکتا ہوں؟“ تو وہ حیران رہ گئے۔ پریہ درشن کا خیال تھا کہ اکشے کو اس کردار میں دیکھ کر ناظرین کو ان کی شخصیت اور اداکاری کا ایک بالکل نیا انداز دیکھنے کو ملے گا۔ یہ نفسیاتی تھرلر اکشے کمار اور سیف علی خان کو ایک تاریک، پُراسرار اور سنسنی خیز دنیا میں ایک ساتھ لے کر آ رہی ہے۔ دونوں بڑے اداکاروں کی یہ میگا کولیبریشن فلم کی سب سے بڑی خاص باتوں میں شمار کی جا رہی ہے۔ فلم میں اکشے کا مکمل منفی اور خطرناک روپ جبکہ سیف علی خان کا کردار کہانی میں مزید سنسنی اور تجسس پیدا کرتا نظر آئے گا۔ پریہ درشن کی ہدایت کاری میں بننے والی ”حیوان“ ۱۱ ستمبر کو سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے۔ بالی ووڈ کے معروف اداکار اکشے کمار کی نئی سنسنی خیز تھرلر فلم حیوان کا آفیشل ٹیزر جاری کر دیا گیا ہے، جس میں وہ ایک انتہائی خوفناک اور منفی روپ میں نظر آ رہے ہیں۔ یہ فلم مشہور ڈائریکٹر پریہ درشن کی ہدایت کاری میں بن رہی ہے۔ ٹیزر کی لانچنگ کے بعد ایک انٹرویو میں اکشے کمار نے اپنے اس منفرد حیوان اوتار اور ولن کے کردار کے بارے میں کھل کر بات کی۔

ملیکا شیراوت کا دعویٰ: ”ٹام کروز کو مجھ پر 'کرش' ہے
میں آپ کو ہماری ویڈیوز دکھا سکتی ہوں

بالی ووڈ اداکارہ ملیکا شیراوت نے ہالی ووڈ اسٹار ٹام کروز کے حوالے سے ایک دلچسپ دعویٰ کیا ہے۔ اداکارہ کے مطابق ٹام کروز ان میں دلچسپی رکھتے تھے اور انہیں ملیکا پر کرش تھا۔ بالی ووڈ اداکارہ ملیکا شیراوت نے ہالی ووڈ اسٹار ٹام کروز کے حوالے سے ایک دلچسپ دعویٰ کیا ہے۔ اداکارہ کے مطابق ٹام کروز ان میں دلچسپی رکھتے تھے اور انہیں ملیکا پر کرش تھا۔ ملیکا نے ایک حالیہ گفتگو میں ٹام کروز کے ساتھ اپنی ملاقاتوں اور تعلق کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ ان دونوں کے درمیان دوستانہ قربت تھی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ٹام کروز ان کے ساتھ وقت گزارنے میں دلچسپی رکھتے تھے اور ان کے درمیان خاص کیمسٹری محسوس ہوتی تھی۔ ملیکا شیراوت نے گفتگو کے دوران ٹام کروز کے حوالے سے کہا کہ اگر لوگ ان کے دعوے پر یقین نہیں کرتے تو وہ دونوں کی ساتھ موجودگی کی ویڈیوز بھی دکھا سکتی ہیں۔ ان کے مطابق، ان کے پاس ایسے ویڈیو کلپس موجود ہیں جو ان کی ملاقاتوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ اداکارہ نے اس بات کو بڑے اعتماد کے ساتھ بیان کیا اور کہا کہ ٹام کروز کی جانب سے ان کے لیے خاص دلچسپی محسوس کی گئی تھی۔ ملیکا شیراوت نے اپنے کریئر میں بالی ووڈ کے ساتھ ساتھ ہالی ووڈ میں بھی کام کیا ہے۔ انہوں نے مختلف بین الاقوامی پروجیکٹس میں اداکاری کی اور عالمی سطح پر اپنی شناخت بنانے کی کوشش کی۔ اداکارہ ہمیشہ اپنے بے باک انداز اور واضح بیانات کے لیے جانی جاتی رہی ہیں۔ وہ کئی مرتبہ ہالی ووڈ میں اپنے تجربات اور معروف شخصیات کے ساتھ ملاقاتوں کا ذکر کر چکی ہیں۔ ٹام کروز ہالی ووڈ کے معروف ترین اداکاروں میں شمار ہوتے ہیں۔ فلم ”مشن امپاسیبل“ سمیت کئی کامیاب فلموں میں ان کی اداکاری نے انہیں عالمی شہرت دلائی ہے۔ ملیکا کا تازہ بیان سامنے آنے کے بعد سوشل میڈیا پر بھی ان کے دعوے کو لے کر دلچسپی پیدا ہوگئی ہے، جبکہ مداح یہ جاننے میں دلچسپی رکھتے ہیں کہ اداکارہ جن ویڈیوز کا ذکر کر رہی ہیں، ان میں دراصل کیا دکھایا گیا ہے۔